أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد میں گڑگڑائیں؟ (الحدید)

موجودہ تحریک فہم قرآن کا جائزہ

تحقیقی مقالہ

برائے ایم۔ اے علوم اسلامیہ

منعقدہ 2003ء

www.KitaboSunnat.com

مقالہ نگار

نائلہ طفیل ملک

رول نمبر 3278

نگران مقالہ

ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر

اسسٹنٹ پروفیسر

UNIVERSITY OF THE PUNJAB

منظور کردہ: بورڈ آف اسلامک اسٹڈیز

ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد میں گڑگڑائیں؟ (الحدید)

موجودہ تحریک فہم قرآن کا جائزہ

تحقیقی مقالہ

برائے ایم۔ اے علوم اسلامیہ

منعقدہ 2003ء

مقالہ نگار

نائلہ طفیل ملک

رول نمبر 3278

نگران مقالہ

ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر

اسسٹنٹ پروفیسر

منظور کردہ: بورڈ آف اسلامک اسٹڈیز

ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں' آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں' دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں

جزدان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے' خوشبو میں بسایا جاتا ہوں

جس طرح سے طوطے مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں' اس طرح سکھایا جاتا ہوں

دل سوز سے خالی رہتے ہیں' آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اِک اِک جلسہ میں' پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

جب قول و قسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے' ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں

نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے' سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
ایک بار ہنسایا جاتا ہوں' سو بار رلایا جاتا ہوں

یہ میری عقیدت کے دعوے' قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں' ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

کس بزم میں میرا ذکر نہیں' کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں' مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرفِ انتساب

اللہ اور اس کے محبوب رسول ﷺ

کے بعد

اپنے پیارے ابو جان اور امی جان

کی بے پناہ' بے لوث اور بے غرض محبتوں کے نام

جو میرا "سرمایۂ حیات" اور میری "جنت" ہیں

میری اک اک سانس ان کی "قرضدار" ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار تشکر!!!

میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کی شکر گزار ہوں جس نے میری تمام تر لغزشوں کے باوجود ہمیشہ اپنی نعمتوں سے نوازا اور مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔ بعد ازاں لاکھوں' کروڑوں درود وسلام ہو رحمت اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی روشن کی ہوئی قندیل آج بھی دلوں کو ایمان سے منور کر رہی ہے۔

سب تعریفیں اس رب ذوالجلال کی ہیں جس نے یہ موقعہ عطا فرمایا کہ ادارہ علوم اسلامیہ میں علم وآگہی کی منازل طے کر سکوں اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کیلئے وہ مقالہ کا انتخاب کر سکوں۔ پھر بھی اس کا احسان ہے کہ اس کی کرم نوازی سے میں نے اپنا مقالہ مکمل کیا۔ سچ تو یہ ہے کہ بندہ تو کچھ نہیں کر سکتا' اللہ تعالیٰ ہی انسان سے کام لیتا ہے۔

؎ کیا فائدہ فکرِ کم و بیش سے ہو گا
ہم کیا ہیں' جو کوئی کام ہم سے ہو گا

اور یہ اس رب ذوالجلال کی مہربانی ہے کہ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے تنہا نہیں چھوڑا' بلکہ والدین کی دعاؤں' محترم اساتذہ کرام کی راہنمائی اور بہن بھائیوں اور عزیز ساتھیوں کی رفاقت عطا فرمائی۔ اس مقالہ کی تکمیل میں ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر صاحب کا کردار اتنا وسیع ہے جتنا بحر بیکراں۔ اس سلسلے میں میری ذاتی کوششوں سے بڑھ کر ڈاکٹر صاحب کی رہنمائی شامل ہے' جنہوں نے قدم قدم پر میری تصحیح فرمائی۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی ذاتی دلچسپی اور علم دوستی ہی تھی جس کی بناء پر یہ مقالہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیابی ہوئی۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

درجہ تعظیم وتکریم کے لائق ہیں میرے ابو جان اور امی جان' جن کی میں دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ انہوں نے ہر مشکل مرحلے میں میری مدد کی اور میری ہمت بندھائی۔ میرے الفاظ میرے والدین کی محبت' شفقت' دعاؤں اور میری تعلیم کے سلسلے میں ان کی کاوشوں کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ رب تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ رب عظیم میرے والدین پر دینی ودنیاوی نعمتوں' عنایتوں کی بارش برسائے (آمین)۔

اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے بھائیوں شاہد طفیل ملک' زاہد طفیل ملک' طارق طفیل ملک کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں' جنہوں نے مجھے ہر آسائش مہیا کی۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ عزوجل انہیں ہمیشہ کامیابی سے ہمکنار کرے اور ان کو اپنی نعمتوں اور رحمتوں سے نوازے۔

ناانصافی ہوگی اگر میں اپنے ایک اور بھائی محترم کلیم اللہ خان صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں' جنہوں نے میری نہ صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقالہ میں بلکہ اس کی کمپوزنگ جو کہ میرے نزدیک ایک مشکل ترین مرحلہ ہے' میں بھی ساتھ دیا۔ میری بے پناہ مشکلات جو کہ اس مقالہ میں درپیش آئیں' ان کا نہ صرف حل بتایا' بلکہ خود حل کر کے دیا اور مجھے اتنا عرصہ برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کلیم بھائی کو ہمیشہ کامیابی سے نوازے اور ان کے نیک مقاصد میں ان کا حامی و ناصر رہے۔

اس کے علاوہ میں اپنے بہن' بہنوئی خصوصاً شازی باجی کا شکریہ ادا کرتی ہوں' جنہوں نے مجھے ہاسٹل میں رہنے کے باوجود والدہ محترمہ سے دوری کی شدت محسوس نہ ہونے دی اور میرے مقالہ میں تعاون کیا۔

میرے شکریہ کے حقدار ہیں عبدالرحمٰن طاہر صاحب (شعبہ آئی-ای-آر) اور ڈاکٹر راشد رندھاوا صاحب' ڈاکٹر منصور علی صاحب (ڈائریکٹر آف مودودی انسٹیٹیوٹ)' حافظ زاہد صاحب (جامعہ اشرفیہ)' عبید بھائی جیسے نیک طبع انسانوں کا' جنہوں نے تمام تر مصروفیات کے باوجود مجھے نہ صرف وقت دیا' بلکہ میری ہر ممکن مدد کی۔

میری ان تمام اصحاب کے لئے اللہ کے حضور دعا ہے

جزاهم الله احسن الجزاء واعطاهم الله خيرًا كثيرًا فى الدارين

(مقالہ نگار)

نائیلہ طفیل ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

کتنا بڑا اعزاز ہے تیرے در کی گدائی
یہ بات سمجھ آئی مگر دیر سے آئی

میں سمجھتی ہوں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بے پناہ کرم اور ذات خداوندی کے بے شمار احسانات ہیں کہ اس ذات باری تعالیٰ نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں اس کے دین کی خدمت کر سکوں۔ مجھ ناچیز میں اتنا حوصلہ اور ہمت کہاں کہ میں اتنا مشکل کام کر سکتی مگر شاید وہ ذات حقیقی مجھے ہی منتخب کر چکی تھی کہ میں نے کسی تردد کے بغیر اس عنوان ''موجودہ تحریک فہم قرآن کا جائزہ'' پر کام کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس سلسلے میں میری آنکھیں شکر کے احساس سے بار بار بھیگ جاتی ہیں اور دل سے یہی صدا نکلتی ہے کہ یا خداوند کریم! اگر تو مجھے اس عظیم خدمت کے لائق سمجھا ہے تو میری ہر قدم پر مدد فرما۔ میری پیشانی سجدہ ریز ہو جاتی ہے یہ سوچ کر کہ اس نے میری دعا قبول فرمائی اور میرا مقصد بخیر و عافیت پورا ہو گیا۔

جب شروع میں میں نے مقالہ لکھنے کے بارے میں سوچا تو ہر دفعہ یہ احساس میری سوچ کے سامنے حائل ہو جاتا کہ مقالہ لکھنا بہت مشکل کام ہے' میں یہ مشکل کام نہیں کر سکوں گی۔ مگر پھر جب میرٹ لسٹ میں میرا نام لکھا ہوا میری نظروں کے سامنے آیا تو ایک لمحے کے لئے مجھے یہ محسوس ہوا کہ ایک انتہائی اہم ذمہ داری اور مشکل کام کے لئے منتخب کر کے میرے اساتذہ نے میرے کندھوں پر بارگراں رکھ دیا ہے۔ مگر میرے استاد محترم سر حمید اللہ کے کہنے پر' خدا ان کو اجر عظیم عطا فرمائے' میں بمشکل راضی ہو گئی اور ساتھ ساتھ خدا کی بارگاہ میں دعا کرتے رہی کہ وہ مجھے استقامت عطا فرمائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں' کم ہے کہ اس کے کرم کی بدولت میں آج اس مقام پر ہوں کہ بہت سے نیک دل لوگوں کی وساطت سے میں اپنے مقالہ کی تکمیل کے مراحل پر پہنچ چکی ہوں۔ بہت سے لوگوں نے میری مدد کی اور مجھے حوصلہ دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سلسلے میں میرا اپنا کوئی کمال نہیں ہے۔ میں ناچیز اُس کی مدد و نصرت کے بغیر کیا کر سکتی تھی۔ یہ تو اس ذات مبارک کا کرم اور مہربانی ہے کہ اس کے بندوں نے میری ہر طرح سے رہنمائی فرمائی اور باوجود تمام تر مصروفیات کے انہوں نے میری ہر ممکن مدد کی اور میں اپنی کاوش کو جس میں یقیناً بے انتہا غلطیاں ہوں گی' مکمل کیا۔

مقالہ کے دوران اگرچہ مجھے تحریکات کی تحقیق میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا' لیکن میرے عربی دان استاد محترم حمید اللہ صاحب کی مسلسل مدد اور حوصلہ افزائی سے یہ کام آسان ہو گیا۔ اس دوران مقالہ جمع کروانے کی آخری تاریخ تلوار کی طرح مسلسل سر پر لٹکتی رہی۔ بہرحال اللہ کی مدد' اساتذہ کی رہنمائی' والدین کی دعاؤں سے کام تکمیلی مراحل میں داخل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ کام کے دوران میرے دل میں احساس جاگا کہ اللہ اور اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ داعی الی اللہ اور داعی الی القرآن کی ذمہ داری نبھائے' کیونکہ قرآن مجید فرقان حمید ہی وہ برحق کتاب ہے جس کے ذریعے ہمیں دنیا و آخرت میں عروج اور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

دوران کام بہت سی معلومات میں اضافہ ہوا۔ بہت سی کتب کا مطالعہ کرنے کو ملا۔ خوبصورت اخلاق و سیرت کے مالک لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ بہت سی تحریکات جن سے میں مقالہ کی تحقیق سے قبل تقریباً انجام تھی' تحقیق کے بعد ان کی اہمیت' اغراض و مقاصد اور فوائد سے بخوبی واقفیت حاصل ہوئی۔

بہر حال اس وقت مجھے مقالہ ہذا کا مختصر تعارف کروانا ہے کہ فہم قرآن کا کیا معنی ہے' اس کی آج کل کے دور میں اس کی کیا اہمیت ہے اور قرآن فہمی کے سلسلے میں موجودہ تحریکات اور ذرائع ابلاغ کیا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان تحریکات میں جو قرآن فہمی کے سلسلے میں خدمات سرانجام دی رہی ہیں' ان کون کونسی مشکلات اور رکاوٹوں کا سامان کرنا پڑتا ہے اور ان مشکلات کو کیسے حل کیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ میں نے اس مقالے کو اساتذہ کرام کے مشورے اور رہنمائی میں مندرجہ ذیل ابواب میں تقسیم کیا ہے:

باب اول ___ فہم قرآن .... ایک تعارف

اس باب میں قرآن اور فہم کے معنی و مفہوم' اہمیت' مقاصد' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا فہم قرآن کے متعلق مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

باب دوم ___ تحریکات کا جائزہ

اس باب میں قرآن فہمی کے سلسلے میں جو تحریکات کام کر رہی ہیں' ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تحریک کے قیام' ان کے اغراض و مقاصد' طریقہ تدریس وغیرہ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تحریکات کے آئندہ منصوبوں اور اہداف کو بیان کیا گیا ہے۔

باب سوم ___ قرآن فہمی میں جدید ذرائع ابلاغ کا کردار

اس باب میں قرآن فہمی کے سلسلے میں میڈیا کیا کردار ادا کر سکتا ہے اور کیا کر رہا ہے' کے متعلق بحث کی گئی ہے۔

باب چہارم ___ قرآن فہمی کی راہ میں حائل مشکلات اور ان کا حل

اس باب میں تحریکات کو جو جو مشکلات درپیش آتی ہیں' ان کو زیر بحث لایا گیا ہے اور ان مشکلات کو دور کرنے کے لیے تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم ــــ حاصل بحث اور مراجع مصادر

اس بحث میں تحریکات پر مختصر تنقید اور جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے' کے بارے میں مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

میں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ دین کے اس کام کو بہترین انداز میں پیش کروں' لیکن مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ باوجود تمام سعی کے بہت سی باتیں میری نظروں سے اوجھل رہ گئی ہوں گی۔ لہٰذا اس موضوع پر مزید تحقیق کرنے والوں کے لئے درواز کھلے ہیں۔ ویسے بھی کسی موضوع پر تحقیق کی گنجائش کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اس معاملے میں موجود خامیوں کو میری طالب علمانہ حیثیت کے تناظر میں رکھ کر دیکھا جائے اور اس کی خوبیاں اللہ کریم کے فضل واحسان کا نتیجہ اور استاد محترم کی مفید رہنمائی سمجھی جائے۔ رب کریم سے دعا ہے کہ میری ناقص و نا تمام سعی کو شرف قبولیت سے نوازے۔

آمین

مقالہ نگار

نائلہ طفیل ملک

متعلمہ ایم۔ اے علوم اسلامیات

جامعہ پنجاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

باب	عنوانات		صفحہ
باب اوّل		فہم قرآن۔تعارف	
	(i)	معنی ومفہوم	۱
	(ii)	لفظ قرآن کے معنی	۳
	(iii)	فہم قرآن کے معنی اور اس کی اہمیت	۵
	(iv)	قرآن فہمی کے بنیادی اصول	۸
	(v)	فہم قرآن کے مقاصد	۱۲
	(vi)	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن	۲۵
	(vii)	خلفائے راشدین اور قرآن	۳۰
	(viii)	تابعین اور قرآن	۴۱
باب دوم		تحریکات	
	-1	دی چلڈرن قرآن سوسائٹی	۵۴
	-2	قرآن اکیڈمی	۵۸
	-3	تحریک آؤ قرآن کی طرف	۷۲
	-4	قرآن انسٹیٹیوٹ	۸۲
	-5	البلاغ فاؤنڈیشن	۹۰
	-6	صِیَم القرآن انسٹیٹیوٹ	۹۳
انٹرویوز			۹۵
لاہور میں درس قرآن کا اجمالی تجزیہ			۱۰۶
	-1	قیام پاکستان سے قبل	۱۰۶
	-2	قیام پاکستان کے بعد فہم قرآن کی مساجد میں کاوشیں	۱۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم	قرآن فہمی میں جدید ذرائع ابلاغ کا کردار	۱۲۱
باب چہارم	قرآن فہمی کی راہ میں حائل مشکلات اور ان کا حل	۱۵۱
باب پنجم	حاصل بحث ۔ مراجع ومصادر	۱۷۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”تفہیم“ کا معنی و مفہوم

لفظ ”تفہیم“ کا مادہ ”فہم“ ہے جس کے معنی سمجھنا، جاننا اور بوجھنا وغیرہ کے ہیں۔ مختلف لغات میں فہم کے لغوی معنی درج ذیل ہیں:

المورد میں فہم سے مراد:

فَهِمَ - أَدْرَكَ - فَهِمَ

To understand, Grasp, Comperhend, Apprehend, Realize, Convince, Perceive, Discern, See, To know, To learn (about), Hear (of)

فَهِمَ - راجع - أَفْهَمَ

فَهِمَ - سریع الفہم

Quick witted, Sharp witted, Keen, Acute, astute

فَهِمَ - إِدْرَاك

Understand, Comrehend, Apprehend, Sion, Grasp (ing), Realization, Conception, Preception, Discernment, Seeing,

المنجد میں فہم سے مراد:

1) فَهِمَ - باب سَمِعَ

فَهْمًا - فَهَامَةً - فِهَامَةً - فَهَامِيَةً

جس کے معنی ہیں کسی امر یا معنی کا جاننا، سمجھنا۔

2) فَهَّمَهُ - أَفْهَمَهُ ـــــ الامر - سمجھانا

3) تَفَهَّمَ ـــــ الکلام - کلام کو تھوڑا تھوڑا کر کے سمجھنا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

4) تَفَاهَم —— القوم - بعض کا بعض سے سمجھنا۔

5) اِسْتَفْهَمَهٗ —— الامر - دریافت کرنا' یا سمجھانے کی درخواست کرنا۔

6) اَلْفَهْمُ —— سمجھ' کسی چیز کا تصور۔

7) اَلْفَهِمَ —— سمجھدار یعنی جلد سمجھنے والا۔

8) اَلْفَهَامَةُ —— بہت سمجھنے والا۔ یہاں پر ''ۃ'' مبالغہ کے لئے آیا ہے۔

9) اَلْفَهِيْمُ —— سمجھدار۔ جمع فُهَمَاءُ۔

فیروز اللغات

1) تَفَهُّمُ —— (ت۔ف۔ہم) (ع ـــ اہد) خود سمجھنا۔

2) سمجھ' عقل' فہم۔

3) تفہیم —— (تف۔ہیم) (ع۔ا۔مت) سمجھ' دریافت' عقل —— جمع تفهيمات۔

4) فہم —— (ع۔ا۔مت) سمجھ' دریافت' عقل' دانائی' شعور' وقوف۔

5) فہیم —— (ف۔ہیم) (ف۔صفت) عقل مند' دانا' سمجھدار۔

6) فہم —— (ع۔مؤنث) عقل' سمجھ' دانائی' دانش۔ مرکبات کے آخر میں جیسے زود فہم (فہم۔ سمجھنا)۔

فہمائش —— (مؤنث) سمجھانا (تنبیہ)۔

فہم وفراست —— (مؤنث) عقل' دانائی۔

فہیم —— (ع۔صفت) عقل مند' دانا' سمجھدار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ قرآن کے معنی

اس جامع اور کامل ترین دستور ہدایت کو جس مخصوص نام سے پکارا گیا ہے' وہ ''قرآن'' ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ کتاب اللہ کے پچاس سے زائد ناموں میں سے ''قرآن'' کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

لفظ قرآن کے کیا معنی ہیں' یہ اسم مشتق ہے' یا اسم علم غیر مشتق' اس بارے میں علماء' ماہرین لغت اور مفسرین کے مختلف اقوال ہیں:

''امام شافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ قرآن' علم غیر مشتق ہے' جس طرح توریت' زبور اور انجیل' علم غیر مشتق ہیں اور ان آسمانی صحیفوں کے نام ہیں جو حضرت موسیٰ' حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام پر نازل ہوئے۔'' اسی طرح قرآن اللہ کے اس کلام کا نام ہے جو اس کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس صورت میں یہ لفظ غیر مہموز پڑھا جائے گا۔

بعض آئمہ حضرات اور مفسرین کہتے ہیں کہ قرآن مشتق ہے۔ بعض قَرْنٌ سے مشتق مانتے ہیں' جس کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانے کے۔ کہا جاتا ہے: قَرَنْتُ الشيءَ بالشيءِ میں نے ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملا دیا۔ قرآن میں بھی آیتیں' رکوع اور سورتیں ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہیں' اسی لئے قرآن کو قرآن کہا جانے لگا۔

مشتق ماننے کی صورت میں ایک جماعت کہتی ہے کہ قرآن قَرْءٌ سے مشتق ہے جس کے معنی جمع کرنے کے ہیں۔ کہا جاتا ہے: قَرَیَ الماءَ فی الحوض حوض میں پانی جمع کیا' اس صورت میں قرآن' فعلان کے وزن پر صفت کا صیغہ ہوگا۔

بعض ماہرین لغت کہتے ہیں کہ قرآن' غفران کی طرح مصدر ہے' جس کا مادہ ''قرأت'' ہے' بمعنی پڑھنا اور یہ بات خاصی معروف ہے کہ مصدر مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس طرح اس کے معنی ہوں گے: ''پڑھا گیا'' جو بہت پڑھا جائے' جس کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔ قرآن اسی معنی کی تائید کرتا ہے:

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ ۝ [1]

یعنی اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔

قرآن کا اصطلاحی مفہوم:

گذشتہ سطور سے یہ معلوم ہوا کہ ''قرآن'' کے لغوی معنی کیا ہیں؟ لیکن اس سے زیادہ یہ جاننا ضروری ہے کہ قران کا اصطلاحی مفہوم کیا ہے اور شریعت کی زبان میں قرآن کسے کہتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بیہقی کتاب الاعتقاد میں کہتے ہیں:

''قرآن' اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام' اللہ کی ذاتی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ جس طرح اللہ کی صفات میں سے کوئی صفت نہ مخلوق ہے اور نہ حادث' اسی طرح اس کی صفت کلام بھی قدیم ہے۔''

جس جگہ بھی کلام خداوندی کا ذکر آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت اپنی طرف کی ہے اور اپنے اپ کو اس کا متکلم فرمایا ہے' تا کہ یہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے کہ جس طرح اللہ صفت قدرت کے ساتھ متصف ہونے کی بناء پر قدیر ہے' اسی طرح صفت تکلم کے ساتھ متصف ہونے کی بناء پر متکلم بھی ہے۔ ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ ٢

ترجمہ: کسی انسان کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ (براہِ راست) اللہ سے کلام فرمائے' مگر اس صورت میں کہ وحی کے ذریعہ ہو' یا ازپس پردہ' یا کسی قاصد (فرشتے) کے ذریعے' یا قاصد اللہ کا پیغام' اللہ کے حکم سے پہنچا دے' جو بھی پیغام اللہ بھیجنا چاہے۔

اصولیین نے کتاب اللہ (قرآن) کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

قرآن کریم وہ کلام الٰہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا' مصاحف میں لکھا ہوا ہے۔ نقل متواتر کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ جس میں کسی شبہ کا امکان نہیں' اور وہ نظم یعنی تعبیر اور معنی دونوں کا نام ہے۔ امام ابوحنیفہ اور عام علماء کے قول کے مطابق یہی تعریف صحیح ہے۔

قرآن حکیم کے اصطلاحی مفہوم کے بارے میں یہ بہت مختصر سا عرض کیا ہے' ورنہ متکلمین اور محدثین کے ہاں یہ مسئلہ بہت اہم ہے اور اس موضوع پر خاصی طویل اور فنی بحثیں ہیں۔ بہرحال اجمالی طور پر اتنا جان لینا کافی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے' نہ مخلوق ہے اور نہ حادث' اللہ کی صفت ہے اور جس طرح اللہ کی دوسری تمام صفتیں قدیم ہیں' اسی طرح یہ صفت کلام یعنی قرآن بھی قدیم ہے۔

اسمائے قرآن کریم:

قرآن کریم' اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور ایسی محکم اور بلند پایہ کتاب ہے جس کے بارے میں خود قرآن کی یہ شہادت ہے:

لَّا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ ٣

ترجمہ: اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے' نہ پیچھے سے (اور) دانا (اور) خوبیوں والے (اللہ) کی اتاری ہوئی ہے۔

جس طرح اللہ کے نام' اس کی صفتوں اور عظمتوں کے عنوان ہیں' اسی طرح اس کے کلام پاک کے بھی متعدد نام ہیں جو اس کی خوبیوں اور خصوصیتوں پر دلالت کرتے ہیں۔

اللہ نے اپنی کتاب کا نام ''قرآن'' ایسا عجیب اور بے مثال رکھا ہے کہ نہ صرف عرب کے ادیبوں نے کبھی اپنی کسی کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مجموعے کا یہ نام رکھا' بلکہ تاریخ یہ گواہی دینے سے قاصر ہے کہ اِس سے پہلے دنیا میں کسی کتاب کا نام ''قرآن'' رکھا گیا ہو۔

امام راغب اصفہانی کہتے ہیں:

''نہ ہر مجموعے کو قرآن کہتے ہیں' اور نہ ہی ہر شخص کے یا ہر قسم کے کلام کے مجموعے کو قرآن کہا جائے گا۔ بلکہ صرف کلام الٰہی کے مجموعے کو قرآن کہا جائے گا کیونکہ اس میں پچھلی تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے نتائج وثمرات جمع ہیں' یا اسے اس بناء پر قرآن کہا جائے گا کہ یہ جملہ اقسام کے علوم و معارف کا مجموعہ ہے۔''

علماء اور مفسرین کے خود قران سے قرآن کریم کے جو نام اخذ کئے ہیں' ان کی تعداد 55 ہے۔

فہم قرآن کے معنی اور اس کی اہمیت:

فہم کے لغوی معنی سمجھنا اور جاننا کے ہیں۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور پھر وہیں سے اردو میں شامل ہوا۔ اس طرح فہم قرآن کا آسان مطلب یہ ہوا: قرآن کریم کو سمجھنا اور جاننا۔

فہم قرآنِ یعنی قرآن کو سمجھے اور جانے بغیر کوئی بھی مسلمان اس سے فیض حاصل نہ کر سکتا اور نہ ہی اس کے بغیر قرآنی احکامات کی اہمیت سے آشنا ہو سکتا ہے۔ اس لئے قرآن کی تعلیمات سے فیضیاب ہونے اور مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں فہم قرآن سے آگاہی ہونی چاہئے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولًا من انفسهم يتلوا عليهم أيٰته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة ج ۝

ترجمہ: ''بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کا مؤمنین پر عظیم احسان ہے کہ اس نے ان میں خود انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے''

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے قرآن کے ماننے والو! قرآن کو تکیہ نہ بنا لینا۔ یعنی اس سے غافل نہ ہو جانا اور دن رات کے اوقات میں اس کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرنا' اس کے پڑھنے' پڑھانے کو فروغ دینا اور اس کے الفاظ کو صحیح طریقے سے سمجھنا اور پڑھنا۔ جو قرآن میں بیان ہوا ہے' اس سے ہدایت حاصل کرنا ہے۔ اس پر غور وفکر کرنا تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ قران کریم کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے پڑھنا۔''

اس حدیث پاک پر غور کیا جائے تو یہ بات بڑی وضاحت کے ساتھ سامنے آجاتی ہے کہ قران کریم وہ کتاب ہے جس کا پڑھنا ضروری ہے اور سمجھ کر پڑھنا' شعور وفہم کے ساتھ پڑھنا راہِ نجات ہے۔

جس طرح ایک قاری کے لئے قرآن کا پڑھنا ضروری ہے' بالکل اسی طرح کا ترجمہ جاننا اور اس کے مفہوم کو جاننا بھی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم کو ترجمے کے ساتھ پڑھنا اس لئے ضروری ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھنے سے ہم اس کے احکامات' پس منظر اور شان نزول سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں اور جان سکتے ہیں کہ فلاں آیت مبارکہ کس مقصد کے لئے اتاری گئی ہے اور جب ہم اس کو سمجھ کر پڑھنا شروع کر دیں گے تو بخوبی جان سکتے ہیں کہ ہم کن احکامات پر عمل کر کے دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں اور کن احکامات سے بچاؤ کے ذریعے ہم جہنم کے عذاب سے دور رہ سکتے ہیں۔

قرآن کریم کو سمجھ کر نہ پڑھنے سے تو ایسا ہی ہے جیسے ہم کسی ڈاکٹر کے پاس جائیں اور اسے اپنی بیماری کے متعلق بتائیں۔ ڈاکٹر ہماری بیماری کو سمجھ کر ہمیں دوا تجویز کر دے اور ہمیں تاکید کر دے کہ یہ دوا صبح' شام باقاعدگی سے لینی ہے۔ اگر ہم ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل نہ کریں بلکہ دوا کو صبح' شام دیکھ کر رکھ دیں تو کیا ہم ٹھیک ہو سکتے ہیں؟

ہرگز نہیں۔ اسی طرح قران پاک ہے' اگر اس کو ترجمے کے بغیر پڑھیں' اس کے ترجمے میں گہرائی سے نہ سوچنے اور نہ سمجھنے کی کوشش کریں گے تو ہم کس طرح اس کلام برحق سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم قرآن کریم کو ترجمے کے ساتھ پڑھیں تو بہت سے مشکلات و آفات سے بچ سکتے ہیں۔ اس پر غور و فکر اور تدبر نہ صرف ضروری ہے بلکہ قرآن کا حق ہے۔ اس لئے قرآن میں تدبر کرنا یعنی قرآن کو گہرے غور و فکر کا موضوع بنایا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفالها ۵

قرآن اللہ اور اس کے بندے کے درمیان رابطے کا آسان طریقہ اور ذریعہ ہے۔ فخر کائنات' احمد مجتبیٰ' حبیب خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن کو اگر تم نے مضبوطی سے تھام لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ اگر تم نے ان کو چھوڑ دیا اور ان سے منہ موڑ لیا تو تم سراسر گھاٹے میں رہو گے' تم کبھی کامیاب نہ ہو سکو گے اور یقیناً جہنم کا ایندھن بنو گے۔ وہ دو چیزیں ہیں: میری پیروی' یعنی سنت اور اللہ کی کتاب یعنی قرآن۔''

فرمان نبویؐ کی روشنی میں انسان کے لئے کامیاب زندگی گذارنے کا کوئی دوسرا راستہ بالکل ہی نہیں ہے۔ اللہ سے ملاقات اور آخرت میں کامیابی کا واحد راستہ سنت نبویؐ اور قرآن اور اسوۂ رسولؐ سے راہنمائی ہے' اس کے علاوہ دوسرا کوئی بھی راستہ گمراہی اور ضلالت ہے۔ قرآن ہی انسان کا سب سے بڑا اور مکمل محافظ ہے۔

قرآن محض ایک کتاب ہی نہیں ہے بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور نظام زندگی بھی۔ جو اس کو تھامے گا' وہ سرخرو اور کامیاب ہو گا۔ تھامنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو باقاعدگی سے پڑھے گا' ایک ایک لفظ پر تدبر و تفہیم سے کام لے گا تو وہ کبھی فہم کے بعد قرآنی آیات کے خلاف چلنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ کیونکہ قرآن کے فہم نے اس کے اندر ہر صلاحیت پیدا کر دی ہو گی کہ وہ نیکی اور بدی' برائی اور بھلائی میں تمیز کر سکے گا۔ وہ کبھی بھی رسوا نہیں ہو گا۔ لیکن اگر کوئی اس کو چھوڑے گا' اس کو محض پڑھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی حدتک کھلے گا' اس کے احکامات کی گہرائی میں جانے کی کوشش نہ کرے گا' وہ ناکام اور نامراد ہوگا اور آخرت میں اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ البتہ جہاں اس کتاب کو نافذ کیا جائے گا' وہاں امن' چین اور سکون ہوگا' مذہبی ماحول پروان چڑھے گا۔ لیکن جہاں اسے پس پشت ڈالا جائے گا' وہاں تفرقہ' ظلم' عناد' ناانصافی' مذہب سے دوری اور استحصال ہوگا۔

ہمارے موجودہ ماحول میں اور معاشرے کے اندر ساری خرابیاں اسی وجہ سے ہیں کہ ہم نے قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے اور احکامات قرآنی کو مذاق بنالیا اور وہ درس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا' اس کو بھول گئے۔ یہی تمام کمزوریاں ہمارے زوال کا سبب بن رہی ہیں۔ بقول شاعر

؎ درس قرآن اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دیکھا ہوتا

جب تک ہم قرآنی احکامات کو نہیں سمجھیں گے' اس کے ترجمے پر غور وتدبر نہیں کریں گے' اس پر اس انداز سے عمل نہیں کریں گے جو وہ چاہتا ہے تو ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ قرآن ہم سے کیا مطالبہ کررہا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ جب بھی قرآن پڑھیں' اس کو سمجھ کر پڑھیں اور اس کا فہم حاصل کریں اور اسی فہم سے ہمیں عمل کرنے میں قرآنی تعلیمات کے مطابق آسانی ہوگی۔ کیونکہ جب تک قرآنی احکامات پر عمل نہیں کریں گے نہ ہی اس کے مطابق شریعت محمدیؐ کا نفاذ ہوگا' اس وقت تک ہمارا معاشرہ ذلت وگمراہی سے نہیں نکل سکتا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب ہے۔ جب تک اس کتاب ہدایت کو نہیں سمجھیں گے' ہدایت کا پتہ کیسے چلے گا اور اس پر عمل کیسے کریں گے؟ آخرت کی کامیابی کے لئے ہمیں ہدایت کی ضرورت ہے اور ہدایت' ہمیں قرآن سے ہی مل سکتی ہے۔ لہٰذا جب تک ہم قرآن کو نہیں سمجھیں گے' اس وقت تک ہم کچھ نہیں سمجھ سکتے۔

آج کل معاشرہ میں جس قدر بے راہ روی' بداخلاقی' دیگر معاشرتی کمزوریاں اور اخلاقی برائیاں ہیں' وہ سب قرآن سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ اس عظیم نعمت کے موجود ہونے کے باوجود مسلمان ہر جگہ ذلیل ورسوا کیوں ہیں۔ زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں مسلمان قیادت کے منصب پر ہوں۔ علمی' اخلاقی' معاشرتی' معاشی اور تخلیقی ہر لحاظ سے مسلمانوں کی حالت دگرگوں ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس انحطاط کی بنیادی وجہ قرآنی تعلیمات سے دوری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہم قرآن کے بنیادی اصول

''جس طرح دین کو سمجھنے کے لئے چند بنیادی حقائق کو ماننا لازمی ہے' اسی طرح قرآن کریم کو سمجھنے و ماننے کے لئے چند بنیادی حقائق یا اصول موضوعہ کو ماننا اور سمجھنا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک اصول میں بھی تردد باقی رہا تو وہ قرآن مجید کے سمجھنے پر لازماً اثر انداز ہوگا اور اگر کسی اصول کو آپ نے صحیح طور پر نہیں سمجھا تو جس حد تک آپ نے اسے نہیں سمجھا' اس حد تک وہ آپ کے فہم قرآن پر اثر انداز ہوگا۔ ان اصولوں کی بنیادی حیثیت کلیات کی ہے جن کو جانے بغیر چارہ نہیں۔ تاریخ انسانی میں غالباً وہ فیصلہ کن دور اب آ گیا ہے جب ان کو سمجھ لینا اور ان کے بارے میں یکسو ہو جانا ضروری ہو گیا ہے'' ۶

قرآن پاک نوع انسانی کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کی وسعت اور ہمہ گیری کا یہ عالم ہے کہ ہر دور میں' زندگی کے ہر شعبے میں انسانی فکر و عقل کے لئے رہنما بن سکتا ہے۔ قرآنی مضامین میں اس قدر جامعیت موجود ہے کہ ہر مکتب فکر کا بانی اپنی تسکین کے لئے اس سے مواد حاصل کر سکتا ہے اور اس کتاب سے انسان اسی وقت صحیح طور پر مستفید ہو سکتا ہے جبکہ وہ عربی زبان کو بخوبی سمجھ سکتا ہو' ان الفاظ کے مفاہیم سے واقفیت رکھتا ہو' کیونکہ کسی بھی چیز کو سمجھے بغیر اس کا پڑھنا بیکار رہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایک مسلمان جب اس کتاب کو پڑھتا ہے تو اسے چاہئے کہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے جو بنیادی اصول ہیں' ان کو مدنظر رکھے' جو کہ درجہ ذیل ہیں:

نیت کی پاکیزگی:

اس کے لئے سب سے پہلی چیز نیت کی نیکی ہے۔ نیت کی پاکیزگی سے مراد ہے کہ آدمی قرآن مجید کو صرف طلب ہدایت کے لئے پڑھے' کسی اور غرض کو سامنے رکھ کر نہ پڑھے۔ اگر طلب حق کے سوا آدمی کے سامنے کوئی اور غرض ہوگی تو وہ نہ صرف قرآن کے فیض سے ہی دور رہے گا' بلکہ وہ قرآن سے پہلے کی نسبت زیادہ دور ہٹ جائے گا۔ کیونکہ بقول امین احسن اصلاحی

''اگر آدمی قرآن پر اس لئے خامہ فرسائی کرے کہ لوگ اسے مفسر قران سمجھیں اور وہ کوئی تفسیر لکھ کر جلد سے جلد شہرت اور نفع حاصل کر سکے تو ممکن ہے اس کی یہ غرض حاصل ہو جائے' لیکن قرآن کے علم سے وہ محروم رہ جائے گا'' ۷

اس لئے اپنے ذہن کو پہلے سے قائم کئے ہوئے تصورات و نظریات سے اور موافقانہ و مخالفانہ اغراض سے جس حد تک ممکن ہو خالی کریں اور سمجھنے کا خالص مقصد لے کر کھلے دل سے اس کو پڑھنا شروع کریں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس حقیقت کی طرف قرآن حکیم نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے:

اولئك الذين اشتروا والضلالة بالهدیٰ ضما ربحت لتجارتهم وما كانوا مهتدين ۸

ترجمہ: ''یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو اختیار کیا تو ان کی یہ تجارت ان کے لئے نفع بخش نہ ہوئی اور وہ ہدایت پانے والے نہ بنے۔''

بار بار تلاوت کرنا:

قرآن فہمی کا دوسرا اصول یہ ہے کہ جو شخص اس کو سمجھنا چاہتا ہے' آیات کے مفہوم سے آگاہی چاہتا ہے تو اسے سرسری مطالعہ نہیں' بلکہ اس کی گہرائیوں میں اترنا چاہیے۔اس کو قرآن دو چار دفعہ نہیں' بلکہ بار بار پڑھنا چاہئے اور ہر مرتبہ ایک خاص ڈھنگ سے پڑھنا چاہئے۔

پھر کم از کم دو مرتبہ ایک طالب علم کی طرح پنسل اور کاپی ساتھ لے کر پڑھتے ہوئے ضروری نکات نوٹ کرتا جائے تاکہ اس کے سامنے بحیثیت مجموعی وہ پورا نظامِ فکر و عمل آ جائے جسے یہ کتاب پیش کرنا چاہتی ہے۔اسی اثناء میں اگر کسی مقام پر کوئی سوال کھٹکے تو اس نوٹ کر کے مطالعہ جاری رکھے۔اغلب یہ ہے کہ آگے کہیں نہ ہیں اس کا جواب مل جائے گا۔

قدیم اور جدید لٹریچر کا موازنہ کرے:

تیسرا اصول یہ ہے کہ جب آدمی کسی خاص مسئلہ زندگی کے بارے میں تحقیق کرنا چاہے تو یہ جاننے کی کوشش کرے کہ قرآن کا نقطہ نگاہ اس کے متعلق کیا ہے' تو اس کے لئے عمدہ یہ ہے کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق قدیم اور جدید لٹریچر کا مطالعہ کر کے واضح طور پر یہ معلوم کرے کہ اس مسئلے کے بنیادی نکات کیا ہیں؟ انسان نے اب تک اس پر کیا کچھ سوچا اور سمجھا ہے؟ کیا امور تصفیہ طلب ہیں؟ پھر ان ہی تصفیہ طلب مسائل کو نگاہ میں رکھ کر آدمی کو قرآن کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ۹

قرآن کی عظمت کا اعتراف:

چوتھا اصول یہ ہے کہ قرآن کریم جو کہ فی الحقیقت تمام کتابوں سے اعلیٰ اور افضل ہے اور اس کا کلام سب سے برتر ہے اور اسی بات کو دل میں ڈال کر اس کو سمجھنے کی کوشش کی جائے' کیونکہ اگر دل میں قرآن مجید کی عظمت و اہمیت نہ ہو تو آدمی اس کے سمجھنے' اس کے حقائق جاننے کے لئے وہ محنت نہیں کر سکتا جو کہ اس کے خزائن حکمت سے مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے۔

کوئی شخص چاہے اس کتاب پر ایمان رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو' لیکن وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ جتنا بڑا انقلاب دنیا میں اس کتاب نے برپا کیا ہے' اتنا بڑا انقلاب کسی اور کتاب نے برپا نہیں کیا۔اس کتاب برحق نے لوگوں کے سوچنے کے انداز بدل ڈالے ہیں۔افکار و نظریات' تہذیب و تمدن' آئین و قانون' مذہب و ادیان بدل ڈالے ہیں۔کوئی بھی شخص اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ وہ یہ ضرور جاننا چاہے گا کہ اس کتاب کے اندر کیا چیز چھپی ہوئی ہے جس کے ذریعے اس نے دنیا کا نقشہ پلٹ کر رکھ دیا۔ یہ سب جاننے کے لئے اور قرآن کو صحیح طرح سے سمجھنے کا حق اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے جب وہ اس کی عظمت و اہمیت کو سامنے رکھ کر اس پر غور کرے۔ اگر یہ اہمیت اس کے سامنے نہ ہو تو ممکن ہے کہ آدمی کا ذہن اس کو اس اہتمام کا مستحق نہ سمجھے جس کا وہ فی الواقع مستحق ہے۔

قرآن اصول اور کلیات کی کتاب ہے:

پانچواں اصول یہ ہے کہ ایک ناظر کے سامنے یہ حقیقت اوجھل نہیں ہونی چاہئے کہ قرآن جزئیات کی کتاب نہیں، بلکہ اصول اور کلیات کی کتاب ہے۔ جزئیات، تفصیلی ضابطے اور قوانین اور اسلامی زندگی کی عملی صورت گری کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا۔ انہیں صادر ہی اس لئے کیا گیا کہ دنیا کو اس کی انفرادی سیرت و کردار اور اس معاشرے اور ریاست کا نمونہ دکھا دیں جو قرآن کے دیئے ہوئے اصولوں کی عملی تعبیر و تفسیر ہے۔

قرآن کے تقاضوں کے مطابق بدلنے کا عزم:

قرآن حکیم سے صحیح استفادے کے لئے چھٹی ضروری چیز یہ ہے کہ آدمی کے اندر قرآن مجید کے تقاضوں کے مطابق اپنے ظاہر و باطن کو بدلنے کا مضبوط ارادہ موجود ہو۔ ایک شخص جب قرآن کو گہری نظر سے پڑھتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ قرآن کے تقاضے اور مطالبے اس کی اپنی خواہشوں اور چاہتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ اس کے تصورات و نظریات بھی قرآن سے الگ ہیں اور اس کے معاملات و تعلقات بھی قرآن کی مقرر کردہ حدود سے ہٹے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے باطن کو بھی اس سے دور پاتا ہے اور ظاہر کو بھی اس سے بالکل منحرف دیکھتا ہے۔ اس فرق و اختلاف کو محسوس کر کے ایک صاحب عزم اور حق طلب آدمی تو یہ فیصلہ کرتا ہے کہ خواہ کچھ ہو، میں اپنے آپ کو تاحدامکان قرآن کے مطالبات کے مطابق بنانے کی کوشش کروں گا۔

لیکن جو شخص صاحب عزم نہیں ہوتا، وہ اس خلیج کو پاٹنے کی ہمت نہیں کرتا جو وہ اپنے اور قرآن کے درمیان حائل پاتا ہے۔ عجب طرح کے وساوس اس کے ذہن میں جنم لیتے ہیں۔ یہ ساری راہیں شیطان کی نکالی ہوئی ہیں۔ ان میں سے جس راہ کو بھی آدمی اختیار کرے گا، وہ اس کو سیدھا ہلاکت کے گڑھے میں لے جائے گی۔ کامیابی اور فلاح کی راہ صرف یہ ہے کہ آدمی قرآن کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھالنے کی ہمت کرے اور اس کے لئے ہر قربانی پر آمادہ ہو جائے۔ کچھ عرصہ تک اللہ کی طرف سے اس کے ارادہ کی آزمائش ہوتی ہے۔ اگر آدمی اس آزمائش میں اپنے آپ کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کے لئے قرآن فہمی کی راہیں کھلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اگر ایک دروازہ بند ہوتا ہے تو اللہ اس کے لئے دوسرا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس حقیقت کی طرف قرآن مجید نے ان الفاظ کے میں ارشاد فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والذین جاھدوا فینا سنھدینھم سبلنا ط وان اللہ لمع المحسنینo ۱۱ے

ترجمہ: ”اور جو ہماری راہ میں جدو جہد کرے، ہم ضرور ان پر اپنی راہیں کھولیں گے۔ اور اللہ خوب کاروں کے ساتھ ہے۔“

تفصیلی مطالعہ کی ابتداء:

ساتواں اصول یہ ہے کہ قرآن پر ایک جامع نظر حاصل کر لینے کے بعد تفصیلی مطالعہ کی ابتداء کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں ناظر کو تعلیمات قرآن کا ایک ایک پہلو ذہن نشین کر کے نوٹ کرتے جانا چاہیے۔ مسائل زندگی سے متعلق قرآن کی ہدایات کو آدمی نوٹ کرتا چلا جائے اور یہ سمجھنے کی کوشش کرے کہ ان میں سے ہر شعبہ کی مجموعی شکل کیا بنتی ہے اور پھر ان سب کو ملا دینے سے پورا نقش زندگی کس قسم کا بنتا ہے۔ ۱۲ے

تدبر:

قرآن حکیم سے استفادے کے لئے اہم شرط تدبر ہے۔ اس شرط کا ذکر خود قرآن مجید نے بار بار کیا ہے:

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا ۱۳ے

ترجمہ: ”کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے چڑھے ہوئے ہیں۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم جو قرآن کے مخاطب اوّل تھے، وہ قرآن کو برابر تدبر کے ساتھ پڑھتے تھے اور جو لوگ جتنا تدبر کرتے تھے، وہ اتنا ہی قرآن کے فہم میں ممتاز تھے۔ بعض صحابہ نے خود اپنے بارے میں یہ شہادت دی ہے کہ انہوں نے سورۃ البقرہ میں پورے آٹھ سال صرف کئے۔ صحابہ نے قرآن کے مطالعہ کے لئے حلقے بھی قائم کئے تھے جن میں اہل ذوق حضرات اکٹھے ہو کر اجتماعی مطالعہ کرتے تھے، تا کہ ایک دوسرے کے فکر و تدبر سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ اس طرح کے قرآن حلقوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص دلچسپی تھی اور روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ کے ان حلقوں کو ذکر پر بھی ترجیح دیتے تھے۔ بعد میں خلفائے راشدین خصوصاً حضرت عمرؓ اس قسم کے حلقوں اور قرآن مجید کے ماہرین سے خاص دلچسپی رکھتے تھے۔

محض تبرک کے طور پر ان الفاظ کی تلاوت کر لینا اور معانی کی طرف دھیان نہ کرنا صحابہ کرام کا طریقہ نہیں ہے۔ یہ طریقہ تو اس وقت رائج ہوا جب لوگوں نے قرآن مجید کو ایک صحیفۂ ہدایت کے بجائے محض حصول برکت کی ایک کتاب سمجھنا شروع کر دیا۔

اس لئے ضروری ہے کہ جب بھی کلام باری تعالیٰ کی تلاوت کی جائے تو پورے تدبر اور غور و فکر کے ساتھ اس کی آیات مبارکہ کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہم قرآن کے مقاصد

فہم قرآن کے مقاصد:

ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ روزمرہ زندگی میں جب کوئی سائنس دان کوئی نئی ایجاد کرتا ہے تو وہ اس ایجاد کے ساتھ اس کو استعمال کرنے اور اس کو محفوظ کرنے کے متعلق تمام ضرورت ہدایت کا ایک مینول میں محفوظ کر کے اس ایجاد کے ساتھ اس کو استعمال کرنے والوں کو دیتا ہے' ورنہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بہت اچھی اور بے مثال ایجاد بھی اس مینول کے بغیر ردی کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ اس ذات برحق نے جو اپنے آپ کو رحمان ورحیم کہتا ہے اور صرف کہتا نہیں بلکہ ثابت بھی کرتا ہے' وہ ہمیں زندگی گزارنے کا مینول کیسے نہ دیتا؟ مگر اس مینول کو پڑھنے' سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے قبل ضروری ہے کہ ہمیں اس ذات کے متعلق جہاں تک ممکن ہو' معلومات ہوں۔ یہ معلومات اس نے اس مینول میں درج کر دی ہیں۔ اسی مینول کو ہم قرآن کریم کہتے ہیں۔

اس دنیا میں کوئی بھی چیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے بغیر مقصد کے پیدا نہیں کی۔ زمین وآسمان کے درمیان پائی جانے والی تمام اشیاء کسی نہ کسی مقصد کے تحت وجود میں آئی ہیں اور ہمہ وقت اپنے اپنے مقصد کی تکمیل میں مصروف نظر آتی ہیں۔

خالق کائنات نے انسان کو اس دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا اور فرمایا:

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ ١٤

ترجمہ: بعدازاں حاصل کر لئے آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند الفاظ تو اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی۔ نیز (یعنی توبہ قبول کر لی) بیشک وہی ہیں بڑے توبہ قبول کرنے والے' بڑے مہربان۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جب دنیا میں بھیجا تو سب سے پہلا حکیم ہی یہ دیا کہ میری طرف سے جو ہدایت تمہیں پہنچے اس کی پیروی کرو اور وہی لوگ اس میں کامیاب ہوں گے جو ہمارے حکم پر چلیں گے۔ اس کے بعد اس نے راہنمائی کے لئے مختلف زمانوں میں اپنے نیک وبرگزیدہ بندوں یعنی اپنے نبیوں اور پیغمبروں کو وحی دے کر بھیجا۔ اس وحی کی حتمی شکل قرآن کریم کی صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید فرقان حمید بنی نوع انسان کے لئے تا قیامت راہنمائی کا الہامی ذریعہ ہے۔ اس کتاب برحق سے ہم صرف اسی وقت ہی صحیح طور پر مستفیض ہو سکتے ہیں جب ہم اس میں موجود ہدایات کو سمجھیں اور سمجھ کر ان ہدایات کے مطابق عمل کریں۔ اور کسی بھی چیز پر ہم اس وقت بہتر عمل کر سکتے ہیں جب ہم اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق مکمل آگاہی رکھتے ہوں اور ہمارے پاس اتنا علم موجود ہو کہ ہم فہم قرآن حاصل کرنے کے بعد اس کی ہدایات کے مطابق عمل کر سکیں۔ لہٰذا قرآن فہمی کا بڑا مقصد یہ ہے کہ انسان اس فہم کے حصول کے بعد اس کی سچائی و برحق ہونے کا قائل ہو کر اس پر عمل کرے۔ اس کے علاوہ میرے نزدیک قرآن فہمی کے درج ذیل مقاصد ہیں' جو کہ مختصراً بیان کر رہی ہوں۔

خدا کی پہچان:

قرآن فہمی کا سب سے پہلے مقصد یہ ہے کہ انسان خدا کی ذات کو پہچانے جس نے نہ صرف انسان کو بنایا ہے بلکہ پوری کائنات اور اس کائنات میں موجود تمام اشیاء کو بنایا ہے۔

اس مالک کائنات نے نہ صرف انسان کو پیدا کیا بلکہ اس کی ہدایت و رہنمائی کے لئے قرآن کریم کی شکل میں ایک صحیفہ ہدایت بھی نازل فرمایا تا کہ انسان اس کی ذات کو پہچانے اور اس کے بنائے ہوئے احکامات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خدا کیا ہے؟ وہ اپنی ذات میں یکتا و یگانہ ہے' اس کا کوئی ہم مثل اور ہمسر نہیں بلکہ وہ اپنی ذات میں بے مثال ہے۔

قرآن مجید کی سورۂ اخلاص جو کہ مختصر مگر جامع سورۃ ہے' اس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل هو الله احد o الله الصمد o لم يلد ۙ ولم يولد o ولم يكن له كفوًا احد o [15]

ترجمہ: ''کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے' نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔''

اس سورۂ مبارکہ میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اللہ ایک ہے' کوئی بھی شخص اس کے پایہ کا نہیں۔ اللہ کی واحدنیت کا یقین دلانے کے بعد اس کی عبادت کی طرف ترغیب دلائی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يايها الناس اعبدوا ربكم الذى خلقكم والذين من قبلكم لعلكم تتقون [16]

ترجمہ: ''لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔''

پھر فرمایا:

الذى جعل لكم الارض فراشا والسمآء بناءً ص وانزلى من السمآءِ مآءً فاخرج به من الثمرات رزقًا ج فلا تجعلوا الله اندادا وانتم تعلمون o [17]

ترجمہ: ''جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع و اقسام کے میوے پیدا کئے۔ پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ۔ تم جانتے تو ہو۔''

اس پوری کائنات میں خدا برحق کی ذات اقدس ہے جس کے آگے سر جھکایا جائے۔ اس کے سوا کوئی بھی اس بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قابل نہیں کہ اس کے سامنے سوال کیا جائے۔

قرآن مجید میں ہے:

اللّٰہ لا الٰہ الا ھو ۚ الحی القیوم ۝ ¹⁸

ترجمہ: ''اللہ (جو برحق معبود ہے) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔''

پھر سب سے بڑی بات کہ اللہ تعالیٰ خود اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ کوئی اور ایسی ہستی نہیں کہ انسان اس کے سامنے سربسجود کرے۔ نہ صرف اللہ بلکہ تمام ملائکہ اور باعلم لوگ بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ یکتا و یگانہ ہونے کے ساتھ ساتھ تنہا عبادت کا مستحق ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے؛

شھد اللّٰہ انہ لا الٰہ الا ھو ۙ والملٰئکۃ وایو العلم قائم بالقسط ۚ لا اللّٰہ الا ھو العزیز الحکیم ۝ ¹⁹

ترجمہ: ''اللہ تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں' وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

لیکن جہاں جہاں توحید اور عبادت کا پرچار کیا گیا ہے' وہاں پر ہی خدا کی ذات کے ساتھ دیگر لوگوں کو شریک کرنے والوں کو سختی کے ساتھ ان الفاظ میں تنبیہ فرمادی ہے:

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہٖ ویغفر مادون ذلک لمن یشآء ۚ ومن یشرک باللّٰہ فقد اختری اثمًا عظیمًا ۝ ²⁰

ترجمہ: ''اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے' معاف کردے۔ اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا' اس نے بڑا بہتان باندھا۔''

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات مبارکہ ہیں جن میں واضح طور پر فرمایا کہ اللہ ایک ہے' اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ مگر ہم اسی وقت ان آیات سے صحیح طور پر مستفید ہو سکتے ہیں جبکہ ہم ان کے مفہوم سے آگاہی حاصل کریں۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے کہ اللہ پر ایمان لاتے اور اس کے احکامات کی تکمیل کرتے جو کہ قرآن فہمی کے بغیر ممکن نہیں۔

اتباع رسول ﷺ:

قرآن فہمی کا دوسرا مقصد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاننے کے بعد سب سے زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری چیز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل حیثیت کا ادراک حاصل کرنا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نزول ہوتے کوئی نہیں دیکھتا اور صرف پیغمبر ہی ایک واحد ہستی ہے جو ہمیں یہ خبر دیتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔اس کلام کی افادیت اور اس کے منزل اللہ ہونے کی حیثیت بالکل ختم ہو کر رہ جاتی ہے' اگر ہم پیغمبر کی حیثیت اور اس کے مقام کو ماننے سے انکار کر دیں۔دوسری چیز یہ کہ ہمیں اللہ کے پیغام کو کس طرح ماننا اور اس پر کس طرح عمل کرنا ہے' ان سب باتوں کے ئے پیغمبر کے مقام اور اس کی حیثیت کا صحیح ادراک ہونا بے حد ضروری ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ اللہ کے پیغام اور اس کے نبی کا باہمی تعلق کیا ہے اور وہ کیا حدود ہیں جن میں رہتے ہوئے ہمیں اللہ کے رسول کی اطاعت کرنی ہے۔اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں میں قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے جو مختلف وقتوں میں اپنی اقوام کو تعلیم دیتے رہے۔رسالت کی آخری کڑی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے جو کہ اپنی ذات میں جامع اور اکمل ہے۔ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جہاں اللہ پر ایمان رکھتا ہے' وہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے۔ان تمام مشکلات کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہماری مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

من يطع الرسول فقد اطاع الله ج ومن تولّٰى فمآ ارسلنك عليهم حفيظًاo ۲۱

ترجمہ: ''جو شخص رسولؐ کی فرمانبرداری کرے گا بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر! تمہیں ہم نے ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تمام بنی نوع انسانی کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا منبع ہے۔تمام جہانوں کے لئے آپؐ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما ارسلنك الا رحمة للعلمينo ۲۲

ترجمہ: ''اور (اے محمدؐ!) ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

قرآن مجید میں صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر برحق ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔بلکہ جو لوگ طرح طرح کی باتیں بنا کر لوگوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں' ان کے لئے واضح طور پر فرمایا گیا ہے:

ما كان محمد آبا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبين ط وكان الله بكل شيئٍ عليمًاo ۲۳

ترجمہ: ''محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں' بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں) اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا:

ان الـزیـن یـؤزون اللہ ورسـولـہ لـعنم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدّ لھم عذابًا مھینًاo ۲۴

ترجمہ: ’’جولوگ اللہ اوراس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں‘ ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اوران کے لئے اس ین ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔‘‘

ان آیات مبارکہ سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ رسول عربیؐ پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن میں بہت سی آیات مبارکہ ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت برحق کا برملا اظہار کیا گیا۔ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن فہمی کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب سے واقفیت حاصل کرے‘ جو کہ قرآن کو سمجھے بغیر ممکن نہیں ہے۔

قرآن کریم میں سیاست کا تصور:

قرآن کریم جہاں ہمیں دیگر شعبہ ہائے زندگی کے متعلق رہنمائی دیتا ہے‘ وہاں اس نے سیاست کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ سیاست دین کا اہم پہلو ہے۔ بقول اقبال

جلال پادشاہی ہو یا جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

قرآن میں ایک حکمران کے لئے مکمل لائحہ عمل پیش کیا گیا ہے کہ وہ کن حدود میں رہ کر اپنے فرائض سرانجام دے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ولتـکـن مـنـکـم امۃ یـدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ط اولئک ھم المفلحونo ۲۵

ترجمہ: ’’اورتم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جولوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اوراچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جونجات پانے والے ہیں۔‘‘

جہاں قرآن میں احکام بالا کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی ترغیب دیں‘ ساتھ ہی حکمرانوں کو یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہ اپنے کاموں میں عوام کو اہمیت دیں اوران کے مشوروں سے نظام حکومت چلائیں۔

سورۂ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وشـاورھم فی الامـر ج فـاذا عـزمـت فتوکل علـی اللہ ط ان اللہ یـحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المتوکلین o ج ۲۶

ترجمہ: ''اور اپنے کاموں میں ان سے مشاورت لیا کرو اور جب (کسی کام کا) عزم صمیم کرلو تو اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

پھر فرمایا:

والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوۃ ص وامرھم شوریٰ بینھم ص ومما رزقنھم ینفقون o ج ۲۷

ترجمہ: ''اور وہ جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو (مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے' اس میں سے خرچ کرتے ہیں

قرآن مجید میں نہ صرف ان حکمرانوں کے فرائض بیان کئے گئے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح طور پر بیان کیا گیا کہ صحیح حکومت کے حقدار کون لوگ ہیں:

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصلحون o ۲۸

ترجمہ: ''اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہوں گے''

حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر اپنے فرائض منصبی ادا کریں اور عوام کو چاہئے کہ وہ ان کی پیروی کریں۔ لیکن اگر حالات اس کے برعکس ہوں تو عوام کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ان کی پیروی کریں۔ اس سلسلے میں سورۂ الشعراء میں فرمایا گیا ہے:

ولا تطیعوا امر المفسرین o الذین یفسدون فی الارض ولا یصلحون o ۲۹

ترجمہ: ''اور حد سے تجاوز کرنے والوں کی بات نہ مانو۔ اور جو ملک میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔''

پھر فرمایا:

ومن لم یحکم بمآ انزل اللہ فاولٰئك ھم الکفرون o ۳۰

ترجمہ: ''اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

ایک مسلمان جب حکمران بنتا ہے تو اس کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہئے کہ اس کو زمین میں اللہ تعالیٰ نے جو اقتدار بخشا ہے' وہ اللہ کی طرف سے بطور امانت ہے' اس میں اس کی اپنی کوئی بہادری شامل نہیں ہے۔ لہٰذا اسے ان حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے جنہیں خداوند کریم نے مقرر کیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وما كان لمؤمن ولا موضة ازا قضى الله ورسولہ امرا ان یکون لهم الفيرة من امرهم ط ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلاً مبيناً ۳۱

ترجمہ: ''کسی مؤمن مرد اور مؤمن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔''

پھر ایک اور جگہ فرمایا:

والذين استجابوا لربهم واقاموا الصلوة ص وامرهم شوریٰ بینهم ص ومما رزقنهم ینفقون ۳۲

ترجمہ: ''اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کر لیتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر حکمرانوں کو انصاف کرنے اور رعایا کے حقوق کی پاسداری کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا انزلنا اليك الكتب بالحق لتحكم بين الناس بما ارلك الله ط ولا تكن للخآئنين حضيماً ۳۳

ترجمہ: ''(اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کی ہدایات کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو اور (دیکھو) دغابازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرو۔''

پھر فرمایا:

ان الله يامر بالعدل والاحسان ۳۴

ترجمہ: ''اللہ تم کو انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔''

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جن میں حکمرانوں کے اور رعایا کے حقوق و فرائض کا پتہ چلتا ہے۔ قرآن ایک مکمل دستور حیات ہے۔ اس سے استفادہ اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں جب کہ ہم اس کی ہدایات کے مطابق عمل کریں اور عمل اسی وقت ہو گا جب ہم ان ہدایات کو سمجھیں، ان کے مفاہیم پر غور و فکر کریں۔ قرآن فہمی اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ حکمرانوں کو تمام پہلوؤں پر رہنمائی دیں۔

حلال و حرام میں تمیز:

آج کل دنیا میں جس قسم کے حالات چل رہے ہیں، لوگ دولت کے نشے میں اندھا دھند بہہ رہے ہیں۔ روپیہ اکٹھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا جنون ان میں اس قدر سوار ہو گیا ہے کہ روپے کے پیچھے دیوانہ وار بھاگ رہے ہیں۔ حلال و حرام میں تمیز ختم ہو گئی ہے۔ قرآن کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ انسان ان آیات کو سمجھ کر جان سکتا ہے کہ کونسی چیز حلال ہے اور کونسی چیز حرام ہے۔ قرآن ہمیں واضح طور پر بتاتا ہے کہ ہمیں کن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے اور کن کو اختیار کرنا چاہئے۔

سورۃ البقرہ میں فرمایا ہے:

یـایها النـاس کلوا مما فی الارض حللًا طیبًا ولا تتبعوا خطوت الشیطن ط انه کلم عدو مبین o ۳۵

ترجمہ: ''لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں، وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

پھر فرمایا:

یـایهـا الـذیـن امـنوا کلو من طیبت ما رزقنکم واشکروا للّٰه ان کنتم ایاه تعبدون o ۳۶

ترجمہ: ''اے اہل ایمان! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں، ان کو کھاؤ اور اگر اللہ ہی کے بندے ہو تو (اس کی نعمتوں کا) شکر بھی ادا کرو۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ حلال و حرام کی حدود مقرر کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ کسی بھی انسان کو ان حدوں کو مقرر کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یایها الذین امنوا لا تـحـرموا طیبٰت ما احل اللّٰه لکم ولا تعتدوا ط ان اللّٰه لا یحـب المعتدین o ۳۷

ترجمہ: ''مؤمنو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں، ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

لیکن یہ سب باتیں اسی وقت سمجھی جا سکتی ہیں جبکہ ہمیں فہم قرآن حاصل ہو۔ قرآن فہمی کا میرے نزدیک ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ اس سے ہم حلال و حرام میں تمیز کر سکتے ہیں۔

قرآن میں تصور معیشت:

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن اس کا دستور۔ قرآن میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ دولت کیسے خرچ کریں اور کن کن ذرائع سے دولت کمائی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں جہاں حلال وحرام کے متعلق بتایا گیا ہے' وہاں زکوٰۃ' انفاق فی سبیل اللہ' سود کی حرمت' دولت کی گردش' معاشی انصاف' اعتدال پسندی' میانہ روی وغیرہ کے متعلق معلومات واضح طور پر ملتی ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واقیموا الصلوۃ واتوا الذکوۃ وارکعوا مع الرکعین ۝ [۳۸]

ترجمہ: ''اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔''

اعتدال پسندی کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطھا کل ابسط فتقعد ملوما محسورًا ۝ [۳۹]

ترجمہ: ''اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے باندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کرلو (کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی کچھ دے ڈالو اور انجام یہ ہو) کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ۔''

پھر معاشی انصاف کے بارے میں سورۃ الذاریات میں فرمایا:

وفی اموالھم حق للسائل والمحروم ۝ [۴۰]

ترجمہ: ''اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا ہے۔''

اور پھر ایک دوسرے کے استحصال سے بھی منع فرمایا گیا ہے:

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھآ الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون ۝ [۴۱]

ترجمہ: ''اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو حاکموں کے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر نہ کھا جاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو۔''

سود کی بھی مذمت کر کے واضح طور پر بتایا گیا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔ فرمایا ہے کہ تجارت اور سود میں بہت فرق ہے۔ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے' حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

اس طرح کی بہت سی آیات ہیں جو معاشی معاملات میں ہماری رہنمائی کرت یہیں۔ لیکن ان تمام آیات سے اسی وقت مستفیض ہو سکتے ہیں جبکہ ہم کو اتنا فہم حاصل ہو کہ یہ آیات اپنے اندر کیا مفہوم رکھتی ہیں اور اس کا پس منظر اور وجہ نزول کیا ہے۔ ایک مسلمان کو جب اتنا فہم ہو کہ وہ ان آیات کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہو کہ ہمیں معاشی معاملات میں کس قسم کی باتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے اور کن سے بچنا چاہئے۔ لہٰذا جہاں قرآن فہمی کے اور بھی بہت سے مقاصد ہیں' وہاں ایک بڑا مقصد یہ بھ یہے کہ ہم فہم حاصل کرنے کے بعد معاشی معاملات میں حلال وحرام میں تمیز کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم کی اہمیت:

قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں علم کی اہمیت کو جس قدر بیان کیا گیا ہے' اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوا ہے:

یؤتی الحکمة من یشآئو ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرًا کثیرًا ج وما یذکر الا اولو الالباب o ۲۴۲

ترجمہ: ''وہ جس کو دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی' بے شک اس کو بڑی نعمت ملی۔ اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔''

ہماری زندگیوں میں علم کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ علم ہی وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے ہم اچھائی' بھلائی و برائی اور دیگر برائیوں میں تمیز کر سکتے ہیں۔ علم کے بغیر تمام چیزیں بیکار ہیں۔ علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا بنیادی حق ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ۲۴۳

ترجمہ: ''کہہ دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے سب برابر ہیں؟''

قرآن کریم میں نہ صرف علم کی افادیت و اہمیت کو بیان کیا گیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ رب کریم سے دعا کریں کہ رب تعالیٰ انہیں علم جیسی نعمت سے نوازے۔''

قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وقل رب زدنی علمًا o ۲۴۴

ترجمہ: ''اور دعا کرو کہ میرے پروردگار! مجھے اور زیادہ علم دے۔''

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ علم حاصل کرنے کے بعد ہم جان سکتے ہیں کہ ایمان کیا ہے' خدا کیا ہے' اسلام کے بنیادی عقائد کون کون سے ہیں وغیرہ۔

ولیعلم الذین اوتوا العلم انه الحق من ربك فیؤمنوا به فتخبت له قلوبهم ط وان الله لهاد الذین امنوا الی صراط مستقیم o ۳۱

ترجمہ: ''اور یہ بھی غرض ہے کہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا' وہ جان لیں کہ وہ (یعنی وحی) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے' تو وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اللہ کے آگے عاجزی کریں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں' اللہ ان کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔''

جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا' ان کے بارے میں ارشاد ہوا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ویری الذین اوتوا العلم الذی انزل الیک من ربک ھو الحق ویھدیٓ الی صراط العزیز الحمیدo ۴۵

ترجمہ: ''اور جن لوگوں کو علم دیا گیا' وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے' وہ حق ہے اور (اللہ نے) غالب (اور) سزاوار تعریف کا راستہ بتایا ہے۔

ان آیات سے ہم تب مستفید ہو سکتے ہیں جب ہم فہم قرآن رکھتے ہوں۔

زوجین کے تعلقات قرآن میں:

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم میں زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں جس کے بارے میں مسلمانوں کی رہنمائی نہ کی گئی ہو۔ قرآن پھر عائلی زندگی جیسے اہم پہلو کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے' کیونکہ مرد اور عورت تمدن کی زندگی کی گاڑی کے دو پہیئے ہیں' ان کے بغیر زندگی کی گاڑی نہیں چل سکتی ہے۔ قرآن میں میاں بیوی کے حق و فرائض کا تعین کر کے ان کے لئے حدود متعین کر دی ہیں۔

قرآن مجید میں مردوں سے ارشاد فرمایا ہے:

نساؤکم حرث لکم ص فاتوا حرثکم انّٰی شئتم ز وقدموا لا نفسکم ط واتقوا اللہ واعلموا انکم ملقوہ ط وبشر المؤمنینo ۴۶

ترجمہ: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے۔ اور (اے پیغمبر!) ایمان والوں کو بشارت سنا دو۔''

سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ط ھنّ لباس لکم وانتم لباس لھنّ ط ۴۷

ترجمہ: ''روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔''

پھر فرمایا:

.........ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف ص وللرجال علیھن درجۃ ط ۴۸

ترجمہ: ''اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے۔ البتہ مردوں کو عورت پر فضیلت ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پھر مہر کے متعلق سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واتوا نساء صدقتهن نحلة ط فان طبن لكم عن شئ منه نفسًا فكلوه هنيئًا مريئًا ○ ۴۹

ترجمہ: ''اور عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے دے دیا کرو۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق وشوق سے کھالو۔''

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی قرآنی آیات ہیں جن سے استفادہ حاصل کر کے ہم اپنی عائلی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مقاصد ہیں جن کی وجہ سے ہم قرآن فہمی حاصل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہم قرآن کے مختلف ادوار کا جائزہ

1- عہد نبوی

2- عہد خلفائے راشدین

3- عہد تابعین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم ﷺ اور قرآن

ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیتہٖ ؎۵۰

ترجمہ: ''وہ اللہ جس نے ان پڑھ لوگوں میں اپنا رسول بھیجا' جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔''

یہ ایک فطری بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو اجمالاً اور تفصیلاً سمجھتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں قرآن کو محفوظ کرنے اور اس کے مطالب سمجھنے اور سمجھانے کی ذمہ داری خداوند کریم نے قبول کی تھی۔

ارشاد فرمایا:

ان علینا جمعہ وقرانہ ؎۵۱

ترجمہ: ''قرآن کو آپ کے سینہ میں جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔''

ثم ان علینا بیانہ ؎۵۲

ترجمہ: ''پھر اس کو واضح کرنا بھی ہم پر لازم ہے۔''

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی قرآن کریم کے ظاہری احکام و مسائل کو سمجھتے تھے۔ جہاں تک ان کے قرآن کو تفصیلاً سمجھنے اور اس کے باطنی اسرار و حکم کو معلوم کرنے کا تعلق ہے تو یہ صرف زبان دانی کے بل بوتے پر ممکن نہ تھا۔ اس ضمن میں عربی دانی کے ساتھ بحث و نظر مشکلات قرآن کا حل کرنے کے سلسلے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب رجوع بھی ضروری تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں مجمل و مشکل اور متشابہ سبھی قسم کے احکام ہیں جن کے سمجھنے کے لئے صرف زبان دانی کافی نہیں بلکہ دیگر امور کی جانب رجوع بھی ناگزیر ہے۔ ؎۵۳

ابن خلدون مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''قرآن حکیم عربی زبان میں اترا۔ اس کا اسلوب انداز بھی خالص عربی ہے۔ سب صحابہ قرآن کریم کو سمجھتے اور اس کے مفردات و تراکیب سے آگاہ تھے۔'' ؎۵۴

قرآن کریم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کیا ہے۔ چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی انسانیت کے لئے نمونہ ہے' اس لئے آپؐ کی شخصیت کے متنوع گوشوں کو بیان کیا گیا ہے۔ قرآن پاک کی چند آیات ایسی ہیں جن میں آپؐ کے مناصب کو بیان کیا گیا ہے۔ فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم ایتك ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم ۵۵

ترجمہ: ''یاد کرو جبکہ ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اس گھر (کعبہ) کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو (انہوں نے دعا کی) اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے' ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔''

کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایاتنا ویزکیکم ویعلمھم الکتب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون ۵۶

ترجمہ: ''جس طرح ہم نے تمہارے اندر خود تم میں سے رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا اور تمہارا تزکیہ کرتا اور تم کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا جو تم نہیں جانتے۔''

پھر فرمایا:

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث منھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم اٰیتہ ویزکیھم ویعلم الکتب والحکمۃ ۵۷

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا' جبکہ ان کے اندر خود انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو انہیں ان کی آیات پڑھ کر سناتا اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ھو الذی بعث فی الامین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ ۵۸

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے اُمیوں کے درمیان خود انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں ان کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔''

قرآن پاک کی یہ آیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور معلم متعارف کراتی ہیں۔ اس معلم کے سلسلہ تعلیم کو بھی قرآن بیان کرتا ہے۔ معلم کے لئے یہ ناگزیر ہے کہ اس نے کہیں سے پڑھا ہو اور علم کا واضح تصور رکھتا ہو۔ قرآن پاک ہمیں بتاتا ہے کہ اس معلم کا ذریعہ علم کیا ہے۔ قرآن کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اُمّی انسان تھے اور علمی فیضان براہِ راست خالق کائنات کی طرف سے ہوا۔

ان آیات کے علاوہ قرآن پاک کی بے شمار آیات ہیں جو دعوت علم کا تذکرہ کرتی ہیں۔ قرآن پاک نہ صرف تعلیم وتعلم کی دعوت دیتا ہے بلکہ وہ طلب علم کو ابھارتا ہے' اہل علم کے مراتب بیان کرتا ہے اور عقلاء کو مخاطب کر کے انہیں آیات الٰہیہ میں تدبر وفکر اور فہم حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ ان آیات کو سمجھنے کی طرف رغبت دلائی ہے کہ انہیں سمجھیں اور ان آیات کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مقاصد سے آگاہ ہوں۔قرآن نے لوگوں کو دعوت دی ہے کہ صاحبان علم سے سوال کریں:

قل هل يستوى الذين يعلمون والزين لايعلمون ۵۹

يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اوتوا العلم درجت ۶۰

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ۶۱

اس طرح علم کے وجوب کو پھیلانے کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن کریم نے فرمایا:

واذ اخذ الله ميثاق الدين اوتوا الكتب يتبنيه للناس ولا تكتمونه ۶۲

پھر فرمایا:

انما يغشى الله من عباده العلموا ان الله عزيز غفور ۶۳

وتلك الامثال نضربها للناس وما يعقلها الا العلمون ۶۴

قرآن کریم کی سورہ بقرہ' سورہ آل عمران اور سورہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا میں تشریف لانے کے مقاصد اور آپؐ کی نبوت و رسالت کے فرائض منصبی بیان ہوئے ہیں۔انہی مقاصد نبوت کے مطابق آپؐ نے امت کی تعلیم و تربیت فرمائی اور انہیں قرآن کا فہم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی اور یہی بنیادی تعلیمی اصول عہد نبوی کا نصاب تعلیم و تربیت تھے۔ ۶۵

آپؐ کا طریقہ تعلیم چار بنیادی اصولوں پر مشتمل تھا:

1- تلاوت آیات **(يتلوا عليهم ايتک)**

2- تعلیم کتاب **(يعلمهم الكتب)**

3- تعلیم حکمت **(والحكمة)**

4- تزکیہ نفوس **(ويزكيهم)**

يتلوا عليهم ايتک کا مفہوم یہ ہوا کہ قرآنی آیات کو عام کیا جائے۔انہیں نہایت دلسوزی کے ساتھ تلاوت کر کے ذہن نشین کیا جائے اور قلب و روح پر ان آیات کو نقش کی اجائے۔ملک و معاشرے میں موجود ہر فکر و فلسفہ پر ان آیات کا غلبہ ہو۔شعر و ادب پر قرآنی آیات کی چھاپ ہو۔معاشرے میں تمام افکار و خیالات ان کے تابع ہوں اور انفرادی اور اجتماعی زندگیوں پر ان کا چرچا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے وصال تک تمام عرصہ تلاوت آیات کی۔آپؐ نے قرآنی آیات کو اس طرح تلاوت فرمایا کہ وہ روزمرہ کا موضوع بن گئیں۔مخالف و موافق سب انہیں کے متعلق گفتگو کرتے۔آپؐ نے تلاوت کے ذریعہ قرآن کو اتنا عام کر دیا کہ قبل از اسلام کا شعر و ادب دب کر رہ گیا۔ہر جگہ اور ہر مقام پر قرآنی آیات کے مختلف پہلوؤں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث مباحث ہونے لگے اور ہر جگہ پر قرآنی آیات کا چرچا ہونے لگا۔

تلاوت کے بعد دوسرا بڑا اصول کتاب کی تعلیم ہے۔ کتاب سے مراد اللہ تعالیٰ کی سب سے آخری وحی' کتاب اللہ قرآن حکیم ہے۔ اس کی تعلیم سے مراد اس کے احکام' تعلیمات' ارشادات' ہدایات' اوامر ونواہی کی تعلیم ہے۔ پوری کتاب کو سمجھنا' اس کے معنی ومفاہیم کو جاننا' اس میں دیئے گئے احکام کا علم حاصل کرنا' اس کی تعلیمات' ارشادات کا فہم وادراک پیدا کرنا اور اس کے اوامر ونواہی کو سیکھنا' تعلیم کتاب ہے۔

قرآن حکیم خالق کی طرف سے مخلوق کے لئے آخری' مکمل' تمام وکمل' غیر متغیر' غیر مبدل' ابدی' سرمدی ہدایت ہے۔ ہر انسان پر فرض ہے کہ وہ اس کو پڑھے' اسے سیکھے اور اس کو سمجھ کر اس کی تعلیمات پر عمل کرے۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ کا نظام تعلیم ایک مثالی نظام تھا۔ اس نظام کے ذریعے ہر مسلمان کے اندر اتنی استعداد پیدا کر دی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام' اس کی کتاب قرآن حکیم کو پڑھ کر خود سمجھ سکتا تھا۔''

جب مسلمانوں نے قرآن کو پڑھ کر اس کو سمجھنے کی کوشش کی اور اس پر اپنی سمجھ بوجھ کے لحاظ سے عمل کرنے لگے تو تمام شعبے اسلامی سانچے میں ڈھل گئے۔ معیشت' معاشرت غرض تمام شعبہ ہائے زندگی رغبت اور آسانی کے ساتھ اسلامی رنگ اختیار کرتے چلے گئے۔

عہد نبوی ﷺ میں مدارس:

اسلام سے پہلے عرب میں گنتی کے چند آدمی لکھنا جانتے تھے۔ اسلام نے علم کو عام کر دیا۔

مسجد میں تعلیم:

ملت اسلامیہ کے سب سے پہلے معلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے اور پہلی درسگاہ مسجد تھی' جو مسجد نبویؐ کے نام سے مشہور تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس چھوٹی سی مسجد میں لوگوں کو قرآن پاک جو کہ پہلی درسی کتاب تھی' اس کی تعلیم دیتے اور اس کا فہم عطا فرماتے۔

ان کے علاوہ

پہلا اسلامی مدرسہ : ''دار ارقم''

دوسرا اسلامی مدرسہ : ''حفصہ کا چبوترہ'' مسجد ابی بکرؓ ۶۲ ھ

درسگاہ مسجد بنی زریق:

مدینہ منورہ میں تعلیم القرآن کا اوّلین مرکز اور درسگاہ مسجد بنی زریق تھی۔ ابن قیم لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاؤل مسجد قرئ فيه القرآن بالمدينة مسجد بنی زریق ۶۷

''مدینہ میں سب سے پہلے جس مسجد میں قرآن پڑھایا گیا' وہ مسجد بنی زریق تھی۔''

مسجد ابی بکرؓ:

ثم بدأ لابی بکرؓ فابتنٰی مسجدا بضناء دراہ وبزر فکان یصلی فیہ ویقرأ القرآن ۶۸

''پھر حضرت ابوبکرؓ نے اپنے مکان کے باہر صحن میں ایک مسجد بنائی اور اس میں نماز اور قرآن پڑھتے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدین اور فہم قرآن

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور قرآن

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ مدینہ کی اسلامی ریاست کے خلیفہ بنے۔ ان کے دور خلافت کا زمانہ بہت مختصر ہے یعنی ڈھائی سال۔ خلافت سنبھالتے ہی انہیں دو بڑے فتنوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک طرف جھوٹے مدعیان نبوت کھڑے ہو گئے' انہوں نے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ دوسری طرف کچھ مسلمان قبائل نے مرکزی حکومت کو زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ دو بڑے مسائل تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے توجہ دی اور عزیمت اور مستقل مزاجی کے بل پر وہ بالآخر تمام فتنوں کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تعلیم و تدریس کا جو نظام جاری فرمایا تھا' حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں سرانجام پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن کریم کے جتنے نسخے لکھے ہوئے تھے' ان کی کیفیت یہ تھی کہ یا تو وہ متفرق اشیاء پر لکھے ہوئے تھے' کوئی آیت چمڑے پر' کوئی درخت کے پتے پر' کوئی ہڈی پر' یا وہ مکمل نسخے نہ تھے۔ کسی صحابی کے پاس ایک سورت لکھی ہوئی تھی' کسی کے پاس پانچ دس سورتیں اور کسی کے پاس صرف چند آیات اور بعض صحابہ کے پاس آیات کے ساتھ تفسیری جملے بھی لکھے ہوئے تھے۔ اس بناء پر حضرت ابو بکرؓ نے اپنے عہد خلافت میں یہ ضروری سمجھا کہ قرآن کریم کے ان منتشر حصوں کو یک جا کر کے محفوظ کر دیا جائے۔ انہوں نے یہ کارنامہ جن محرکات کے تحت اور جس طرح انجام دیا' اس کی تفصیل حضرت زید بن ثابتؓ نے یہ بیان فرمائی کہ جنگ یمامہ کے فوراً بعد حضرت ابو بکرؓ نے ایک روز مجھے پیغام بھیج کر بلوایا۔ میں ان کے پاس پہنچا تو وہ حضرت عمرؓ بھی موجود تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ "عمر نے بھی یہی بات کہی ہے کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے حفاظ کی ایک بڑی جماعت شہید ہو گئی اور اگر مختلف مقامات پر قرآن کریم کے حافظ اسی طرح شہید ہوتے رہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ ناپید نہ ہو جائے' لہٰذا میری رائے یہی ہے کہ آپ اپنے حکم سے قرآن کریم کو جمع کروانے کا کام شروع کر دیں۔"

میں نے حضرت عمرؓ سے کہا: جو کام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا' وہ ہم کیسے کریں گے؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! یہ کام بہتر ہی بہتر ہے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ مجھ سے بار بار یہی کہتے رہے' یہاں تک کہ مجھے بھی اس پر شرح صدر ہو گیا اور اب میری رائے بھی وہی ہے جو حضرت عمرؓ کی ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجھ سے فرمایا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم نوجوان اور سمجھدار آدمی ہو، ہمیں تمہارے بارے میں کوئی بدگمان نہیں۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کتابت وحی کا کام بھی کرتے رہے ہو، لہٰذا تم قرآن کریم کی آیتوں کو تلاش کر کے انہیں جمع کرو۔''

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! اگر یہ حضرات مجھ کوئی پہاڑ ڈھونے کا حکم دیتے تو مجھ پر اس کا اتنا بوجھ نہ ہوتا جتنا جمع قرآن کا کام ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ وہ کام کیسے ہر رہے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ کام بہتر ہی بہتر ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ مجھ سے بار بار یہی کہتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اسی رائے کے لئے کھول دیا جو حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی رائے تھی۔ چنانچہ میں نے قرآنی آیات کو تلاش کرنا شروع کیا اور کھجور کی شاخوں، پتھر کی تختیوں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن کریم کو جمع کیا۔ ۶۸

صحابہ کے مشوروں سے نقول قرآن کریم کی تحریک شروع ہوئی اور حضرت حفصہؓ کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھوایا ہوا قرآن مجید موجود تھا، اس سے مقابلہ کر کے اور صحابہ کے پاس جو صحائف موجود تھے، ان کو بھی ساتھ رکھ لیا گیا تاکہ مصحف نبویؐ کے مطابق سب کو دیکھا لیا جائے۔ ہر طرح سے اس کام میں تحقیق و حفاظت کو ملحوظ رکھا گیا۔ یہ وہ کام تھا کہ اگر اس وقت نہ کیا جاتا تو شاید پھر اختلاف کی نہ جانے کتنی راہیں کھل جاتی اور تحریف قرآن کے امکان پیدا ہو جاتے۔

بقول علامہ ابن حزم:

''خلیفہ اوّل کے وقت میں کوئی شہر ایسا نہ تھا جہاں بکثرت لوگوں کے پاس قرآن کے نسخے لکھے ہوئے موجود نہ ہوں۔ ۶۹

ابن حزم جیسے ظاہری محدث کے اس تحقیقی بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مختصر سی مدت میں مفتوحہ علاقوں میں اشاعت قرآن کی طرف اچھی خاصی توجہ دی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کا زمانہ سوا دو برس کا جہاد مسلسل کا زمانہ تھا، اس لئے باقاعدہ طور پر درسگاہیں وجود میں نہ آ سکیں۔ البتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیمی طریق رہی درس و تدریس جاری رہا، جن میں اصحابہ صفہ پیش پیش تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سفر، حضر، خلوت و جلوت، جنگ و صلح غرض ہر موقع پر صیط وحی والہام کے شرف صحبت سے مستفیض ہوئے اور تمام امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مشیر تھے۔

کلام اللہ اسلام کا اصل اصول ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس قرآن سے غیر معمولی شغف تھا۔ عموماً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیات قرآن کی تفسیر پوچھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد کیا چارۂ کار ہے؟

ترجمہ: ''(فلاح و عاقبت) نہ تمہاری آرزو پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزو پر (بلکہ) جو برا کام کرے گا، وہ اس کی جزا پائے گا۔'' ۷۰

کیا درحقیقت ہم برے کام کا بدلہ پاتے ہیں؟ ارشاد ہوا: ابوبکر! اللہ تمہاری مغفرت کرے، کیا تم بیمار نہیں ہوتے؟ کیا تمہیں کوئی رنج و صدمہ نہیں پہنچا اور کیا تمہیں کوئی مصیبت نہیں ستاتی؟ بولے کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ سب برائیوں کا خمیازہ ہے۔ ۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ ہر آیت کی شان نزول اور اس کے حقیقی مفہوم سے آگاہ تھے۔ مختلف موقعوں پر انہوں نے جو باریک نقطے حل فرمائے ہیں' اس سے ان کی دقیقہ سنجی اور قرآن فہمی کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ ایک مرتبہ مجمع عام میں فرمایا: صاحبو! کیا تم قرآن پاک کی یہ آیت پڑھتے ہو؟

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر (صرف) تمہارے نفس کی ذمہ داری ہے۔ جو گمراہ ہو گیا ہے' وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک تم ہدایت یاب ہو۔'' ۲ے

آیات قرآنی سے استدلال' استنباط احکام و تفریع مسائل میں مجتہدانہ ملکہ رکھتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو تقریر فرمائی' اس میں برجستہ اس آیت مبارکہ سے انبیاء کی وفات پر استدلال لاتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر فاروقؓ

اگرچہ حضرت عمرؓ کی علمی وفقہی اصلاحات پر پوری کتاب قلمبند کی جا سکتی ہے' چند باتیں مختصراور درج ذیل ہیں:

قرآن مجید کی حفاظت اور صحت الفاظ واعراب کی تدبیریں:

عہد فاروقی میں قرآن مجید کی حفاظت اور صحت الفاظ کے لئے چند امور نہایت ضروری تھے۔اوّل یہ کہ نہایت وسعت کے ساتھ اس کی تعلیم شائع کی جائے اور سینکڑوں آدمی حافظ قرآن بنا دیئے جائیں تاکہ تحریف اور تغیر کا احتمال نہ رہے۔ دوسرے یہ کہ اعراب اور الفاظ کی صحت نہایت اہتمام کے ساتھ محفوظ رکھی جائے۔تیسرے یہ کہ قرآن مجید کی بہت سی نقلیں ہو کر ملک میں کثرت سے شائع ہو جائیں۔حضرت عمر فاروقؓ نے ان تینوں امور کو اس کمال کے ساتھ انجام دیا کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہ تھا۔ [۳]

قرآن پاک کی تعلیم کا انتظام:

تمام مفتوحہ علاقوں میں ہر جگہ قرآن پاک کا درس جاری کیا اور معلم وقاری مقرر کر کے ان کی تنخواہیں مقرر کیں۔یہ امر بھی حضرت عمرؓ کے اولیات میں شمار کیا جاتا ہے۔ [۴]

اپنے زمانہ میں حضرت عمر فاروقؓ حفاظ قرآن سے قرآن پاک سنتے اور ان کے درست پڑھنے کی طرف اپنا اطمینان کرتے تھے اور لوگوں کو فرماتے تھے کہ سوائے کسی عمدہ قاری اور حافظ کے کسی سے قرآن اخذ نہ کریں اور نماز فجر میں خود بہت لمبی قرأت کرتے تھے تاکہ لوگ قرآن سے زیادہ واقف ہوں۔تفسیر قرآن میں بھی انہیں اہلیت حاصل تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے تفسیر فرماتے تھے اور جو لوگ قرآن پاک کے احکام کی تاویلیں کرتے یا اور قسم کی نالائق حرکت کرتے' ان کو ایسی سزا دیتے کہ دوسری دفعہ ان کو ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ [۵]

حضرت عمرؓ نے دیہات اور شہروں میں مکاتب اور مدارس کا جال بچھا رکھا تھا۔پھر نگرانی کے لئے گشتی معلمین مقرر کئے ہوئے تھے جو راہ چلتے لوگوں کی خواندگی کا امتحان لیتے تھے۔جو لوگ خوانہ نظر آتے' ان کو کسی مکتب میں داخل کر لیا جاتا تاکہ قرآن کا ضروری حصہ پڑھ لیں۔ [۶]

نصاب تعلیم کے سلسلہ میں بھی آپؓ نے اصلاح فرمائی۔اگرچہ طلباء مکمل قرآن مجید پڑھتے تھے' مگر بعض غبی ہوتے تھے' تکمیل نہ کر پاتے تھے۔اس لئے آپؓ نے قرآن کا لازمی نصاب مقرر کر دیا جس کو یاد کرنا ہر طالب علم کے لئے ضروری ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ سورہ بقرہ، سورہ مائدہ، سورہ نساء، سورہ حج اور سورہ نور کا سیکھنا ہر شخص کے لئے لازمی تھا۔ ۷۷

خواتین کی تعلیم:

حضرت عمرؓ نے اس جانب بھی توجہ دی۔ خواتین کے مدارس کو عموماً خواتین چلاتی تھیں۔ مدینہ میں امہات المؤمنین حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے مکاتب چل رہے تھے۔ عورتوں کی عمومی تعلیم کے لئے آپؓ نے ایک قاریہ مقرر کی تھی جو گھروں میں گھومتی اور قرآن اور نماز سکھاتی تھی۔

علاوہ ازیں حفاظ میں سے حضرت عمرؓ قرآن مجید کی تعلیم کے لئے استاد مقرر کرتے تھے اور ان کو مملکت کے دور دراز علاقوں میں بھیج دیتے تھے۔ انہیں صحت زبان کا بہت خیال تھا۔ وہ ایسے استاد مقرر کرتے تھے جو قرآن مجید صحیح پڑھتے تھے اور اعراب کی غلطیاں نہیں کرتے تھے۔

صحابہ کو تعلیم قرآن کے لئے مختلف مقامات پر روانہ کیا:

صحابہ کرام میں پانچ بزرگ تھے جنہوں نے قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پورا حفظ کر لیا تھا: حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت عبادہ بن الصامتؓ، حضرت ابوایوبؓ، حضرت ابودرداءؓ اور حضرت اُبی بن کعب۔ ان میں سے خاص طور پر اُبی بن کعبؓ سید القرأ تھے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں بلا کر فرمایا کہ شام کے مسلمانوں کو ضرورت ہے کہ آپ لوگ جا کر قرآن پاک کی تعلیم دیں۔ حضرت ابوایوبؓ اور حضرت اُبی بن کعبؓ بیمار تھے، اس لئے نہ جا سکے۔ باقی تینوں اصحاب نے خوشی سے منظور کر لیا۔

صحت اعراب کی تدبیریں:

حضرت عمرؓ کا امت مسلمہ پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے صحت اعراب کی طرف توجہ دی۔ ہر جگہ تاکیدی احکام بھیجے کہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ صحت الفاظ اور صحت اعراب کی بھی تعلیم دی جائے۔ قرآن پاک جب مرتب ہوا تو اعراب نہیں تھے، اس لئے قرآن کا شائع ہونا کچھ مفید نہ تھا۔ اگر صحت اعراب وتلفظ کا اہتمام نہ کیا جاتا تو اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا۔ آپؓ نے حکم صادر فرمایا کہ

تعلموا اعراب القراٰن لما تعلمون حفظهٗ

اور مسند دارمی میں یہ الفاظ ہیں:

تعلموا الفرائض واللھن والسنن لما تعلمون القراٰن

وہ ایسے حفاظ کو استاد مقرر کرتے جو قرآن کو صحیح پڑھتے تھے اور اعراب کی غلطیاں نہیں کرتے تھے۔ ۷۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی ذہانت وفہم کا یہ کمال تھا کہ آپؓ قرآن مجید کے حفظ کی قدر کرتے۔ مگر اس کے معنی کو سمجھنا آپؓ کے نزدیک حفظ سے زیادہ اہم ہے۔

لغت عربیت ٔ ادبیت کی طرف توجہ:

حضرت عمرؓ نے قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ادب اور عربیت کی تعلیم بھی لازمی کر دی تا کہ لوگ بذات خود اعراب کی صحت وغلطی کی تمیز کر سکیں۔

یہ حکم بھی جاری کیا کہ کوئی شخص جو لغت کا عالم نہ ہو، قرآن نہ پڑھانے پائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان غنیؓ

جب حضرت عثمانؓ خلیفہ بنے تو اسلام عرب سے نکل کر روم اور ایران کے دور دراز علاقوں تک پہنچ چکا تھا۔ ہر نئے علاقے کے لوگ جب مسلمان ہوتے تو وہ ان مجاہدین اسلام یا ان تاجروں سے قرآن سیکھتے جن کی بدولت انہیں اسلام کی نعمت حاصل ہوئی تھی۔ چونکہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا تھا اور مختلف صحابہ کرام نے اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف قرأتوں کے مطابق سیکھا تھا' اس لئے ہر صحابی نے اپنے شاگردوں کو اسی قرأت کے مطابق قرآن پڑھایا' جس کے مطابق خود اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا تھا۔ اس طرح قرأتوں کا اختلاف دور دراز کے علاقوں تک پہنچ گیا۔ جب تک لوگ اس حقیقت سے واقف تھے کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے' اس وقت تک اس اختلاف سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن جب یہ اختلاف دور دراز کے علاقوں اور ممالک میں پہنچا اور یہ بات ان میں پوری طرح مشہور نہ ہو سکی کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے تو اس وقت لوگوں میں جھگڑے پیدا ہونے لگے۔ بعض لوگ اپنی قرأت کو صحیح اور دوسرے کی قرأت کو غلط قرار دینے لگے۔ ان جھگڑوں سے ایک خطرہ تو یہ تھا کہ لوگ قرآن کریم کی متواتر قرأتوں کو غلط قرار دینے کی سنگین غلطی میں مبتلا ہوں گے' دوسرے سوائے حضرت زیدؓ کے لکھے ہوئے ایک نسخہ کے جو مدینہ طیبہ میں موجود تھا' پورے عالم اسلام میں کوئی ایسا معیاری نسخہ موجود نہ تھا جو پوری امت کے لئے حجت بن سکے' کیونکہ دوسرے نسخے انفرادی طور پر لکھے گئے تھے اور ان میں ساتوں حرف کو جمع کرنے کا کوئی اہتمام نہیں تھا' اس لئے ان جھگڑوں کے تصفیہ کی قابل اعتماد صورت یہی تھی کہ ایسے نسخے پورے عالم اسلام میں پھیلا دیئے جائیں جن میں ساتوں حروف جمع ہوں اور انہیں دیکھ کر یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ کونسی قرأت صحیح اور کونسی غلط ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد خلافت میں یہی عظیم الشان کارنامہ انجام دیا۔

حضرت عثمانؓ خود بھی اس خطرے کا احساس پہلے ہی کر چکے تھے۔ انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ خود مدینہ طیبہ میں ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ قرآن کریم کے ایک معلم نے اپنے شاگردوں کو ایک قرأت کے مطابق قرآن پڑھایا اور دوسرے معلم نے دوسری قرأت کے مطابق' اس طرح مختلف اساتذہ کے شاگرد جب باہم ملتے تو ان میں اختلاف ہوتا اور بعض مرتبہ یہ اختلاف اساتذہ تک پہنچ جاتا اور وہ بھی ایک دوسرے کی قرأت کو غلط قرار دیتے۔ جب حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے بھی اس خطرے کی طرف توجہ دلائی تو حضرت عثمانؓ نے جلیل القدر صحابہ کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ ''مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ بعض لوگ ایک دوسرے سے اس قسم کی باتیں کہتے ہیں کہ میری قرأت تمہاری قرأت سے بہتر ہے' اور یہ بات کفر کی حد تک پہنچ سکتی ہے۔ لہٰذا آپ کی ان لوگوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟'' صحابہ کرام نے خود حضرت عثمانؓ سے پوچھا کہ ''آپؓ نے کیا سوچا ہے؟'' حضرت عثمان نے فرمایا کہ ''میری رائے یہ ہے کہ ہم تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیں تا کہ کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف پیش نہ آئے'' صحابہ کرام نے اس رائے کو پسند کر کے حضرت عثمانؓ کی تائید فرمائی۔

چنانچہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ تم لوگ مدینہ طیبہ میں میرے قریب ہوتے ہوئے قرآن کریم کی قرأتوں نے بارے میں ایک دوسرے کی تکذیب اور ایک دوسرے میں اختلاف کرتے ہو اس سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو دور ہیں' وہ اس سے بھی زیادہ تکذیب اور اختلاف کرتے ہوں گے۔ لہٰذا تمام لوگ مل جل کر قرآن کریم کا ایک ایسا نسخہ تیار کریں جو سب کے لئے واجب الاقتداء ہو۔

اس غرض سے حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ کے پاس حضرت ابوبکرؓ کے تیار کرائے ہوء جو صحیفے موجود ہیں' وہ ہمارے پاس بھیج دیجئے' ہم ان مصاحف کو نقل کر کے آپ کو واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہؓ نے وہ صحیفے حضرت عثمانؓ کے پاس بھیج دیئے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے چار صحابہ کی ایک جماعت بنائی جو حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت سعید بن العاصؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؓ پر مشتمل تھی۔ اس جماعت کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صحیفوں سے نقل کر کے کئی ایسے مصاحف تیار کرائیں جن میں سورتیں بھی مرتب ہوں۔ ان چار صحابہ میں سے حضرت زیدؓ انصاری تھے' باقی تینوں قریشی تھے۔ اس لئے حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ ''جب تمہارا اور زید کا قرآن کے کسی حصہ میں اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان کے مطابق لکھنا' اس لئے کہ قرآن کریم انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔''

اس سلسلے میں حضرت عثمانؓ نے مختلف والیوں کو یہ مراسلہ روانہ کیا:

''میں نے قرآن مجید کے معاملہ میں یہ رویہ اس لئے اختیار کیا ہے کہ ترتیب اور قرأت کے اختلافات کو ختم کر دیا جائے۔ اب یہ مستند نسخہ ہے۔ جو اجزاء میرے پاس تھے' وہ میں نے دھو ڈالے۔ جو آپ کے پاس موجود ہیں' ان کو ضائع کر دیں۔ میں نے چار مستند نسخے کوفہ' بصرہ' شام اور مصر میں رکھوا دیئے ہیں۔ لوگ اپنے نسخوں کو ان نسخوں کے مطابق درست کریں۔'' ۷۹ے

اگر ان اختلافات کو دور کرنے کی کوشش نہ کی جاتی تو آج قرآن پاک کا بھی وہی حال ہوتا جو توریت' انجیل اور دیگر صحف آسمانی کا ہوا۔ امت پر یہ آپؓ کا عظیم احسان ہے' اور تمام صحابہ نے اس کام میں اس کی تائید اور حمایت کی۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

''عثمانؓ کے معاملہ میں کوئی بات ان کی بھلائی کے سوا نہ کہو' کیونکہ اللہ کی قسم! انہوں نے مصاحف کے معاملہ میں جو کام کیا' وہ ہم سب کی موجودگی میں مشورے سے کیا۔'' ۸۰ے

تلاوت میں آسانی پیدا کرنے کے لئے جو اقدامات کئے' وہ مندرجہ ذیل ہیں:

نقطے: اہل عرب میں ابتداءً حروف پر نقطے لگانے کا رواج نہیں تھا اور پڑھنے والے اس طرز کے اتنے عادی تھے کہ انہیں بغیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقطوں کے تحریر پڑھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی تھی۔ حضرت عثمانؓ نے جو نسخے عالم اسلام کے مختلف حصوں میں بھیجے تھے' ان کے ساتھ قاری بھی بھیجے گئے تھے جو انہیں پڑھنا سکھا سکیں۔

حرکات: نقطوں کی طرح شروع میں قرآن کریم پر حرکات (زیر۔زبر۔پیش) بھی نہیں تھیں۔

احزاب یا منزلیں: صحابہ اور تابعین کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر ہفتے ایک قرآن ختم کر لیتے تھے' اس مقصد کے لئے انہوں نے روزانہ تلاوت کی ایک وافر مقدار مقرر کی ہوئی تھی جیسے "حزب" یا "منزل" کہا جاتا ہے۔ اس طرح پورے قرآن کو کل سات احزاب میں تقسیم کیا گیا تھا۔

اجزاء یا پارے: آج کل قرآن کریم تیس اجزاء پر منقسم ہے' جنہیں تیس پارے کہا جاتا ہے۔ یہ پاروں کی تقسیم معنی کے لحاظ سے نہیں' بلکہ بچوں کو پڑھانے کے لئے آسانی کے خیال سے تیس (30) مساوی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضرت عثمان نے مصاحف نقل کراتے وقت انہیں تیس مختلف صحیفوں میں لکھوایا تھا' لہٰذا یہ تقسیم آپ ہی کے زمانہ کی ہے۔

اخماس اور اعشار: قرآن اولیٰ کے قرآنی نسخوں میں ایک اور علامت کا رواج تھا اور وہ یہ ہے کہ ہر پانچ آیتوں کے بعد (حاشیہ پر) نقطہ "خمس" یا "خ" اور ہر دس آیتوں کے بعد لفظ "عشر" یا "ع" لکھ دیتے تھے۔ پہلی قسم کی آیتوں کو اخماس اور دوسری قسم کی آیات کو اعشار کہا جاتا تھا۔

رکوع: "اخماس" اور "اعشار" کی علامتیں تو بعد میں متروک ہو گئیں' لیکن ایک اور علامت جو آج تک رائج چلی آتی ہے' رکوع کی علامت ہے اور اس کی تعین قرآن کریم کے مضامین کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ یعنی جہاں سلسلۂ کلام ختم ہوا' وہاں رکوع کی علامت (حاشیہ پر حرف ع) بنا دی گئی ہے۔

رموز اوقاف: تلاوت اور تجوید کی سہولت کے لئے ایک اور مفید کام یہ کیا گیا کہ مختلف قرآنی جملوں پر ایسے اشارے لکھ دیئے گئے جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس جگہ وقت کرنا (سانس لینا) کیسا ہے؟ ان اشارات کو رموز اوقاف کہتے ہیں۔ اھ

حضرت عثمانؓ کے مذکورہ بالا کارنامے کے بعد امت کا اس پر اجماع ہے۔

قرآن مجید کی اشاعت عام کر کے حضرت عثمان نے فروغ تعلیم اور فہم قرآن کی تحریک کو بہت تقویت پہنچائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بچپن ہی سے درسگاہ نبوت میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ خود ان سے روایت ہے کہ میں روزانہ صبح کو معمولاً بارگاہ نبویؐ میں حاضری دیا کرتا تھا اور تقرب کا یہ درجہ میرے سوا کسی اور کو حاصل نہ تھا۔ اکثر سفر میں بھی سفر کے متعلقہ شرع احکام سے واقفیت حاصل ہوئی تھی۔ ۸۲

آپ کے تقرب کی بنا پر خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔ بعض موقعوں پر آیتوں کی تفسیر فرماتے تھے۔ آپؓ نے چند مخصوص حدیثیں بھی قلمبند کر لی تھیں۔

غرض حضرت علیؓ نے ابتداء میں علم و فضل کے گہوارہ میں تربیت پائی تھی' اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں آپ غیر تجربہ اور علم و فضل کے مالک اور "وانا مدينة العلم وعلى بالیها" کے طغرائے خاص سے مقبول ہوئے۔

نوشت و خواند کی تعلیم بچپن ہی میں حاصل کی تھی۔ ظہور اسلام کے وقت جبکہ آپؓ کی عمر کم تھی' آپؓ لکھنا پڑھنا جانتے تھے' اس لئے ہی سے آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریری کام انجام دیتے تھے۔ کاتبان وحی میں آپؓ کا نام بھی شامل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو مکاتیب و فرامین لکھے جاتے تھے' ان میں بعض آپؓ کے دست مبارک کے لکھے ہوئے تھے۔ چنانچہ صلح نامہ آپؓ نے ہی تحریر فرمایا۔ ۸۳

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے میں سابقہ پرامن ماحول نہیں تھا' باہمی خانہ جنگی شروع ہو گئی تھی۔ مگر تحریکی تعلیم بدستور جاری رہی تھی۔ دیار و امصار کی مساجد میں حسب سابق درس و تدریس کی بساط جمی ہوئی تھی۔

نومسلم عجمیوں کی تعلیم کے دوران محسوس ہوا کہ عربی زبان کا سیکھنا ان کے لئے دشوار ہے' کچھ قواعد زبان معلوم ہونے چاہئیں۔ اس طرح علم نحو کی ضرورت کا احساس ہوا۔ حضرت علیؓ نے سب سے پہلے نحو کے اساسی نکات ابوالاسود دوئلی کو سکھائے۔ اس نقطہ آغاز سے بعد میں علم نحو مرتب ہوا' جس کے جاننے کے بعد غیر عربوں کے لئے عربی زبان کا سیکھنا آسان ہو گیا اور قرآن مجید کا پڑھنا آسان ہو گیا۔ حضرت علیؓ قرآن مجید کے بڑے عالم تھے اور نہایت فصیح اللسان خطیب تھے۔ ان کے خطبے بعد میں ایک کتابی شکل میں جمع کئے گئے۔ نہج البلاغہ اس کا نام ہے۔ حضرت علیؓ خود بھی قرآن پڑھاتے تھے۔ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علیؓ سے قرآن مجید پڑھا تھا۔

بہترین قاضی اور مفتی ہونے کے ساتھ حضرت علیؓ قرآن عزیز کے اسرار و رموز کے بھی عظیم عالم تھے۔ حضرت ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے:

"میں نے تفسیر قرآن کے متعلق جو کچھ بھی سیکھا' حضرت علیؓ سے سیکھا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابونعیم الحلیہ میں حضرت علیؓ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

”بخدا! مجھے ہر آیت کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ کس ضمن میں اور کہاں اتری۔ مجھے ذات باری نے روشن دماغ اور زبان گویائی بخشی ہے۔“

ابوالطفیل کا قول ہے:

میں نے بذات خود سنا کہ حضرت علیؓ خطبہ فرما رہے تھے:

”جو پوچھنا چاہو، پوچھ لو۔ خدا کی قسم! تم جو بات بھی پوچھو گے، میں وہی تمہیں بتاؤں گا۔ مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں دریافت کر لو۔ بخدا! کوئی آیت ایسی نہیں جس کے بارے میں مجھے علم نہ ہو کہ وہ دن کو اتری یا رات کو، میدان میں اتری یا پہاڑ پر۔“ ۸۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تابعین اور فہم قرآن

احنف بن قیسؒ (تابعی)

احنف بن قیس کے بارے میں یہ قیاس ہے کہ وہ شیخین کے زمانہ میں کسی وقت مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کی فضیلت کا میدان مسند علم کے بجائے خارزار سیاست تھا۔ وہ اپنے عہد کے عاقل، مدبر، حکیم اور علیم تھے۔ ۸۵

عام طور پر غیر معمولی عقل و دانش اور تدبر کے ساتھ زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت کا اجتماع کم ہوتا ہے، لیکن احنف بن قیس جس درجہ کے مدبر تھے، اس درجہ کا ہی ان میں زہد و تقویٰ تھا۔ ان کی عبادت کا ایک خاص وقت پردۂ شب تھا۔ جب دنیا خواب شیریں کا مزہ لیتی تھی، اس وقت وہ اپنے رب کے حضور میں اظہار معبودیت کرتے تھے، اسی وقت اپنے اعمال کا جائزہ لیتے تھے۔ ۸۶

قرآن کی تلاوت سے خاص شغف تھا۔ جب تنہائی ہوتی، فوراً قرآن لے کر بیٹھ جاتے۔ ۸۷

ان عبادتوں پر بھی پورا اعتماد نہ تھا، خدا سے دعا کرتے تھے: خدایا! اگر تو میری مغفرت کر دے تو تیری رحمت ہے، اگر سزا دے تو میں اس کا مستحق ہوں۔ ۸۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسود بن یزیدؒ

اسود بن یزیدؒ فضل وکمال اور زہد وعبادت کے لحاظ سے کوفہ کے ممتاز ترین علماء میں سے تھے۔حافظ ذہبی انہیں امام فقیہ، زاہد وعابد اور کوفہ کا عالم لکھتے تھے۔ ۸۹

امام نووی لکھتے ہیں ہ ان کی توثیق وجلالت پر سب کا اتفاق ہے۔ ۹۰

علم سے بڑھ کر آپ کا عمل یعنی زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت تھی۔تابعین کی جماعت میں آٹھ بزرگ زہد وعبادت میں زیادہ ممتاز اور مشہور تھے،ان میں سے ایک نام اسود بن یزید کا ہے۔ ۹۱

قرآن کی تلاوت ہمیشہ ان کا معمول رہا۔رمضان کے مہینے میں قرآن کا ورد بہت بڑھ جاتا تھا۔مغرب وعشاء کے درمیان سورہتے تھے۔اس کے بعد اٹھ کر ساری رات قرآن پڑھتے تھے اور دو راتوں میں ایک قرآن ختم کر دیا کرتے تھے۔ ۹۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جابر بن زیدؒ

جابر بن زید نے بہت بڑے علماء صحابہ سے استفادہ کیا تھا' لیکن جر الامۃ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی صحبت میں زیادہ رہے تھے۔اس تعلق سے وہ ''صاحب ابن عباس'' یعنی ابن عباس کے ساتھی کہلاتے تھے۔ان کے فیض محبت نے جابر بن زید کا دامن علم نہایت وسیع کر دیا تھا' اور وہ اپنے عہد کے ممتاز ترین علماہ میں سے تھے۔

حافظ ذہبی انہی علمائے اعلام میں لکھتے ہیں۔ ۹۳

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ان کی توثیق اور جلالت پر سب کا اتفاق ہے۔وہ ائمہ اور فقہاء تابعین میں سے ہیں۔ ۹۴

قرآن' حدیث' جملہ علوم میں انہیں یکساں کمال حاصل تھا۔علوم قرآنیہ میں خاص مہارت تھی۔ان کے استاد حضرت عبداللہ بن عباسؓ جو خود قرآن کے بہت بڑے عالم تھے' فرماتے تھے: اگر اہل بصرہ جابر بن زید کا قول اختیار کریں تو کتاب اللہ کے بارے میں ان کا علم نہایت وسیع ہو جائے۔ ۹۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن بصریؒ

حسن بصری ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جبکہ صحابہ کرام کی بڑی تعداد موجود تھی اور ایسے مقام پر ان کی نشو ونما ہوئی تھی جہاں کی گلی گلی علوم نبویؐ کا مخزن تھی۔ پھر انہیں صحبت ایسی میسر آئی جو تعلیمات اسلامی کا زندہ نمونہ اور اخلاق نبویؐ کی مجسم تصویر تھے' اس لئے ان کا دامن علم و عمل' فضل و کمال اور زہد و ورع جملہ اخلاقی اور روحانی مسائل و فضائل سے مالا مال تھے۔ علامہ ابن سعد لکھتے ہیں:

''كان الحسن جامعًا عالمًا عاليًا رفيعًا فقيهًا، عامرنًا، عابدًا، ناسعًا، كبير العلم فصيحا جميلا وسعيًا'' ۹۷

حسن بصری جامعہ کمالات تھے' وسیع العلم تھے' فصیح و بلیغ اور حسین و جمیل تھے۔ غرض وہ جملہ ظاہری اور باطنی نعمتوں سے مالا مال تھے۔

مفسر کی حیثیت سے انہوں نے کوئی خاص شہرت حاصل نہیں کی' لیکن تفسیر کی تعلیم انہوں نے بڑی محنت سے حاصل کی تھی۔ بارہ برس کی عمر میں وہ حافظ قرآن ہو گئے تھے۔

ابوبکر الہذ ابی کا بیان ہے کہ جب تک وہ ایک سورۃ کی تفسیر و تاویل اور شان نزول سے پوری طرح واقفیت حاصل نہ کر لیتے تھے' اس وقت تک آگے نہ بڑھتے تھے۔ ۹۸

اس محنت نے ان کو قرآن کا بڑا عالم بنا دیا تھا اور وہ تفسیر کا درس دیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داؤد بن دینارؒ

اگرچہ داؤد بن دینار کا پیشہ خیاطی تھا' لیکن یہ پیشہ انہیں تحصیل علم اور کسب کمال سے نہ روک سکا۔ انہوں نے خیاطی کے ساتھ ساتھ قرآن' حدیث اور فقہ میں اتنا کمال حاصل کرلیا کہ حافظ ذہبی انہیں امام' حافظ اور مفتی لکھتے ہیں:

قرآن کے ساتھ انہیں خاص شغف تھا۔ اس شغف کا باعث ایک خاص واقعہ ہوا جو خود انہی کی زبان میں یہ ہے کہ ایک مرتبہ میں طاعون میں مبتلا ہوا۔ بے ہوشی کی حالت میں مجھے نظر آیا کہ میرے پاس دو آدمی ہیں' ان میں سے ایک نے میری زبان کی جڑ کو اور دوسرے نے میرے تلوے کو دبایا' پھر ایک نے دوسرے سے پوچھا: کیا چیز حاصل ہوئی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: تسبیح و تکبیر اور کچھ مسجد کی طرف چلنا اور تھوڑی سی قرآن کی قرأت۔ میں نے اس وقت تک قرآن حاصل نہ کیا تھا' بیماری سے اٹھنے کے بعد میں ہمہ تن تعلیم قرآن کی طرف متوجہ ہو گیا اور اس کو حاصل کر لیا۔ ۹۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ربیع بن خثیمؒ

ربیع بن خثیم صاحب علم تابعین میں تھے' لیکن ان کے علم کی روشنی کو زہد وورع کے نور نے مدہم کر دیا تھا' یہی وجہ ہے کہ وہ علم سے زیادہ تقویٰ میں مشہور ہیں۔ جہاں تک ان کے علمی کمالات کا تعلق ہے' اس میں بھی وہ اپنے اقران میں ممتاز تھے۔ انہوں نے زمانہ ایسا پایا تھا جب علماء صحابہ کی بڑی تعداد موجود تھی' چنانچہ صحابہ میں انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ سے فیض اٹھایا تھا۔ ۱۰۰

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی صحبت ہوتی تھی جس نے معمولی معمولی انسانوں کو فیض علم سے جلا دے کر چمکا دیا۔ ربیع بن خثیم تو فطرتاً نہایت صالح اور صاحب استعداد تھے' اسلئے وہ حضرت ابن مسعودؓ کے علمی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوئے۔

ربیع بن خثیم کو قرآن' حدیث' فقہ' جملہ علوم میں بڑا مقام حاصل تھا۔ علمی حیثیت سے قرآن کے ساتھ زیادہ شغف تھا۔ قرآن کی تفسیر و تاویل و آیات قرآنی سے استدلال کا بڑا ملکہ تھا۔ اپنی واعظانہ تقریروں میں وہ نہایت موزونیت سے آیات قرآنی کو کھپاتے تھے' جس کا اندازہ ان کے مواعظ سے ہوتا ہے۔ ان کا وعظ عموماً یہ ہوتا تھا:

''اے خدا کے بندے! ہمیشہ بھلی بات کر' بھلائی پر عمل کیا کر' ہمیشہ بھلی خصلتوں پر رہا کر' اپنی مدت (حیات) کو زیادہ نہ سمجھ' اپنے قلب کو سخت نہ بنا اور ان لوگوں کے مصداق نہ بن جو کہتے ہیں ہم نے سنا' حالانکہ وہ نہیں سنتے۔'' ۱۰۱

لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وهم لا یسمعون ۱۰۲

ترجمہ: ''ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا' حالانکہ وہ نہیں سنتے۔''

اے بندۂ خدا! خدا نے اپنی کتاب میں جو علم تجھے عطا کیا ہے' اس پر اس کا شکر ادا کر اور جو اس نے تجھ کو نہیں دیا بلکہ اپنے لئے مخصوص رکھا ہے' اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کرو۔ اور بناوٹ نہ کر کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

(اے پیغمبر!) کہہ دے کہ میں اس پر تجھ سے کوئی اجر نہیں مانگتا' اور میں تکلیف کرنے والوں میں نہیں ہوں' قرآن دونوں عالموں کے لئے نصیحت ہے' اور وقت آئے گا جب تم کو اس کی حقیقت معلوم ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعید بن جبیرؒ

سعید بن جبیر نے گو اس زمانہ میں ہوش سنبھالا جب اکابر صحابہ کی بڑی تعداد اٹھ چکی تھی' پھر بھی باقیات صالحات میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت ابوسعید خدری سے فیض حاصل کیا۔

حضرت سعید بن جبیر نے مختلف صحابہ کی قراٗتیں حفظ کر رکھی تھیں اور ان کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اسماعیل بن عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر ماہ رمضان میں ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک رات حضرت ابن مسعودؓ کی قرأت کے مطابق پڑھتے' دوسری رات حضرت زید بن ثابتؓ کے مطابق اور اس طرح ہر رات جداگانہ انداز سے تلاوت کرتے۔ ۱۰۳

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مختلف قراٗتیں جمع کرنے کی بناء پر آپ قرآن کریم کے معانی و مطالب سے بھی پوری طرح آشنا ہو گئے تھے' مگر قرآن کریم کی تفسیر یا برائے بیان کرنے سے احتراز کیا کرتے تھے۔ ۱۰۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ القیمہ 75: 17
۲۔ الشوریٰ 42: 51
۳۔ حٰم السجدہ 41: 42
۴۔ آل عمران 3: 164
۵۔ محمد 47: 24
۶۔ اصول فہم قرآن۔ مولانا امین احسن اصلاحی (ص 7)
۷۔ تدبر قرآن۔ مولانا امین احسن اصلاحی (ص 35)
۸۔ البقرہ 2: 16
۹۔ سیارہ ڈائجسٹ۔ قرآن نمبر جلد دوم (ص 114)
۱۰۔ سیارہ ڈائجسٹ۔ قرآن نمبر جلد دوم (ص 114)
۱۱۔ العنکبوت 29: 69
۱۲۔ سیارہ ڈائجسٹ۔ قرآن نمبر جلد دوم
۱۳۔ محمد 47: 24
۱۴۔ البقرہ 2: 37
۱۵۔ الاخلاص 112: 1-4
۱۶۔ البقرہ 2: 21
۱۷۔ البقرہ 2: 22
۱۸۔ آل عمران 3: 2
۱۹۔ آل عمران 3: 18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ النساء4: 48

۲۱۔ النساء4: 80

۲۲۔ النساء4: 107

۲۳۔ الاحزاب33: 40

۲۴۔ الاحزاب33: 56تا57

۲۵۔ آل عمران3: 104

۲۶۔ آل عمران3: 169

۲۷۔ الشوریٰ42: 38

۲۸۔ الانبیاء21: 105

۲۹۔ الشعراء24: 151تا152

۳۰۔ المائدہ5: 24

۳۱۔ الاحزاب33: 32

۳۲۔ الشوریٰ42: 38

۳۳۔ النساء4: 135

۳۴۔ البقرۃ2: 168

۳۵۔ البقرۃ2: 172

۳۶۔ المائدہ5: 87

۳۷۔ البقرۃ2: 43

۳۸۔ بنی اسرائیل17: 29

۳۹۔ الذاریات51: 19

۴۰۔ البقرۃ2: 188

۴۱۔ البقرۃ2: 269

۴۲۔ طٰہٰ20: 114

۴۳۔ الحج23: 54

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۴ے السباء34: 6
۴۵ے البقرۃ2: 223
۴۶ے البقرۃ2: 187
۴۷ے البقرۃ2: 228
۴۸ے النساء4: 4
۴۹ے النحل16: 32
۵۰ے الرعد13: 5
۵۱ے الاعراف7: 147
۵۲ے مقدمہ۔ تفسیر ومفسرون
۵۳ے القیمہ75: 17
۵۴ے القیمہ75: 19
۵۵ے البقرہ2: 127 تا129
۵۶ے البقرہ2: 151
۵۷ے آل عمران3: 164
۵۸ے الجمعہ62: 2
۵۹ے الزمر39: 9
۶۰ے المجادلہ57: 11
۶۱ے النحل16: 43
۶۲ے آل عمران3: 187
۶۳ے العنکبوت29: 43
۶۴ے اخلاقیات نبویؐ۔ حکیم محمد سعید (ص68)
۶۵ے قدیم اسلامی مدارس۔ منور جہاں رشید (ص31)
۶۶ے صحیح بخاری۔ کتاب الکفالۃ (ص367)
۶۷ے صحیح بخاری۔ کتاب فضائل قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۸ الملل والنحل۔ابن حزم اندلسی (جلد دوم، ص178)

۶۹ النساء4: 18

۷۰ مستدرک حاکم (جلد سوم، ص74)

۷۱ المائدہ5: 114

۷۲ الفاروق۔ شبلی نعمانی (جلد سوم، ص622)

۷۳ الفاروق۔ شبلی نعمانی (جلد سوم، ص150)

۷۴ سیرت الفاروق۔سراج الدین احمد (ص245)

۷۵ آغاز اسلام میں مسلمانوں کا نظام تعلیم۔پروفیسر سید محمد سلیم (ص35-36)

۷۶ تفسیر طبری۔امام طبری (جلد اوّل، ص334)

۷۷ کنز العمال (جلد دوم، ص228)

۷۸ آغاز اسلام میں مسلمانوں کا نظام تعلیم۔پروفیسر سید محمد سلیم (ص38)

۷۹ کنز العمال (جلد دوم، ص228)

۸۰ اسلام کا نظام تعلیم۔ منشی عبدالرحمٰن خاں (ص106)

۸۱ فتح الباری۔ابن حجر عسقلانی (جلد نہم، ص15)

۸۲ معارف القرآن۔ مفتی محمد شفیع (جلد اوّل، ص44)

۸۳ مقدمہ ابن الصلاح (ص9)

۸۴ استیعاب (جلد اوّل، ص55)

۸۵ طبقات ابن سعد (جلد اوّل، ص67)

۸۶ طبقات ابن سعد (جلد اوّل، ص67)

۸۷ طبقات ابن سعد (جلد اوّل، ص68)

۸۸ تذکرۃ الحفاظ۔امام الذہبی (جلد اوّل، ص43)

۸۹ تہذیب الاسماء۔حافظ أبی زکریا (جلد اوّل، ص22)

۹۰ تذکرۃ الحفاظ۔امام الذہبی (جلد اوّل، ص43)

۹۱ طبقات ابن سعد (جلد ششم، ص48)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٩٢ تذکرۃ الحفاظ-امام الذہبی (جلد اوّل ص62)

٩٣ تہذیب الاسماء-حافظ أبی زکریا (جلد اوّل ص142)

٩٤ تہذیب التہذیب-حافظ ابن حجر عسقلانی (جلد دوم ص38)

٩٥ طبقات ابن سعد (جلد ہفتم ص15)

٩٦ شذرات الذہب (جلد اوّل ص137)

٩٧ تہذیب التہذیب-حافظ ابن حجر عسقلانی (جلد سوم ص204)

٩٨ تہذیب الاسماء-حافظ أبی زکریا (جلد اوّل ص131)

٩٩ طبقات ابن سعد (جلد ہفتم ص20)

١٠٠ تہذیب التہذیب-حافظ ابن حجر عسقلانی (جلد سوم ص242)

١٠١ الانفال:8: 3

١٠٢ طبقات ابن سعد (جلد ششم ص128)

١٠٣ طبقات ابن سعد (جلد ششم ص365)

١٠٤ تاریخ تفسیر ومفسرون-غلام احمد حریری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

تحریکات کا جائزہ

1- دی چلڈرن قرآن سوسائٹی
2- قرآن اکیڈمی
3- تحریک ”آؤ قرآن کی طرف“
4- قرآن انسٹیٹیوٹ
5- البلاغ فاؤنڈیشن
6- فہم القرآن انسٹیٹیوٹ

علاوہ ازیں

7- انٹرویوز
8- فہم قرآن کی مساجد میں کاوشیں
i) لاہور میں قیام پاکستان سے قبل
ii) لاہور کے موجود درس قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی چلڈرن قرآن سوسائٹی

تعارف:

ابتداء کیسے ہوئی؟

یہ ستمبر 1967ء کی بات ہے۔ظفر علی روڈ' گلبرگ-V لاہور میں رہائش رکھنے والے ریٹائرڈ کرنل محمد اقبال کا انتقال ہوا۔حضرت میاں میر کے قبرستان میں جسد خاکی کو تدفین کے لئے لے جایا گیا۔جنازے کے ساتھ جانے والوں میں ریٹائرڈ انجینئر پی-ڈبلیو-ڈی ویسٹ پاکستان خان بہادر محمد انعام اللہ خان' انارکلی کے دکاندار میاں عبدالمنان اور ایک صحافی محمد ظفیر ندوی بھی شامل تھے۔جسد خاکی کو لحد میں اتارنے میں ابھی تاخیر تھی۔یہ تینوں کیکر کے ایک درخت کے سایے تلے کھڑے تھے کہ اچانک خان بہادر محمد انعام اللہ خان پر رقت سی طاری ہوئی۔فرمانے لگے: ہم سب نے قبر میں ایک ایک کر کے اتر جانا ہے اور پھر قیامت کے روز اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔موت کی گھڑی معلوم نہیں کب آ جائے گی۔بہتر یہ ہے کہ سفر آخرت کیلئے ابھی سے زادِ راہ تیار کرنا شروع کر دیں۔خان بہادر صاحب کی بات ابھی ادھوری تھی کہ کرنل اقبال کے جسد خاکی کو لحد میں اتارا جانا لگا۔ہم سب آگے بڑھے اور مٹی دے کر اپنے اپنے گھروں کو چلے۔قُل پر ہم سب اکٹھے ہوئے۔تلاوت قرآن حکیم کے بعد میاں عبدالمنان نے اردگرد بیٹھے لوگوں سے مخاطب ہوئے' انتہائی کرب اور دکھ کے ساتھ کہا: جب ہم بچے تھے' رات کو سونے سے پہلے ہماری دادی اور نانی ایسی کہانیاں سناتی تھیں جن سے دل میں مذہب سے محبت بڑھتی تھی' بہادری اور شجاعت کا جذبہ ابھرتا تھا' راہ خدا میں جہاد کی تڑپ پیدا ہوتی تھی۔لیکن اب زمانے نے عجیب کروٹ لی ہے' معاشرہ ہی اتھل پتھل ہو گیا ہے۔ آج کی مائیں' دادیاں اور نانیاں اپنے جگر گوشوں کو بڑے فخر کے ساتھ پریوں' جنوں اور جانوروں کی کہانیاں سناتی ہیں جن سے بچوں کے دل میں خوف اور بزدلی کا تصور ابھرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہماری نئی پود دین سے بیگانہ ہوتی جا رہی ہے۔

میاں عبدالمنان کی بات دل پر اثر کر گئی۔اس مہینے ان کی اقامت گاہ 220-ظفر علی روڈ' لاہور درد مند دلوں پر اثر کر گئی۔اسی مہینے دل رکھنے والوں کا مختصر سا اجتماع ہوا جس میں معروف ماہر آثار قدیمہ جناب ولی خان اور خان بہادر خواجہ عبدالغفور بھی شریک ہوئے۔اس اجتماع میں ہی چلڈرن قرآن سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی اور یہ قرار پایا کہ یہ سوسائٹی بچوں اور بڑوں کیلئے جو کم پڑھے لکھے ہیں' آسان اردو میں ایسی کتابیں شائع کرے گی جنہیں پڑھ کر ہماری نئی نسل میں جذبۂ ایمان پیدا ہو اور وہ جذبۂ جہاد سے سرشار ہوں' بہادر اور شجاع بنیں اور سچے مسلمان بن کر معاشرے کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیں اور یہ بھی طے پایا کہ چونکہ مقصود دین کی خدمت ہے' اس لئے یہ کتابیں انتہائی مؤثر اور دیدہ زیب ہونے کے ساتھ ساتھ کم لاگت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر معاشرے میں پھیلائی جائیں۔ اس اجتماع میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ مساجد اور مدارس میں باترجمہ قرآن حکیم ناظرہ پڑھانے کا اہتمام کیا جائے اور اس کے تمام اخراجات سوسائٹی ادا کرے گی۔

اس کے بعد سوسائٹی رجسٹرڈ کرالی گئی۔ قواعد و ضوابط بھی طے ہو گئے۔ چنانچہ سوسائٹی نے یہ ابتدائی مرحلہ طے کرنے کے بعد اپنی منزل کی طرف سفر کا آغاز کیا۔

چیئرمین خان بہادر محمد انعام اللہ خان کو چنا گیا۔ قواعد و ضوابط کے مطابق صدر کا انتخاب ہر تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ صدر اپنی صوابدید کے مطابق جنرل سیکرٹری اور عملہ کے ارکان کا چناؤ کرتا ہے۔ چنانچہ سوسائٹی کے پہلے سیکرٹری جنرل میاں عبدالمنان مقرر ہوئے۔ عملہ میں محمد ظفیر ندوی، خان بہادر عبدالغفور، میاں عبدالستار فاروقی ریٹائرڈ چیف انجینئر ریلوے شامل تھے۔ میاں عبدالمنان کے انتقال کے بعد شیخ مختار احمد سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ انہوں نے دن کے فروغ کے جذبے کے تحت 14-وحدت روڈ پر واقع اپنا بہت بڑا دفتر سوسائٹی کو بلا معاوضہ دیا ہوا ہے۔ ابتداء میں شریک سفر بہت تھوڑے بلکہ انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے، لیکن بعد میں ان کی تعداد بڑھنے لگی۔ خان بہادر محمد انعام خان، میاں عبدالمنان، محمد ظفیر ندوی، مقبول انور داؤدی، شیخ مختار احمد، ڈاکٹر کرنل نجیب اللہ، ڈاکٹر نسیم الدین، خان بہادر خواجہ عبدالغفور، شیخ عبدالحمید، لیفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد ایوب، عبدالوحید پاشا، مسٹر جسٹس انوار الحق، یوسف علی صدیق، پروفیسر مزمل احسن شیخ، میجر اقبال احمد خان، محمد زمان خان، پروفیسر عمر فاروق، ملک مبارک احمد، سید فیض عمر اور آصف فاروق ایڈووکیٹ نے سوسائٹی کے مقاصد آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان میں خان بہادر محمد انعام اللہ خان، میاں عبدالمنان، مقبول انور داؤدی، خان بہادر خواجہ عبدالغفور، شیخ عبدالحمید اور ولی اللہ خان آج ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔

سکولوں میں ناظرہ قرآن:

چلڈرن قرآن سوسائٹی نے اپنے قیام کے بعد یہ تحریک چلائی ہے کہ تمام سکولوں میں بچوں کو ناظرہ قرآن حکیم پڑھایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی سمجھایا جائے۔ اس سلسلے میں سوسائٹی نے جناب صدر مملکت، گورنروں اور متعلقہ وزراء کو عرض داشتیں ارسال کیں۔ نیز لاکھوں کی تعداد میں ہینڈ بل اور پوسٹر شائع کئے تاکہ لوگوں کو قرآن حکم ناظرہ بڑھانے کے لئے ارباب اقتدار پر زیادہ سے زیادہ زور ڈالا جائے۔

الحمدللہ سوسائٹی کی یہ کاوش کامیاب ہوئی۔ حکومت نے ہمارا مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے سکولوں میں ناظرہ قرآن کی تدریس کا حکم دے دیا ہے۔ لیکن نہایت دکھ سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس پر کماحقہٗ عمل نہیں ہو رہا۔

سوسائٹی کا اشاعتی کام:

سوسائٹی نے اب تک 41 کتب شائع کی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور روزمرہ زندگی اسلامی طریقوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابق گزارنے کیلئے معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ پہلی چھ کتابیں قرآن کی تعلیمات' رسول اکرمؐ کی حیات طیبہ' صحابہ کرامؓ و صحابیاتؓ کی زندگی پر مشتمل ہیں۔ یہ اپنے قول و فعل میں چلتے پھرتے قرآن تھے۔

دوسری کتابیں قصص القرآن کے نام سے شائع ہوئی ہیں۔ ان کتابوں میں جن پیغمبروں کا ذکر قرآن حکیم میں حضرت آدمؑ سے لے کر آخری نبی حضرت محمدؐ تک ہے' ان کے متعلق معلومات قرآن کی روشنی میں مہیا کی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان نیکوکار قوموں کا ذکر ہے جنہوں نے پیغمبروں کی نصیحت اور ہدایت پر ایمان لا کر اللہ کے احکامات کی پابندی کی اور اور کامیاب ہوئے اور ان قوموں کا بھی جو اپنی بداعمالیوں اور نافرمانی کے سبب اللہ کے قہر سے ملیامیٹ ہو گئیں۔ یہ قرآنی داستانیں بچوں اور بڑوں کے لئے تازیانہ عبرت ہیں۔

باقی 21 کتب اللہ کے قرآنی احکامات' عبادات' مذہبی و علمی معلومات' روزمرہ زندگی کے سنہری اصول وغیرہ پر مبنی ہیں۔

سوسائٹی کا مقصد دین کی تبلیغ ہے' اس لئے تمام کتب اصل لاگت سے کم قیمت پر مہیا کرتی ہے اور مفت بھی تقسیم کرتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفیض ہو سکیں اور کتب سب کی دسترس میں ہوں۔ سوسائٹی دینی مدارس' مساجد' ہسپتالوں' جیلوں' یتیم خانوں میں جہاں ان کتابوں کو پڑھانے کا انتظام ہے اور سکولوں کی قرآن سوسائٹیوں کو کتب مفت تقسیم کرتی ہے۔ اب تک لاکھوں کتابیں مفت دی جا چکی ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

41 کتابوں کی اشاعت کے ساتھ قرآن مجید کا آسان اردو ترجمہ بامحاورہ بھی علیحدہ سپاروں اور مکمل جلد کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ چنانچہ سوسائٹی نے علیحدہ علیحدہ سپارے مع ترجمہ شائع کئے ہیں جو بغیر ترجمہ کے سپاروں کی عام قیمت سے نصف قیمت پر مہیا کئے جاتے ہیں۔ سپاروں کے ایک صفحہ پر عربی متن ہے' اس کے سامنے دوسرے صفحہ پر کمپیوٹر پر ٹائپ شدہ اردو ترجمہ بہت جلی الفاظ میں موجود ہے۔ یہ ترجمہ سوسائٹی کی مجلس عامہ کے رکن کرنل ڈاکٹر محمد ایوب خان نے کیا ہے۔ ہدیہ فی سپارہ 60 روپے ہے۔ مجلد قرآن کا ہدیہ 250 روپے ہے۔

انگریزی کتب:

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں' ان کے بچوں اور اسلام کے بارے میں معلومات کے خواہشمند غیر مسلموں کیلئے سوسائٹی نے اپنی کتب کو انگریزی زبان میں منتقل کرنے کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے۔ سوسائٹی کی سب سے پہلی کتاب "سب سے زیادہ مہربان انسان" کا ترجمہ The Kindest of men کے نام سے کیا گیا ہے۔ یہ کتاب آرٹ پیپر پر شائع ہوئی ہے۔

ماہنامہ "کوثر":

سوسائٹی نے ایک ماہنامہ "کوثر" جاری کیا ہے۔ یہ بچوں اور بڑوں کیلئے یکساں مفید ہے اور مناسب ہے۔ اس میں مذہبی تعلیم کے علاوہ سائنسی مضامین' تاریخی واقعات' سوالنامے اور دیگر معلومات بھی بہت دلچسپ طریقے سے شامل کی جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر گھر میں اس رسالے کو پسند کیا جاتا ہے اور لوگ اس کے سالانہ ممبر بن کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ غیر ممالک میں مسلمان بڑی تعداد میں منگواتے ہیں۔ اس کا سالانہ چندہ صرف پچاس روپے ہے اور رابطہ کیلئے پتہ 72- عمر دین روڈ لاہور ہے۔

مساجد میں جمعرات سکول:

جب بچوں کو قرآن مجید پڑھایا جائے تو ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ بھی سمجھایا جائے' اس مقصد کیلئے سوسائٹی نے مسجدوں میں اس شرط کے ساتھ اپنی 26 کتابوں کا ایک سیٹ اور تیس پارے (اردو ترجمہ والے) انتہائی رعایتی قیمت پر فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ معلم ہر جمعرات کو قرآن حکیم کا درس دینے کے بجائے بچوں کو سوسائٹی کی کتب پڑھا کر سنایا کریں گے یا کسی بچے سے پڑھو کر دوسروں کو سنایا کریں گے اور قرآن حکیم ناظرہ پڑھاتے وقت یا حفظ کراتے وقت آیات کا اردو میں مفہوم بھی سمجھائیں گے۔

سوسائٹی کی شاخیں:

سوسائٹی نے ملک بھر میں اپنی شاخیں کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پنجاب میں اب تک 20 برانچیں قائم ہو چکی ہیں' تاہم ان میں سے چند ہی فعال ہیں۔ جو برانچیں مستعدی کے ساتھ کام نہیں کر رہیں' ان سے درخواست ہے کہ اللہ کے نور کو گھر گھر پھیلانے کیلئے اس کام میں مستعد ہو کر ہماری مدد کریں۔

تعداد کتب اور سپارے:

☆	کل تعداد کتب شائع شدہ	=	790400
☆	تعداد سپارے شائع شدہ	=	922000
☆	تعداد سپارے مفت تقسیم	=	97900
☆	تعداد گلدستہ نماز مفت تقسیم	=	27500
☆	تعداد چارٹ مفت تقسیم	=	51300

دی چلڈرن قرآن سوسائٹی کے قیام کا مقصد:

نونہالان ملت کو ابتداء ہی سے آسان اور دلکش پیرائے میں قرآن کی دعوت اور اس کے اہم مضامین سے روشناس کروانا ہے تا کہ ان کے دلوں پر قرآن کی عظمت کا نقش قائم ہو جائے اور وہ بڑے ہو کر قرآن کی علمی وفکری اور سنت رسولؐ کی عملی رہنمائی میں جدوجہد کرتے ہوئے ملک وملت اور دین حق کا نام روشن کر سکیں۔

۱۔ حوالہ جات۔ پراسپکٹس دی چلڈرن قرآن سوسائٹی

۲۔ ماہنامہ "کوثر"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن اکیڈمی

زیر اہتمام:

انجمن خدام القرآن 36-کے' ماڈل ٹاؤن-لاہور   فون:5869501-03

پس منظر:

مرکزی انجمن خدام القرآن- جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے' خدمت قرآنی کا ایک ادارہ ہے۔ اسے عام معنوں میں محض ایک ادارہ سمجھنا درست نہ ہوگا' بلکہ حقیقت میں یہ ایک تحریک ہے۔ رجوع الی القرآن کی تحریک' لوگوں کو قرآن حکیم اور اس کی تعلیمات کی طرف متوجہ کرنے کی تحریک! مرکزی انجمن خدام القرآن کا قیام آج سے تقریباً 20 سال قبل 1972ء میں عمل میں آیا۔ اس ادارے کے بانی اور صدر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ہیں' جن کی شخصیت نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون پاکستان بھی جہاں کہیں اردو دان طبقہ موجود ہے' محتاج تعارف نہیں۔ دروس قرآن اور خطبات و تقاریر کے ذریعے لوگوں کو اور بالخصوص پڑھے لکھے نوجوانوں کو قرآن حکیم کی تعلیمات اور اس کے حکم و معارف کی جانب متوجہ کرنا اور اس حوالے سے انہیں نہ صرف ان کی دینی ذمہ داریاں یاد دلانا بلکہ انہیں ذمہ داریوں کی ادائیگی پر آمادۂ عمل کرنے کی کوشش کرنا ان کی زندگی کا اہم ترین مقصد ہے۔

محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے 1967ء میں ماہنامہ ''میثاق'' میں ''اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنے کا اصل کام'' کے نام سے ایک مبسوط مقالہ تحریر فرمایا تھا جو بعد میں کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔ اس مقالے میں نہ صرف احیائے اسلام کیلئے صحیح اور مثبت لائحہ عمل کی نشاندہی کی گئی تھی' بلکہ اس کے ذیل میں ایک ''قرآن اکیڈمی'' کے قیام کی تجویز بھی پیش کی گئی تھی۔

محترم ڈاکٹر صاحب پر اللہ کا یہ خصوصی احسان ہوا کہ جو لائحہ عمل انہوں نے پیش کیا تھا' اس پر باقاعدہ جدوجہد کی توفیق اللہ رب العزت نے عطا فرمادی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اللہ کی تائید و نصرت کے بھروسے پر تن تنہا کام کا آغاز کر دیا۔ ابتداءً انہوں نے لاہور میں متعدد مقامات پر ''حلقہ ہائے مطالعۂ قرآن'' کا آغاز کر دیا۔ درس قرآن کے حلقے قائم کرنے کے ساتھ ہی ''دارالاشاعت الاسلامیہ'' کے نام سے ایک ذاتی اشاعتی ادارے کی تشکیل کے ذریعے علوم قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت کی سعی کا آغاز کر دیا اور ''سلسلۂ اشاعت قرآن اکیڈمی'' کے عنوان سے پے در پے کئی کتابچے اس مقصد سے شائع کئے کہ اس کام کی اہمیت بھی لوگوں پر واضح ہو اور اس کا استدلالی پس منظر بھی نگاہوں میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے محترم ڈاکٹر صاحب کی مساعی کو اس درجے مشکور فرمایا کہ بہت کم مدت میں درس و تدریس اور تعلیم و تعلم قرآن کا سلسلہ لاہور اور بیرون لاہور بڑی تیزی سے وسعت پذیر ہونے لگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجۃً ایک جانب کچھ باہمت نوجوان اپنے اوقات کی متاع عزیز اور قوتوں کا اثاثہ لے کر اس کام میں تعاون کیلئے آمادۂ کار ہو گئے اور دوسری جانب کچھ حضرات مالی تعاون کے ذریعے اس کام میں شرکت کے خواہاں ہوئے۔

چنانچہ انہوں نے محترم ڈاکٹر صاحب کے پیش نظر کاموں میں تعاون کیلئے کمر ہمت کس لی اور اس طرح 1972ء میں ''قرآن حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے پر تشہیر'' اور ''قرآن اکیڈمی'' کے مجوزہ خاکے کو عملی شکل دینے کے لئے ''مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور'' کے نام سے ایک باقاعدہ ادارے کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔

قرآن کالج کے نام سے اس اہم تعلیمی منصوبے کا آغاز 1987ء سے کیا گیا۔ اس مقصد کیلئے 1985ء میں ''قرآن اکیڈمی'' ماڈل ٹاؤن سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر نیو گارڈن ٹاؤن کے اتاترک بلاک میں ساڑھے پانچ کنال کا ایک پلاٹ حاصل کر لیا گیا تھا۔ کالج کی تعمیر کے بعد پہلے جو تعلیمی و تدریسی کام اکیڈمی کے ذمہ تھا' اب قرآن کالج کو منتقل ہو چکا ہے۔ ابتداء میں صرف بی۔ اے کی کلاسیں شروع کی گئیں تھیں جن کیلئے دو سال کی جگہ تین سال کا عرصہ متعین کیا گیا ہے۔ اس اضافی تربیتی سال میں عربی اور جامعہ دینی نصاب پڑھایا جاتا ہے اور بقیہ دو سال میں بی۔ اے کے مضامین۔ 1989ء سے ایف۔ اے کی کلاسیں بھی شروع کر دی گئیں۔ ایف۔ اے میں داخلہ لینے والوں کیلئے بی۔ اے تک کورس جس میں دینی نصاب بھی شامل ہے' پانچ سال میں مکمل کرا دیا جاتا ہے۔

قیام کا مقصد:

منبع ایمان......... اور......... سرچشمۂ یقین قرآن حکیم کے علم و حکمت کے وسیع پیمانے......... اور اعلیٰ سطح پر تشہیر و اشاعت ہے۔

اغراض و مقاصد:

رجوع الی القرآن کا مقصد یہی ہے کہ ایسے حضرات کو جو بی۔ اے اور ایم۔ اے تک دینوی تعلیم حاصل کر چکے ہیں' انہیں بنیادی علوم سے مسلح کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کیلئے ضروری ہوں۔ گویا نو ماہ کے عرصے میں طلبا کو

عربی زبان کی تعلیم و ترویج:

کی جاتی ہے۔ انہیں اتنی عربی پڑھا دی جاتی ہے کہ عربی زبان کے قواعد پر انہیں بہت حد تک عبور حاصل ہو جائے تاکہ پھر کچھ مزید اضافی محنت اور وقت لگا کر وہ یہ استعداد حاصل کر لیں کہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اس کا مفہوم بھی ساتھ ساتھ سمجھ میں آتا چلا جائے اور قرآن حکیم سے ہدایت و نصیحت اخذ کرنے کیلئے انہیں کسی ترجمے کا مرہون منت نہ ہونا پڑے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

II تجوید:

تجویز کے بنیادی عقائد سکھا کر انہیں اتنی مشق کرادی جائے کہ وہ قرآن کو صحیح طور پر پڑھ سکیں۔

III دین کا صحیح اور جامع تصور:

قرآن حکیم کے منتخب نصاف کے مطالعہ اور تدریس کے ذریعے دین کا صحیح اور جامع تصور واضح انداز میں پیش کیا جائے تا کہ طلباء پر واضح ہو جائے کہ ہمارا دین کیا ہے، وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور یہ کہ دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی عملی صورت کیا ہو سکتی ہے؟

IV علم حدیث وفقہ سے واقفیت:

علم حدیث کے بنیادی اصولوں اور علم فقہ کی صادیات سے طلبہ کو روشناس کرا دیا جائے تا کہ پھر آئندہ زندگی میں وہ اپنی اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق ان اہم دینی علوم میں پیش رفت کر سکیں اور اپنے دینی علوم کے دائرے کو مزید وسعت دے سکیں۔

V طلباء میں اہلیت پیدا کرنا:

طلباء میں اس بات کی اہلیت پیدا کرنے کی کوشش کرنا کہ وہ قرآن حکیم کے پیغام کو اور رجوع الی القرآن کی دعوت کو دوسروں تک پہنچا سکیں اور نبی کریمؐ کے اس فرمان مبارک کے کام کو آگے بڑھانے کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه

تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

علاوہ ازیں:

قرآن مجید کے مطالعہ کی عام ترغیب وتشویش۔

علوم قرآنی کی عمومی نشر واشاعت۔

ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم وتربیت جو تعلیم وتعلم قرآن کو مقصد زندگی بنالیں۔

''قرآن اکیڈمی'' کا قیام جو قرآن حکیم کے فلسفہ وحکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے۔

رجوع الیٰ القرآن کورس:

اس کورس میں داخلے اگست کے اواخر تک مکمل کر لئے جاتے ہیں۔تدریس کا آغاز یکم ستمبر اور اختتام اواخر مئی میں ہوتا ہے۔گویا یہ کورس کم وبیش نو (9) ماہ پر محیط ہے۔نصاب تعلیم اور طلبہ کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے کورس کی تدریس کو دو مساوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصوں (سمسٹرز) میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تدریسی نظام کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

نصاب:

1- عربی گرائمر
2- عربی ریڈر
3- مطالعۂ قرآن حکیم کا منتخب نصاب
4- تذکیر بالقرآن (دورۂ ترجمہ قرآن)
5- تجوید و حفظ
6- ترکیب قرآن مع عربی گرائمر
7- علوم حدیث اور مطالعۂ حدیث
8- ضافی محاضرات

نظام اوقات:

پہلا سمسٹر	دوسرا سمسٹر
تجوید و حفظ	ترکیب قرآن مع عربی گرائمر
عربی ریڈر	ترجمہ قرآن
عربی گرائمر	علوم حدیث اور مطالعۂ حدیث
منتخب نصاب	منتخب نصاب
ترجمہ قرآن	اضافی محاضرات
اضافی محاضرات	

تعطیلات عید الفطر = 10 یوم تقریباً
تعطیلات عید الاضحیٰ = 10 یوم تقریباً

مرکزی انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام مختلف شعبہ جات کا تعارف:

مرکزی انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام دروس قرآن کے حلقوں' قرآن حکیم کی تعلیمات پر مبنی کتب و جرائد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاعت، صدر مؤسس کے خطبات اور تقاریر کے آڈیو/ویڈیو کیسٹس، کمپیوٹر سی ڈیز اور انٹرنیٹ کے ذریعے لوگوں کو قرآن حکیم کے علوم و معارف کی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داری سے آگاہ ہو کر ان سے عہدہ برآ ہونے کیلئے آمادۂ عمل ہو سکیں۔ ان امور کی انجام دہی کیلئے مرکزی انجمن میں جو نمایاں افراد اور شعبہ جات کام کر رہے ہیں، ان کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے:

صدر مؤسس	:	ڈاکٹر اسرار احمد صاحب
ناظم اعلیٰ	:	جناب قمر سعید قریشی صاحب
مدیر عمومی	:	جناب محمود عالم میاں

قرآن اکیڈمک (ڈائریکٹر۔ جناب حافظ عاطف سعید)

قرآن اکیڈمی کے درجہ ذیل چار نمایاں شعبوں کا مختصر تعارف کچھ یوں ہے:

1۔ اکیڈمک ونگ (مدیر اعلیٰ۔ سعید قاسم محمد)

یہ شعبہ عملاً ڈائریکٹر اکیڈمی کے زیر انتظام ہے۔ اس کے دو حصے ہیں:

الف: شعبہ مطبوعات (مدیر۔ جناب حافظ محمود خضر)

کتب و جرائد کی ایڈیٹنگ، کمپوزنگ اور طباعت کے تمام مراحل اس شعبہ کے ذمہ ہے۔ قرآن اکیڈمی، لائبریری اور شعبہ انگریزی اس سے منسلک ہے۔

ب: شعبہ تدریس (مدیر۔ جناب رشید راشد)

رجوع الی القرآن کورس اور شام کے اوقات میں جزوقتی کورسز کے انعقاد کا ذمہ دار یہ شعبہ ہے۔

2۔ مکتبہ انجمن (مدیر اعلیٰ۔ جناب نعیم الدین)

کتب و جرائد، آڈیو ویڈیو کیسٹس اور CDs کی فروخت اور ترسیل اس شعبے کے ذمہ داری ہے۔

3۔ شعبہ سمع و بصر (ناظم۔ جناب آصف حمید)

صدر مؤسس کے دروس قرآن، خطبات اور دیگر پروگرامز کی ریکارڈنگ اور آڈیو ویڈیو کیسٹس اور CDs کی تیاری کے علاوہ ویب سائٹ کا انتظام اور اسے اپ ڈیٹ کرنا اس شعبے کے فرائض میں شامل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4- شعبہ خط وکتابت کورس (ناظم - جناب چوہدری انوار الحق)

خط وکتابت کے ذریعہ تدریس کے حوالے سے یہ شعبہ نہایت اہم ہے۔اس کے تحت درج ذیل کورسز چل رہے ہیں:

1- قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی کورس

2- عربی گرائمر کورس (حصہ اوّل دوئم سوئم)

3- ترجمہ قرآن کریم کورس

قرآن آڈیٹوریم:

نیوگارڈن ٹاؤن لاہور کے اتاترک بلاک میں واقع قرآن آڈیٹوریم میں ہر ہفتہ بعد از نماز مغرب ہونے والا درس قرآن بھی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی تفہیم قرآن کے سلسلہ میں ہونے والی کوششوں میں سے ایک ہے۔تفہیم قرآن کے سلسلے میں بعض اہل خیر ڈاکٹر صاحب سے تعاون فرما رہے ہیں۔ایک صاحب نے وسن پورہ میں انجمن کو جگہ ہبہ کی تھی جس پر ''دارالقرآن'' کی عمارت تعمیر کر کے ناظرہ قرآن عربی کلاسز اور ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔اس کام کو مزید وسعت دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

شعبہ خواتین کی سرگرمیاں

حلقہ خواتین کا دینی تربیتی کورس:

حسب معمول اس سال بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں حلقہ خواتین کے زیر اہتمام دینی تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا۔اس کورس کا آغاز 1995ء میں کیا گیا تھا اور اس وقت سے ہر سال باقاعدگی سے یہ پروگرام منعقد ہو رہا ہے اور اس میں شرکاء کی تعداد 70 تک رہی ہے۔پچھلے سال کورس کا دورانیہ 17 جون تا 31 جولائی تھا اور اس میں 40 طالبات شریک ہوئیں جن میں سے 30 نے پروگرام مکمل کر کے اسناد حاصل کیں۔کورس میں شامل مضامین میں منتخب نصاب حدیث تجوید عربی گرائمر عربی بول چال اور ارکان اسلام تھے۔اس کے علاوہ فرسٹ ایڈ کی اضافی تدریس بھی شامل تھی۔اس کورس کیلئے عربی کی معلمہ خصوصی طور پر اسلام آباد سے بلوائی گئی تھیں۔تمام اساتذہ نے نہایت خلوص اور لگن کے ساتھ کورس مکمل کرایا۔دوران کورس مختلف ومفید موضوعات پر دروس کا اہتمام کیا گیا۔دوران کورس خاص بات جو بطور نتیجہ سامنے آئی وہ ستر وحجاب کے حوالے سے طالبات میں قابل قدر تبدیلیاں تھیں یعنی کچھ طالبات نے شرعی پردہ اور کچھ نے حجاب اوڑھنا شروع کر دیا اور رسومات و بدعات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پرہیز کرنے کا عہد کیا۔ ارکان اسلام کے حوالے سے بھی پروگرام بہت مفید تھا اور بہت سی غلطیوں کی نشاندہی کی گی جو بے سوچے سمجھے کی جاتی ہیں۔

مورخہ 31 جولائی کو تقریب اسناد کا اہتمام کیا گیا جس میں مہمان خصوصی ڈاکٹر اسرار احمد کی بیگم تھیں۔ اس موقعہ پر طالبات نے اپنی آراء کا اظہار کرتے ہوئے بہت سے مفید مشورے دیئے اور کہا کہ شارٹ کورسز سال بھر جاری رہنے چاہئیں۔ پرتکلف چائے کے ساتھ اس کورس کا اختتام ہوا۔

خواتین کا ماہانہ اجتماع:

ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے کو قرآن اکیڈمی کا ماہانہ اجتماع ہوتا ہے جس میں خواتین کی دینی تربیت اور علم میں اضافہ کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلامی مہینوں میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی مناسبت سے مختلف موضوعات پر لیکچرز اور گفتگو ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کے منتخب نصاب کا درس اور احادیث بھی بیان کی جاتی ہیں۔ یہ ایک بہت مفید اجتماع ہے جس میں قریباً 100 سے زائد خواتین ہر ماہ کی شرکت کرتی ہیں۔

ترجمہ قرآن اور تجوید کی کلاسز:

ہر پیر کو ترجمہ قرآن اور جمعرات کو تجوید اور منتخب نصاب کی کلاس ہوتی ہے۔ ان اجتماعات میں بھی خواتین کافی تعداد میں شرکت کر رہی ہیں۔

داخلہ لینے اور کورسز مکمل کرنے والوں کی تعداد:

جولائی 2000ء تا جون 2001ء — جولائی 2001ء تا جون 2002ء

1- قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس:

(الف) داخلہ لینے والوں کی تعداد	=	79	67
(ب) کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	=	26	14

2- عربی گرائمر کورس:

حصہ اوّل

(الف) داخلہ لینے والوں کی تعداد	=	111	121
(ب) کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	=	25	32

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دورۂ ترجمۂ قرآن 1998ء کو بحمد اللہ قبول عام حاصل ہوا ہے۔اس کی ویڈیو ریکارڈنگ پچھلے سال سے سٹیلائیٹ پر دیکھایا جارہا ہے۔اس طرح کیبل پر بھی بہت سی کمپنیاں اس پروگرام کو روزانہ چلا رہی ہیں۔اس کے علاوہ آڈیو ویڈیو کیسٹس، سی ڈیز اور وی سی ڈیز بھی بڑی تعداد میں پھیل رہی ہیں۔اس طرح ایک رائے یہ بھی آئی ہے کہ منتخب نصاف کو براڈ کاسٹ کوالٹی پر تیار کیا جائے اور اس کو نشر کرنے کا اہتمام کیا جائے اور اسی طرح اس کی آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز بھی تیار کی جائیں۔مئی 2002ء سے اتوار کے روز سے باقاعدہ نصاب کے دروس کا آغاز کیا گیا اور ساتھ ہی اس کی براڈ کاسٹ کوالٹی کی ریکارڈنگ بھی۔

نئی سی ڈیز

صبح انقلاب نبویؐ سی ڈی:

محترم صدر مؤسس نے ایک سال قبل قرآن آڈیٹوریم میں صبح انقلاب نبویؐ کے موضوع پر لیکچرز دیئے تھے۔ان لیکچرز کی ویڈیو کو ایک سی ڈی میں جمع کر کے سی ڈی تیار کر لی گئی ہے۔

خطابات جمعہ 4:

محترم صدر مؤسس کے خطابات جمعہ 1998ء سے انٹرنیٹ پر نشر کئے جا رہے ہیں جن کی تعداد 180 سے متجاوز ہے۔MP3 Format میں ایک سی ڈی کے اندر 40 خطابات جمعہ کو یکجا کیا گیا ہے۔مختلف مگر اہم موضوعات پر مشتمل خطابات جمعہ کی فی الحال تین سی ڈیز تیار کر لی گئی تھیں جن میں 120 خطابات جمعہ تھے۔گزشتہ سال کے دوران مزید 40 خطابات جمعہ پر مشتمل والیم-4 ترتیب دیا گیا ہے جو فروخت کے لئے دستیاب ہے۔پانچویں سی ڈی پر کام جاری ہے۔

منتخب نصاب (انگریزی) سی ڈی:

اردو زبان میں منتخب نصاف کو تو بفضلہ تعالیٰ بہت شرف عام حاصل ہوا ہے۔اس کے آڈیو کیسٹس تو لاکھوں کی تعداد میں پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں اور پچھلے دو تین سال سے اس کی سی ڈیز بھی ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں۔

پاکستان میں انگریزن دان طبقہ اور دیگر ممالک میں اس دعوت قرآنی کی تبلیغ کے پیش نظر محترم صدر مؤسس نے 1994ء میں ''نیو جرسی'' امریکہ میں ایک مطالعۂ قرآن مجید کا منتخب انگریزی زبان میں ریکارڈ کرایا تھا۔ان تمام دروس کو بھی کمپیوٹر پر اتار کر محفوظ کر لیا گیا ہے اور تمام ایڈیٹنگ کا کام بھی ہو گیا ہے۔یہ دروس اب دو سی ڈیز میں اکٹھے کر لئے گئے ہیں۔

دورۂ ترجمہ قرآن VCD:

بحمد اللہ صدر مؤسس کے دورۂ ترجمہ قرآن کو بہت قبول عام ہوا۔آڈیو ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز اور انٹرنیٹ کے ذریعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اب دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے۔تاہم کچھ عرصہ سے اس بات کی کمی محسوس کی جا رہی ہے کہ دورۂ ترجمہ قرآن کو ویڈیو سی ڈی پر منتقل کیا جائے اور اس میں قرآن مجید کا متن اور آیت نمبر بھی لکھا ہوا ہو۔لہٰذا تقریباً آٹھ ماہ کی مسلسل محنت سے یہ پراجیکٹ مکمل کیا جا چکا ہے۔108 ویڈیو سی ڈیز پر مشتمل یہ تیار ہو کر کافی تعداد میں فروخت کی جا چکی ہیں۔

انٹرنیٹ کا استعمال:

گزشتہ دو سالوں کے دوران بھی بحمد اللہ محترم صدر مؤسس کے خطابات اور منتخب دروس انٹرنیٹ پر تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ پر نشر ہوتے رہے۔اس طرح نئے مضامین اور پریس ریلیز بھی ویب سائٹ پر آویزاں کئے گئے۔ای۔میلز کی روزانہ وصولی اور ان کے جوابات ارسال کئے گئے۔

بحمد اللہ انٹرنیٹ کی سہولت سے محترم صدر مؤسس کے خطابات و تقاریر پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہر ہفتہ نہ صرف انٹرنیٹ پر سنتے ہیں بلکہ اس کی آڈیو کیسٹس بنا کر وسیع پیمانے پر تقسیم کرتے ہیں۔ان خطابات کے علاوہ انٹرنیٹ پر صدر مؤسس کا مکمل دورۂ ترجمہ قرآن' منتخب نصاب اردو اور منتخب نصاب انگریزی تمام کا تمام ساعت کیلئے دستیاب ہے۔علاوہ ازیں صدر مؤسس کی کئی انگریزی تصانیف بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔دیگر حضرات کے اہم مقالہ جات بھی افادہ عام کیلئے سائٹ پر رکھے گئے ہیں۔مرکزی انجمن و تنظیم اسلامی کے جرائد کے انٹرنیٹ ایڈیشن بھی باقاعدگی سے ویب سائٹ پر اپ بورڈ کئے جاتے ہیں۔

دورۂ ترجمہ قرآن 2001ء تقریباً سات گھنٹے delay کے ساتھ باقاعدگی سے پورے رمضان میں Up Load کیا گیا جس کو پوری دنیا میں بڑے شوق سے سنا گیا۔امریکہ میں تو ایک صاحب نے اس کو انٹرنیٹ سے اتار کر 2 سی ڈیز میں محفوظ کیا اور اس کو کاپی کر کے بہت سے لوگوں تک پہنچایا۔

تکنیکی معاونت:

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی شعبہ میں کوالٹی کنٹرول کا خاص خیال رکھا گیا۔ریکارڈ شدہ کیسٹ کو مختلف جگہوں سے سنا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کو ریپر میں سیل کر دیا جاتا ہے تاکہ کیسٹ مٹی' نمی وغیرہ سے متاثر نہ ہو۔

اراکین انجمن کی موجود تعداد:

مؤسسین و محسنین	=	404
مستقل ارکان	=	187
عام ارکان	=	453
کل تعداد	=	1044

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعبہ ہذا کی شاخیں:

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے خدمت قرآنی کے جس عظیم کام کا آغاز کیا' وہ لاہور شہر تک محدود نہیں رہا بلکہ دوسرے شہروں میں بھی اسی نہج پر انجمنیں قائم ہوئیں جنہیں مرکزی انجمن خدام القرآن سے منسلک قرار دیا جاتا ہے۔

انجمن خدام القرآن کراچی: 1976ء

موجودہ منسلک انجمنوں میں سے پاکستان میں پہلی منسلک انجمن کراچی میں قائم ہوئی۔ پچھلے سال شہر کراچی میں دو مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے۔ ان میں قرآن اکیڈمی یاسین آباد اور گلستان انیس کلب کے پروگراموں میں اوسطاً حاضری 400 سے متجاوز رہی۔ اس سے استفادہ حاصل کرنے والے حضرات وخواتین کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ مقامات پر یہ پروگرام منعقد ہوئے' ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مقام	مدرس
قرآن اکیڈمی' ڈیفنس	جناب قریش احمد مسعود
قرآن اکیڈمی' یاسین آباد	جناب انجینئر نوید احمد وغیرہ

انجمن خدام القرآن ملتان: 1990ء

ملتان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے منسلک انجمنوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

انجمن خدام القرآن فیصل آباد: 1990ء

1990ء میں اس کا قیام عمل میں آیا۔ انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے تاحیات صدر ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب زیادہ عرصہ بیرون ملک رہے۔ تاہم ان کی غیر موجودگی میں قائم مقام صدر خواجہ محمود اختر صاحب کی نگرانی میں انجمن کی سرگرمیاں جاری رہیں۔

انجمن خدام القرآن جھنگ: 1998ء

انجمن ہذا کا قیام نومبر 1998ء میں عمل میں آیا۔ تاہم اس کی رجسٹری میں حکومتی پابندی کی وجہ سے تاخیر ہوئی رہی' اس لئے اس کی سرگرمیاں زیادہ نمایاں نہ ہوسکیں۔ بالآخر رجسٹریشن کا مرحلہ اواخر مئی 2002ء میں عمل میں آیا۔

انجمن خدام القرآن اسلام آباد

انجمن خدام القرآن راولپنڈی اور اسلام آباد کے کل اراکین کی تعداد 55 ہے۔ دو اراکین نقل مکانی کر کے بیرون ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جا چکے ہیں۔اس کا صدر دفتر ملوڈی مارکیٹ میں ہے۔انجمن کے ماہانہ اجلاس جو کچھ عرصہ میں تعطل کا شکار تھے' اب باقاعدگی سے ہو رہے ہیں۔اس سال انجمن کے زیر اہتمام عظمت ثاقب صاحب کے مکان واقع F-10 میں دورۂ ترجمہ قرآن ہوا اور ماہ اگست 2002ء میں ایک ماہ کے لئے تفہیم دین کورس منعقد کیا گیا جس میں شرکاء کی تعداد 25 تا 35 افراد پر مشتمل تھی۔

انجمن خدام القرآن سرحد' پشاور: 1996ء

انجمن خدام القرآن سرحد' پشاور کا قیام 1996ء میں عمل میں آیا جس کا سٹی اجلاس 17 دسمبر 1996ء میں پشاور میں ہوا۔

انجمن سندھ۔کراچی' کلفٹن میں ایک وسیع پلاٹ پر مرکزی انجمن لاہور کی طرز پر ایک جامع القرآن اور قرآن اکیڈمی کی عمارت تعمیر ہو رہی ہے۔

"دار القرآن" وسن پورہ

مکان نمبر 1، اللہ بخش سٹریٹ نمبر 17، عمر دین روڈ، وسن پورہ لاہور۔ یہ جگہ ایک صاحب خیر نے کئی برس قبل مرکزی انجمن کو ہبہ کی تھی تاکہ یہاں تفہیم قرآن کا کوئی سلسلہ شروع کیا جائے۔ بحمد اللہ یہاں اس کام کیلئے ایک مرکز کی تعمیر ہو گئی ہے۔ تعمیراتی کام اوائل 1992ء میں شروع ہوا تھا۔ مئی 1992ء سے یہاں کتب و کیسٹ لائبریری کا آغاز کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی بچوں کو ناظرہ قرآن پاک پڑھانے کا مناسب انتظام بھی کیا گیا اور عربی کلاس کا اجراء بھی کر دیا گیا تھا۔

علاوہ ازیں ہر اتوار کو بعد از نماز مغرب یہاں درس قرآن کی ایک ہفتہ وار نشست ہوتی ہے۔

"مسجد مکتب" والٹن (پلاٹ نمبر 84' 8771 نزد مدینہ کالونی' اکیڈمی روڈ' والٹن' لاہور کینٹ)

یہ دس مرلے کا پلاٹ ایک اور صاحب خیر نے مرکزی انجمن خدا القرآن کو ہبہ کیا ہے تاکہ اس کو خدمت قرآنی میں استعمال کیا جائے۔جگہ کی تنگی کے پیش نظر دو منزلہ تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ بحمد اللہ تعمیری کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

مسجد کی تعمیر کیلئے پوری رقم ایک صاحب خیر نے ادا کی ہے۔امید ہے کہ آئندہ چند ماہ میں اس کی تکمیل ہو جائیگی اور درس و تدریس کے کام کا آغاز کیا جا سکے گا۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ منسلک انجمنیں صرف مقاصد کے اعتبار سے مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور سے منسلک ہوئی ہیں' ورنہ یہ اپنا دستور خود متعین کرتی ہیں اور اپنے انتظامی اور مالی امور میں بالکل آزاد ہیں۔

قرآن پاک پر تصانیف (ڈاکٹر اسرار احمد)

o مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- راہِ نجات (سورہ العصر کی روشنی میں)
- مطالعۂ قرآن حکیم کا منتخب نصاب
- قرآن اور امن عالم
- قرآن حکیم کی سورتوں کا اجمالی جائزہ
- دعوت رجوع الی القرآن
- قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں
- عظمت قرآن

تراجم:

- ماذا تحب علی المسلمین نجاۃ القراٰن (قرآن مجید کے حقوق کا عربی ترجمہ)
- حقوق قرآن بر مسلمان (قرآن مجید کے حقوق کا فارسی ترجمہ)
- مسلمانن تی قرآن مجید جا حق (قرآن مجید کے حقوق کا سندھی ترجمہ
راہ نجات (سندھی ترجمہ

- The obligations Muslims owt to the Qur'an
- The way of salavation in the light of Surah Al-Asr
- Rise & decline of Muslim Ummah
- The Qur'an and World Peace
- Islamic Renaissance - The real ask ahead
- The tregedy of Karbala
- Calling people unto Allah

ماہنامہ "حکمت قرآن"

مرکزی انجمن کی طرف سے ڈاکٹر اسرار کی ادارت میں یہ ماہنامہ پرچہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے جس میں قرآنی فکر کے حامل دینی موضوعات پر گراں قدر مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ محاضرات قرآنی میں پیش کئے جانے والے اہل علم و دانش کے وقیع مقالات بھی بالعموم ماہنامہ "حکمت قرآن" کی زینت بنتے ہیں۔ ماہنامہ "حکمت قرآن" میں "فکر اقبال" کی اشاعت کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے جو در حقیقت فکر قرآنی کی ہی ایک ایسی تعبیر پر مشتمل ہے جو دور جدید کی علمی سطح سے قریب تر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم کی ایک بلند پایہ علمی کتاب "Manifesto of Islam" کا سلیس اردو ترجمہ ''حکمت قرآن'' میں بالاقساط شائع کیا گیا ہے

اسی طرح ''لغات واعراب قرآن'' کے نام سے محترم پروفیسر احمد یار صاحب کا ایک نہایت اہم علمی مضمون سلسلہ وار شائع کیا جاتا ہے جس میں لغت واعراب کی تفصیلی بحث کے حوالے سے قرآنی آیات کے ایک ایک لفظ کی وضاحت شامل ہوتی ہے۔ بلاشبہ یہ بلند پایہ علمی وتحقیقی کام قرآن حکیم کی تفہیم کے ضمن میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔

تحریک کے نتائج:

الحمدللہ تحریک نے جس زور وشور سے اپنے تحریکی کام کا آغاز کیا تھا' آج بھی ویسے بلکہ اس سے بڑھ کر تحریک کے کارکن سرگرم عمل ہیں۔

بہت سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں سالانہ اس تحریک کے ذریعے قواعد' عربی گرائمر اور فہم قرآن حاصل کر رہے ہیں اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک ''آؤ قرآن کی طرف''

تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' قرآن وسنت کا پیغام گھر گھر پہنچانے کیلئے کوشاں ہے۔ جناب فتح اللہ خان صاحب تحریک کے چیئرمین اور سرپرست ہیں۔ اس مقصد کیلئے گزشتہ 5 سالوں سے پہلے دیوان خاص' قذافی سٹیڈیم لاہور اور اب تاج محل بینکویٹ ہال' بالمقابل قذافی سٹیڈیم' فیروز پور روڈ لاہور میں ہر اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک درس قرآن کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ پہلے ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب یہ درس دیا کرتے تھے' اب تقریباً ایک سال سے ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب اس سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پروگرام کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ ڈیڑھ گھنٹہ درس قرآن اور آدھ گھنٹہ حاضرین کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ ہر اتوار کو پچھلا درس مطبوعہ شکل میں سٹال پر دستیاب ہوتا ہے۔ ہر ماہ تحریک کا ترجمان رسالہ ماہنامہ ''تدبر قرآن'' شائع ہوتا ہے جس میں دیئے گئے دروس ترتیب وار شائع ہوتے ہیں۔

ان دروس کی آڈیو' ویڈیو کیسٹس بھی تیار ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب کی تقاریر کی آڈیو' ویڈیو کیسٹس بھی موجود ہیں۔

مولانا ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب نے علوم اسلامیہ کی تعلیم ملک کے نامور مدارس اور مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب سے حاصل کی۔ علوم جدید کے حصول کیلئے پنجاب یونیورسٹی سے گریجویشن' پوسٹ گریجویشن اور پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ڈاکٹر صاحب پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ مساجد کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے اور اسی حیثیت سے 2001ء میں ریٹائر ہوئے۔

پچھلے ایک سال سے آپ تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' سے وابستہ ہیں اور اسی تحریک کے ہفتہ وار پروگرام ''درس قرآن'' میں قرآن پاک کی تفسیر کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور اس میں آپ سورۃ المائدہ کی تفسیر مکمل کرنے کے بعد ان دنوں سورۃ الانعام کی تفسیر بیان فرما رہے ہیں۔

تحریک کے مقاصد:

تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' تمام تر سیاسی' گروہی اور مذہبی فرقہ بندیوں سے بالاتر ہو کر صرف قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنا چاہتی ہے۔ تحریک اس سلسلے کو مزید وسعت دے کر ایسے ادارے قائم کرنے کیلئے منصوبہ بندی کر رہی ہے جس میں دنیا اور دین کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہیں روزگار بھی ملے اور وہ ایک دیانت دار آدمی بن کر دین ودنیا کی خدمت کرنے لگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک کا آغاز:

اس تحریک نے دعوت دین کا آغاز 1996ء سے شروع کر رکھا ہے۔ پچھلے چار سال سے دیوان خاص' قذافی سٹیڈیم میں قرآن فہمی کا اہتمام کیا جاتا تھا اور اب یہی درس مستقل طور پر تاج محل بینکویٹ ہال' بالمقابل قذافی سٹیڈیم' فیروز پور روڈ لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ ان دروس کی آڈیو' ویڈیو' کتب اور تحریک کا رسالہ ماہنامہ ''تدبر قرآن'' باقاعدہ سے شائع ہو رہا ہے تاکہ لوگوں کو دین سے آگاہی حاصل ہو۔

جناب فتح اللہ خان صاحب جو تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' کے چیئرمین ہیں' بتاتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے کمال مہربانی سے مجھے دین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی اور میں نے قرآن وسنت کا بغور مطالعہ شروع کیا تو مجھے اپنی کوتاہیوں اور ذمہ داریوں کا احساس ہوا۔ میں نے سوچا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارا معاشرہ انسانوں کا معاشرہ ہوتے ہوئے خونخوار درندوں کا معاشرہ بن گیا ہے۔ ہر طرف دہشت اور بربریت کا دور دورہ ہے تو مجھے اس کی وجہ صرف ایک محسوس ہوئی کہ ہم دین سے بے بہرہ ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو یکسر فراموش کر کے مغرب کی تقلید کریں گے تو معاشرے کا یہی ڈھنگ ہوگا۔ مجھ سورۃ الذاریات کی اس آیت کا مفہوم سمجھ آیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> ''میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے کچھ رزق نہیں چاہتا اور نہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں''۔

تب مجھے پتہ چلا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد دنیا کمانا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کے متعین کئے ہوئے راستے پر چلنا ہے۔ دنیا تو محض چند روز کی ایک امتحان گاہ ہے' کوئی قیام گاہ نہیں' تو میں نے ایک تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' کی داغ بیل ڈالی تاکہ لوگوں کو قرآن کے احکام سے روشناس کرایا جائے۔ اللہ کے فضل وکرم سے یہ سلسلہ 5-6 سالوں سے جاری ہے۔ لیکن ان دروس القرآن کے دوران میں نے محسوس کیا کہ لوگوں کے پاس دین کو سمجھنے کیلئے وقت نہیں اور نہ ہی دین کو سیکھنے کی طلب ہے۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ایک ڈیوٹی لگائی ہے کہ اللہ کے دین کو سمجھنے' سمجھانے اور نافذ کرنے کیلئے جدوجہد کرنی چاہئے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

> ''پہنچاؤ میری طرف سے اگر تمہیں ایک آیت بھی آتی ہے''۔

تو میں نے دین سمجھنے' سمجھانے کے لئے ایک شارٹ کٹ راستہ اختیار کیا ہے کہ مختلف عنوانات کے تحت مختصر پمفلٹ کے ذریعہ قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ اس طرح آڈیو' ویڈیو کیسٹوں اور سی ڈیز کو بھی دین کی تبلیغ کا ذریعہ بنایا جائے۔ یہ پمفلٹ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس سے لوگوں کو دین سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے بس میں تو کچھ نہیں' اے اللہ! ہمارا کام تیری طرف قدم اٹھانا ہے' لیکن وہ بھی تیری توفیق سے' تیرے کرم سے۔ یا اللہ! اپنی یہ توفیق مزید بڑھادے۔ ہمیں ثابت قدم رکھ۔

آمین یارب العالمین

فتح اللہ خان

چیئرمین تحریک ''آؤ قرآن کی طرف''

تحریک کے اغراض ومقاصد:

1- لوگوں کو قرآن وسنت کی تعلیمات سے روشناس کرانا اور غلبۂ دین کیلئے جدوجہد کرنا۔

2- ابتدائی طور پر محلے کی سطح پر تنظیمیں منظم کرنا تاکہ لوگ قرآن وسنت کے احکامات سے روشناس ہوکر اپنے گھروں' محلوں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر حکومت کی مدد کے بغیر جہاں تک ممکن ہو' قرآن وسنت کے احکامات پر عمل پیرا ہوں۔

3- ایسے ادارے قائم کرنا جہاں لوگوں کو قرآن وسنت کی تعلیمات دی جائیں تاکہ نماز پڑھی جائے یا قرآن پڑھا جائے تو مطلب خود بخود سمجھ میں آجائے اور لوگوں کو اللہ کا پیغام بغیر کسی مدد کے پہنچ جائے۔

4- ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب' ڈاکٹر مولانا محمد اسلم صدیقی صاحب اور دوسرے دینی سکالرز کی کتب شائع کرنا۔ قرآن کی تفسیر ''نورالہدیٰ'' ان کے مختلف دروس کی آڈیو' ویڈیو' ویڈیو سی ڈیز اور کتب کی اشاعت کرنا تاکہ لوگوں کو قرآن کی تعلیمات سے آگاہی ہو۔

5- ایسے اشخاص کا چناؤ کرنا جو اپنے طور پر محلوں اور شہروں میں درس قرآن کا بندوبست کرسکیں۔

6- ایسے لوگ تیار کرنا جو ملک اور بیرون ملک لوگوں کو قرآنی عربی پڑھائیں' سمجھائیں اور درس قرآن دیں۔

7- ایسے اشخاص تیار کرنا جو بڑے بڑے سرکاری اور غیر سرکاری عہدوں پر فائز لوگوں کو تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' راغب کرسکیں اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیمات سے آگاہ کرسکیں۔

8- ایسے ادارے قائم کرنا جہاں اعلیٰ دینی اور دنیوی تعلیم کا انتظام ہو تاکہ بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق اور کردار پر بھی خاص توجہ دی جائے تاکہ حکومت کو بھی ایسے ادارے قائم کرنے کی ترغیب ہو۔

9- دین دار اور اہل خیر مخلصین کے مشورے سے ایک وسیع معاشی عمل کی ابتداء کرنا جس میں تحریک کے باصلاحیت تعلیم یافتہ نوجوان مواقع روزگار پاسکیں۔

مزید برآں غلبۂ دین کی راہ ہموار کرنے کیلئے دوستوں کے مشورے' جو اقدام کرنے کیلئے ناگزیر ہوں' ان کا اہتمام کرنا کیونکہ جب ایک جماعت بنتی ہے تو حالات وواقعات کے مطابق عمل کرنا ہوتا ہے اور کوئی چیز حتمی نہیں ہوتی۔ لیکن یہ ساری جدوجہد تمام تر سیاسی' سماجی' گروہی فرقہ بندیوں سے بلند ہوکر صرف اور صرف قرآن وسنت کے نظام کے فروغ کیلئے ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریق کار:

وہی ہوگا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنایا یعنی قرآن کے ذریعہ لوگوں کا تزکیہ کرنا اور لوگوں کو قرآن وسنت کے نظام کی طرف لے جانا۔

☆ جو لوگ قرآن وسنت کے ان احکامات سے متفق ہوں گے' انہیں ایک پلیٹ فارم کے ذریعہ یہ مواقع فراہم کرنا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں' شہروں' اندرون و بیرون ملک رہنے والے ایسے افراد کو مربوط کر سکیں جو اپنا قیمتی وقت' پیسہ' اپنی جگہ اس جہاد میں لگانا چاہتے ہوں۔

☆ اس تحریک کی ممبر شپ کیلئے کوئی ماہانہ' سالانہ چندہ نہیں ہوگا۔ لیکن یہ گذارش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ممبر بنایا جائے اور ماہنامہ "تدبر قرآن" اور دروس کی آڈیو ویڈیو کیسٹوں' سی ڈیز اور "نور الہدیٰ" کے زیادہ سے زیادہ سالانہ خریدار بنائے جائیں تاکہ یہ تحریک بغیر کسی چندے کے چل سکے۔

☆ مختلف جگہوں پر تحریک کے سنٹر قائم کئے جائیں تاکہ لوگوں کو کتب' آڈیو ویڈیو کیسٹس' سی ڈیز باآسانی مل سکیں۔

☆ ان سنٹروں میں آڈیو ویڈیو سننے' دیکھنے اور کتب پڑھنے کا بندوبست کیا جائے۔

☆ تحریک "آؤ قرآن کی طرف" اور ماہنامہ "تدبر قرآن" کی اشاعت کیلئے الحمدللہ ایک مرکز کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ پتہ درج ذیل ہے:

ابرار بزنس سینٹر' آفس نمبر 1' فرسٹ فلور' وحدت روڈ' لاہور ——— فون: 7532891 - 7532890

Web:www.cometoquran.org E-mail:zeblab@wol.net.pk

یہاں یہ بات واضح رہے کہ 1995ء میں ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب جو اس تحریک کے چیئرمین رہے ہیں' پچھلے سال ان کی شہادت ہوگئی ہے۔ آپ نے مختلف پروگرامز کروائے اور آپ نے سورۃ النساء تک درس قرآن دیا۔ آپ کے بعد یہ سلسلہ ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی نے جاری رکھا۔ جب ڈاکٹر صاحب نے سورۃ الاعراف کا اختتام کیا تو لوگوں کے اصرار پر انہوں نے سورۃ الفاتحہ سے تفسیر القرآن کا درس دوبارہ شروع کیا ہے' کیونکہ انہوں نے سورۃ المائدہ سے اس درس کا آغاز کیا تھا۔ اب ان کی تفسیری ڈیز' ڈیجیٹل آڈیو ویڈیو میں ریکارڈ کی جارہی ہے۔

فہرست آڈیو کیسٹ

تفسیر القرآن از ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب

والیم نمبر 1 سے 18 تک سورۃ الفاتحہ' سورۃ البقرۃ ہے۔

والیم نمبر 19 سے 31 سورہ آل عمران ہے۔

والیم نمبر 32 سے 44 تک سورۃ النساء ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر القرآن از ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب

والیم نمبر 45 سے 65 تک سورۃ المائدہ ہے۔

والیم نمبر 66 سے 89 تک سورۃ الانعام ہے۔

والیم نمبر 90 سے 116 تک سورۃ الاعراف ہے۔

والیم نمبر 117 سے 123 تک سورۃ الفاتحہ ہے۔

والیم نمبر 124 سے 134 تک سورۃ البقرہ' آیت 57 تک (16-11-03) (ہر ہفتہ اگلی آیات کا نیا والیم آجاتا ہے)۔

فہرست آڈیو کیسٹ

سلسلہ وار خطبات از ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی

امت مسلمہ کا مقصد حیات (اوّل' دوم)

امت مسلمہ کا مقصد حیات (سوم' چہارم)

امت مسلمہ کا مقصد حیات (پنجم' ششم)

سلسلہ سیرت النبی ﷺ

(i) ولادت رسول ﷺ کیسے منائیں؟

(ii) اتباع رسول ﷺ کی اہمیت اور اس کے تقاضے

(iii) حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

(iv) اطاعت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے (انفرادی زندگی میں)

(v) اطاعت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے (اجتماعی زندگی میں)

(vi) حب رسول ﷺ کا لازمی نتیجہ "حمیت رسول ﷺ"

(vii) نصرت رسول ﷺ اور ہماری ذمہ داریاں

سلسلہ قرآن اور ہم

(i) قرآن سے ہمارے تعلق کی موجودہ نوعیت

(ii) قرآن سے متعلق ہماری ذمہ داریاں (حصہ اول)

(iii) قرآن سے متعلق ہماری ذمہ داریاں (حصہ دوم)

(iv) ہمارے لئے مشعل راہ "حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرآن سے تعلق"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ شب معراج

(i) شب معراج اور اس کی حکمت (حصہ اوّل)
(ii) شب معراج اور اس کی حکمت (حصہ دوم)
(iii) شب معراج اور اس کی حکمت (حصہ سوم)
(iv) شب معراج اور اس کی حکمت (حصہ چہارم)

شب برأت کی حقیقت

سلسلہ رحمۃ اللعالمین

(i) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ اوّل)
(ii) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ دوم)
(iii) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ سوم)
(iv) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ چہارم)
(v) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ پنجم)
(vi) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ ششم)
(vii) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ ہفتم)
(viii) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ ہشتم)

سلسلہ وار خطبات از ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

عقائد

عبادات

اخلاقیات

معاملات

منتخب نصاب

وجود باری تعالیٰ اور شرک

فریضہ اقامت دین

جہاد فی سبیل اللہ (قتال)

جہاد فی سبیل اللہ (تبلیغ دین)

شرک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست ویڈیو کیسٹ

تفسیر القرآن از ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب

والیم نمبر 1 سے 18 تک سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ ہے۔

والیم نمبر 19 سے 31 سورہ آل عمران ہے۔

والیم نمبر 32 سے 44 تک سورۃ النساء ہے۔

تفسیر القرآن از ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی

والیم نمبر 45 سے 65 تک سورۃ المائدہ ہے۔

والیم نمبر 66 سے 89 تک سورۃ الانعام ہے۔

والیم نمبر 90 سے 116 تک سورۃ الاعراف ہے۔

والیم نمبر 117 سے 123 تک سورۃ الفاتحہ ہے۔

والیم نمبر 124 سے 134 تک سورۃ البقرۃ، آیت 57 تک (16-11-03) (ہر ہفتہ اگلی آیات کا نیا والیم آجاتا ہے)۔

فہرست ویڈیو سی ڈیز

سلسلہ وار خطبات از ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی

امت مسلمہ کا مقصد حیات (اوّل، دوم)

امت مسلمہ کا مقصد حیات (سوم، چہارم)

امت مسلمہ کا مقصد حیات (پنجم، ششم)

سلسلہ سیرت النبی ﷺ

(i) ولادت رسول ﷺ کیسے منائیں؟

(ii) اتباع رسول ﷺ کی اہمیت اور اس کے تقاضے

(iii) حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

(iv) اطاعت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے (انفرادی زندگی میں)

(v) اطاعت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے (اجتماعی زندگی میں)

(vi) حب رسول ﷺ کا لازمی نتیجہ "حمیت رسول ﷺ"

(vii) نصرت رسول ﷺ اور ہماری ذمہ داریاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ قرآن اور ہم

(i) قرآن سے ہمارے تعلق کی موجودہ نوعیت

(ii) قرآن سے متعلق ہماری ذمہ داریاں (حصہ اول)

(iii) قرآن سے متعلق ہماری ذمہ داریاں (حصہ دوم)

(iv) ہمارے لئے مشعل راہ "حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرآن سے تعلق"

سلسلہ شب معراج

(i) شب معراج اور اس کی حکمت (حصہ اوّل)

(ii) شب معراج اور اس کی حکمت (حصہ دوم)

(iii) شب معراج اور اس کی حکمت (حصہ سوم)

(iv) شب معراج اور اس کی حکمت (حصہ چہارم)

شب برأت کی حقیقت

سلسلہ رحمۃ اللعالمین

(i) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ اوّل)

(ii) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ دوم)

(iii) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ سوم)

(iv) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ چہارم)

(v) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ پنجم)

(vi) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ ششم)

(vii) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ ہفتم)

(viii) حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین (حصہ ہشتم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست کتب

تصانیف: ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی

-1 درس سورۃ الفاتحہ
-2 درس سورۃ المائدہ
-3 درس سورۃ الانعام
-4 درس سورۃ الاعراف
-5 معرفتِ حق کا سفر
-6 اندازِ بیاں اپنا
-7 سرودِ بندگی

تصانیف: ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

-1 نورالہدیٰ (پارہ نمبر 1 — الم)
-2 نورالہدیٰ (پارہ نمبر 2 — سیقول)
-3 نورالہدیٰ (پارہ نمبر 3 — تلك الرسل)
-4 نورالہدیٰ (پارہ نمبر 4 — لن تنالوا)
-5 اسلام کی چار بنیادیں
-6 چار تقاریر: ☆عقائد ☆عبادات ☆اخلاقیات ☆معاملات

تصانیف: ڈاکٹر محمد شریف چوہدری

-1 دستور القرآن (اردو)
-2 دستور القرآن (انگلش)
-3 نصوص القرآن (اردو)
-4 Injunctions of the Holy Quran

متفرق تصانیف

-1 شرک ایک کمزور رہائش گاہ (مصنفہ: خدیجہ کلیم اللہ)
-2 فریضہ اقامت دین کے لئے جماعت کی اہمیت (کتابچہ)
-3 فریضہ اقامت دین (غلبہ دین) (کتابچہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستقبل کے منصوبہ جات

اسلامک سینٹر:

ایک ایسے مرکز کا قیام عمل میں لانا جس میں انتہائی جدید تقاضوں پر دنیاوی اور دینی تعلیم کا ایک مکمل نصاب پڑھایا جائے جس سے فارغ التحصیل افراد دنیا کے کسی شعبے میں اور دین کے کسی میدان میں کسی بڑے سے بڑے سائنٹیسٹ سے لے کر جید عالم تک سے کسی طور پر کم نہ ہوں۔ جس میں قرآن پر جدید دور کے حوالے سے ریسرچ کی جا سکے۔

اسلامی چینل:

ایک ایسے اسلامی چینل کا قیام عمل میں لایا جائے جس کے ذریعے تمام عالم میں اسلامی تعلیمات کو ان کے بہترین انداز میں گھر گھر پہنچایا جائے اور جس میں ایسے پروگرام ہوں جو بچوں سے لے کر بوڑھوں تک اور گنوار سے لے کر جدید تعلیم یافتہ طبقہ تک کو مدنظر رکھ کر بنائے جائیں۔ جس میں دین کو اس کی اس شکل میں واپس لا کر پیش کیا جائے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن ہمیں دیکھاتا ہے۔

اسلامک ویب سائٹ:

ایک ایسی ویب سائٹ لانچ کی جائے جس میں دنیا کے تمام جید علماء کرام کسی خاص وقت میں ایک ساتھ آن لائن ہو کر ایک دوسرے سے قرآن اور اسلام کے متعلق ہونے والی تازہ ترین ریسرچ اور اس میں حائل مشکلات پر بات کر سکیں اور اسلامی دنیا کو درپیش مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔ اس ویب سائٹ سے عام لوگ انہیں جید علماء سے اپنے مسائل بھی دریافت کر سکیں اور آن لائن فتوے کی سہولت بھی لوگوں کو میسر ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن انسٹیٹیوٹ

ماضی۔حال۔مستقبل

تعارف:

"قرآن انسٹیٹیوٹ" کے نام سے یہ ایک تعلیمی اور رفاہی ادارہ ہے' جسے دردمند مسلمانوں نے قرآن فہمی کو عام کرنے کیلئے مارچ 1996ء میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس ادارے کی متعدد شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس ادارے سے ہزاروں افراد چار ماہ کی مختصر مدت میں عربی زبان میں براہِ راست قرآن کو سمجھنے کی صلاحیت حاصل کر چکے ہیں۔ اس مطالعہ نے ان کی اپنی زندگیوں میں ایک نکھار اور ان کے گھریلو ماحول میں ایک پاکیزگی پیدا کر دی ہے۔ "قرآن انسٹیٹیوٹ" کے سینکڑوں فیض یافتہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب ایک کارواں کی شکل اختیار کر چکے ہیں' جن کی اجتماعی کوششوں سے کتاب و سنت کو سائنٹیفک بنیادوں پر سمجھنے کی ایک اجتماعی تحریک پیدا ہو چکی ہے۔ "قرآن انسٹیٹیوٹ" کی انتظامیہ اسے محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا نتیجہ سمجھتی ہے۔

تاریخ:

"قرآن انسٹیٹیوٹ" کے آغاز وتاسیس کی کہانی بڑی دلچسپ ہے۔ ہوا یوں کہ تقریباً 1995ء کے وسط میں لاہور کے کسی ایک ادارے نے ترجمۃ القرآن کلاسز کا اعلان کیا تو ڈاکٹر راشد رندھاوا (ماہر امراض قلب) مقررہ وقت اور دن کو اعلان کی ہوئی جگہ پر پہنچے تو گھنٹہ بھر کے انتظار کے باوجود وہاں ان کے علاوہ صرف ایک صاحب تشریف لائے اور وہ جگہ بھی مقفل ہی پڑی رہی۔ دوسرے صاحب سے تعارف کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ اس شروع ہونے والی کلاس کے استاد محترم جناب عطاء الرحمٰن ثاقب ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف وہیں پر ایک فیصلہ کر کے فاضل استاد کو اپنے ساتھ جماعت مجاہدین کے دفتر (جو اس وقت 9- کوئنز روڈ پر واقع ہے) لے آئے اور باہم یہ بات طے کر لی کہ ترجمہ وفہم قرآن کی یہ کلاس آئندہ اس جگہ کی بجائے یہاں ہوا کرے گی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے چند قریبی دوستوں کو اس ہنگامی پروگرام میں شمولیت کی دعوت بذریعہ ٹیلی فون دے دی اور اس طرح کوئی دو درجن سے زائد افراد پہلی مرتبہ اس کام کیلئے کسی مقررہ نصاب یا نصابی کتاب کے بغیر 9- شارع فاطمہ جناح میں جمع ہو گئے۔ یہ کلاس تقریباً تین ماہ تک جاری رہی۔ استاد محترم جناب عطاء الرحمٰن ثاقب مرحوم عربی گرائمر اور لغت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مختلف اسباق کو موضوع سخن بناتے رہے اور لیکچر بھی کچھ ایسے عام فہم انداز میں دیتے رہے کہ ان طلبائے قرآن میں فہم قرآن کا جذبہ فروان ہوتا رہا۔ اس پہلی کلاس کے طلباء یا شرکاء میں ڈاکٹر راشد رندھاوا کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر منور حیات (سابق پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج) کا نام خصوصی طور پر قابل ذکر ہے۔

قرآن انسٹیٹیوٹ کا آغاز:

اس کلاس کی تکمیل کے اختتام کے ساتھ ہی اس کے شرکاء نے اس کام کی دلچسپی اور افادیت کا ادراک کرتے ہوئے اس خدمت کو با قاعدہ اور مسلسل انجام دینے کا عزم کرلیا۔ چنانچہ ان اہل فکر اور دردمندوں نے اس کام کو پاکستان کے پڑھے لکھے طبقے میں پھیلانے اور فی سبیل اللہ عام کرنے کیلئے مستقل اور مضبوط بنیادوں پر کام کرنے کا ارادہ کیا اور قرآن انسٹیٹیوٹ کی بنیاد رکھی، جس کے تحت پہلی کلاس دسمبر 1995ء سے مارچ 1996ء تک ہوئی۔ اس کام کے آغاز کا جب اخبارات میں اشتہار چھپا تو لوگوں نے اس قدر دلچسپی لی کہ فی الوقت صرف ایک کلام اور جگہ کی قلت کے باعث بہت سے لوگوں سے معذرت بھی کرنا پڑی۔ کام اور کلاسوں کو وسعت دینے اور کلاسز کی تعداد بڑھانے کا نہ صرف ابتدائی انتظامیہ (جو ابتدائی دور کے طلبہ ہی تھے) نے فیصلہ کیا، بلکہ اس موجود کلام کے بھی بہت سے طلبہ نے اپنی خدمت پیش کردی اور بہت سے مفید مشوروں سے نوازا۔ چنانچہ اس وقت ادارے کی جو با قاعدہ گورننگ باڈی یا مجلس شوریٰ تشکیل پائی۔

کلاسوں میں توسیع:

اس کام کی طرف لوگوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے جب کلاس روم تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگے تو چار کمروں کو ایک بڑے ہال کی شکل دی گئی اور ساتھ ہی ایک کے بجائے صبح وشام میں تین مختلف کلاسوں کا انتظام کردیا گیا۔ مگر لوگوں کا ہجوم بڑھتا ہی چلا گیا۔

ابتداء میں یہ کلاسز صرف مردوں کیلئے ہی مختص تھیں، مگر خواتین بھی اس کام میں مردوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتی تھیں بلکہ ان کی طرف سے ان کلاسوں میں شمولیت کیلئے ایک عرصہ تک اصرار ہوتا رہا۔ انتظامیہ اس بات سے آگاہ تھی کہ فہم قرآن کورس میں خواتین کی شرکت کس قدر ضروری اور اہم ہوگی اور اس کے فوائد کس قدر زیادہ اور اثرات کتنے دوررس ہوں گے۔ چنانچہ ان کی شمولیت کیلئے ایک علیحدہ کمرے میں کلوز سرکٹ ٹی وی کا انتظام کیا گیا اور یوں وہ بھی تب سے آج تک فہم قرآن کلاسز سے مستفید ہورہی ہیں۔

قرآن انسٹیٹیوٹ کے اغراض ومقاصد:

ہر ادارے کے قیام کے کوئی نہ کوئی مقاصد ضرورت ہوتے ہیں، جن سے وہ لوگوں کو آگاہ کرتا ہے اور مقاصد واغراض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بلندی یہی کام کی ترقی کا باعث ہوتی ہے۔معمولی، عارضی اور ہلکے اہداف کا حامل ادارہ کبھی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ ''قرآن انسٹیٹیوٹ'' سیاسی، مسلکی یا دیگر مالی اور گھٹیا اہداف کے حصول کے لئے معرض وجود میں نہیں آیا، بلکہ یہ خالص دینی اور ملی خدمت کے جذبے کے تحت قائم ہوا اور اس کے چند اہداف یہ ہیں:

فہم قرآن وحدیث:

عربی زبان، فہم قرآن وحدیث کی بنیاد ہے۔قرآن مجید اور سنت حدیث کو براہِ راست سمجھنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک عربی زبان کی ضروری واقفیت حاصل نہ کر لی جائے۔بعض مقامات پر مختلف ترجموں میں فرق نظر آتا ہے۔ان میں سے صحیح ترجمہ کا یقین بھی اس کے بغیر ممکن نہیں۔چنانچہ عربی زبان سکھانے کے بعد معاشرے کے باشعور طبقے میں قرآن وحدیث کو براہِ راست سمجھنے کی استعداد پیدا کرنا ''قرآن انسٹیٹیوٹ'' کا بنیادی ہدف ہے۔

عمل بالقرآن والسنۃ:

زندگی کے ہر شعبے میں قرآن مجید کی تعلیمات اور اس کی عملی تفسیر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت و راہنمائی حاصل کر کے اس پر عمل کی روح پیدا کرنا اس ادارے کا اوّلین مقصد ہے۔اس ذمہ داری کا احساس دلانا بھی انسٹیٹیوٹ کے اغراض ومقاصد میں شامل ہے۔

ناظرہ قرآن مع ترجمہ تجوید:

قرآن مجید کی قرأت اور اس کے درست تلفظ میں دقت محسوس کرنے والے، نیز قرآن مجید نہ پڑھے ہوئے حضرات کیلئے ناظرہ قرآن با تجوید کا اہتمام کرنا۔

دعوت الیٰ القرآن والسنۃ:

حقیقی فلاح و بہبود اور صحیح ترقی و معاشرتی خوش حالی چونکہ قرآن مجید پر عمل اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کئے بغیر ناممکن ہے، اس لئے پاکستان کے چودہ کروڑ عوام تک اس پیغام کو پہنچانا، فہم قرآن وحدیث کی دعوت پیش کرنا اور اس مقصد کی خاطر تمام تر وسائل کو بروئے کار لانا بھی ادارہ ہذا کے مقاصد میں شامل ہے۔

مختلف شاخوں کا قیام:

اللہ تعالیٰ نے اس کام میں اتنی برکت ڈالی اور اسے ایسا قبول عام بخشا کہ لوگوں نے حیران کن حد تک اس میں دلچسپی لی اور محسوس ہوا کہ لوگوں میں قرآن مجید، حدیث شریف اور اپنا دین سمجھنے اور عملاً اسے اپنانے میں کتنی تشنگی پائی جاتی ہے۔لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بالخصوص پڑھے لکھے لوگوں کی اسی رغبت کے باعث لاہور کے مختلف علاقوں میں فہم قرآن کلاسز کے اجراء کیلئے ''قرآن انسٹیٹیوٹ'' کی شاخیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا، چنانچہ اسی فیصلے کے تحت مئی 1998ء میں سب سے پہلے جن تین مقامات پر نئی کلاسز کا آغاز ہوا' وہ حسب ذیل ہیں:

پاکستان نیشنل سکول مصطفیٰ آباد (دھرم پورہ) لاہور کینٹ

اس سکول کے مالک جناب رانا عبداللطیف صاحب (لیکچرار (ر) آئی-ای-آر پنجاب یونیورسٹی) ہیں جو ''قرآن انسٹیٹیوٹ'' کے ابتدائی فیض یافتگان میں سے ہیں۔

دانش کدہ کالج 59/C فیصل ٹاؤن لاہور

یہاں جاری ہونے والی کلاس بھی رانا عبداللطیف صاحب کی کاوش کا نتیجہ ہے۔

25-ایچ گلبرگ-II' لاہور

اس جگہ شروع ہونے والی کلاس میں ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا کے برادر جناب خالد صاحب نے خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اس وقت قرآن فہمی کی یہ کلاسیں جن جن مقامات پر منعقد ہو رہی ہیں' وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- 446 -شادمان' نزد نیو ٹولنٹن مارکیٹ (رندھاوا کلینک) فون:7581969
- پاکستان کیڈٹ ہائی سکول K-2 گلبرگ-III' نزد سیون اپ جناح فلائی اوور' لاہور فون:5763182
- مصطفیٰ آباد- پاکستان نیشنل سکول' دکان نمبر 876' گلی نمبر 16' گلستان کالونی دھرم پورہ' عقب پولیس اسٹیشن فون:6826854
- لاہور ہائی کورٹ بار - کراچی شہداہال' لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن' لاہور
- KIPS - فیصل ٹاؤن- ناج ان پریسپریٹری سکول' A-588 فیصل ٹاؤن' بالمقابل جناح ہسپتال' لاہور فون:5167838 - 5162479
- سانده- جامع مسجد الٰہی سکول سٹاپ' محمدی روڈ' سانده خورد' لاہور
- بھاٹی چوک نزد دربار- دارالعلوم تقویۃ الاسلام- شیش محل روڈ' لاہور فون:7112045

علاوہ ازیں حمید میموریل ہومیو پیتھک میڈیکل کالج لاہور اور شمیم ہائر سیکنڈری سکول مصطفیٰ آباد میں بھی ایک سال سے زائد عرصے تک فہم قرآن کلاسز جاری رہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف سرکاری اداروں میں کلاسیں:

لاہور ہائی کورٹ بار کے علاوہ بھی درج ذیل مقامات پر فہم قرآن کی مختلف کلاسز جاری ہیں:

- ایوان عدل (سیشن کورٹ) لاہور
- جیل خانہ جات' لاہور
- پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس' لاہور
- پولیس ٹریننگ سکول' چوہنگ

"قرآن انسٹیٹیوٹ" کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ آئندہ فہم قرآن کلاسوں کا زیادہ سے زیادہ اجراء سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں کیا جائے' جہاں پہلے سے طلباء و طالبات کی کثیر تعداد موجود ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس ٹریننگ سکول چوہنگ سے آغاز کیا جا چکا ہے' جہاں ہزاروں پولیس ملازمین کو "تفہیم دین" کورس مکمل کروایا جاتا ہے۔ اس مقصد کیلئے دو مستقل اساتذہ کی تعیناتی کی گئی ہے۔

بیرون لاہور سرگرمیاں:

ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں صرف دو ماہ کیلئے خصوصی کلاسز کا اہتمام کیا جاتا ہے جن میں عموماً دو سو کے قریب طلبہ و طالبات شرکت کرتے ہیں۔ گزشتہ سال جمیعت طالبات کے تعاون و اشتراک سے (ماڈل ٹاؤن لائبریری لاہور) میں دو ہفتوں کیلئے خواتین کیلئے کلاسوں کا اہتمام کیا' جس میں تقریباً اسی (80) خواتین شریک ہوئیں۔ سال 2002ء میں بھی 10 جولائی سے 31 جولائی تک اسلامی جمیعت طالبات ہی کے تعاون سے لاہور کے ایک معروف ہال (تاج محل) میں قرآن "سٹڈی پروجیکٹ) کے عنوان سے ایک کلاس منعقد ہوئی۔ تدریسی اور بعض دیگر ذمہ داریاں انسٹیٹیوٹ نے ہی ادا کیں۔ اس کلاس میں 600 سو طالبات نے شرکت کی۔

سلیبس اور طریقہ کار:

قرآن فہمی کا یہ کورس چار ماہ کی مدت پر مشتمل ہے جس میں قرآن سے متعلقہ عربی گرائمر کی تدریس جدید اور آسان اسلوب کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔ ان قواعد کی مدد سے قرآن مجید کے رواں ترجمے کی مشق اس انداز سے کرائی جاتی ہے کہ ہر آدمی براہِ راست قرآن کا مطالعہ کر کے اس پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔

کلاسز کا دورانیہ ایک گھنٹہ روزانہ ہوتا ہے۔ طلبہ و طالبات' ملازمت پیشہ اور کاروباری حضرات اور خواتین کی خاطر کلاسز کے اوقات صبح و شام اس انداز سے ترتیب دیئے گئے ہیں کہ ہر شعبے کیلئے روزانہ وقت نکالنا آسان ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرہ قرآن مجید بھی تجوید و قرأت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ قرآن مجید کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے والے جو وقت محسوس کرتے ہیں' ان حضرات کیلئے تجوید کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

عربی گرائمر کی تدریس کیلئے ''قرآن انسٹیٹیوٹ'' کی پہلی نصابی کتاب ''یسر القرآن'' تھی' جس کے مؤلف ادارے کے پہلے استاد عطاء الرحمٰن ثاقب مرحوم تھے۔ اس کے بعد ''قرآن انسٹیٹیوٹ'' کے تمام اساتذہ نے مشترکہ طور پر ایک نیا سلیبس تشکیل دیا اور نصابی کتاب کا نام ''قواعد القرآن'' تجویز ہوا۔ اس وقت اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن چھپ چکا ہے' جو پہلے ایڈیشنوں کی نسبت بہتر ہے۔ البتہ اس کام پر مزید محنت اور کاوش جاری ہے۔ ''قرآن انسٹیٹیوٹ'' کا تیار کردہ سلیبس اس کی اپنی کلاسوں کے علاوہ پاکستان کے بہت سے معروف تعلیمی اداروں میں بہت کامیابی سے پڑھایا جارہا ہے۔

ٹیچر ٹریننگ کورس:

''قرآن انسٹیٹیوٹ'' کی انتظامیہ چونکہ فہم قرآن وحدیث کو ملک گیر کی تحریک کے طور پر جاری رکھنے کا ارادہ کیا ہے' اس لئے اس نے اس کام کیلئے ماہر اساتذہ کی تیاری کا بھی پروگرام بنایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے کی سب سے پہلی کاوش گزشتہ برس ہوئی۔ اس ٹریننگ ورکشاپ میں ملک کی معروف تعلیمی درسگاہوں کے فیض یافتہ دس کے قریب افراد شامل ہوئے۔ ''قرآن انسٹیٹیوٹ'' کی مینجمنٹ نے ان افراد کو مختصر امتحانی تجربے سے گزار کر شمولیت پر وظائف بھی دیئے اور کورس کی تکمیل کے سرٹیفکیٹ بھی جاری کئے۔

ترجمۃ القرآن کلاسیں:

قرآنی عربی اور عربی گرائمر کی تدریس اور اس کے مختلف کورسز کا اصل مقصد چونکہ قرآن اور ترجمۃ القرآن میں آسانی پیدا کرنا ہے' لہٰذا ادارے نے اس مقصد کی براہِ راست تکمیل کیلئے مکمل ترجمہ قرآن کلاسیں بھی شروع کر رکھی ہیں۔

مستقبل کے منصوبہ جات

قرآن کمپلیکس کی تعمیر:

اس مقصد کیلئے لاہور کی کسی معروف اور کشادہ شاہراہ کے نزدیک (جہاں لوگوں کا پہنچنا آسان ہو) ایک قطعۂ اراضی حاصل کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔

لائبریری کا قیام:

''قرآن انسٹیٹیوٹ'' میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات اور فہم قرآن وحدیث میں دلچسپی رکھنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات کا ایک عرصے سے تقاضا ہے اور یہ کام خود بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ وسیع لائبریری کا قیام عمل میں لایا جائے' جہاں ادارے کے اساتذہ کرام بھی اپنا تحقیقی کام سہولت سے کر سکیں اور طلبہ وطالبات بھی اپنی دینی ضروریات کے تحت مطالعہ کر سکیں۔

کمپیوٹرائزڈ سسٹم:

تعلیمی میدان میں آج کی اہم ضرورت کمپیوٹر ہے۔ اس کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اپنے مکمل تعلیمی پروگرام اور ادارتی نظم وضبط کو کمپیوٹرائزڈ اور اس کام میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کو بروئے کار بھی لانا ادارے کے منصوبوں میں شامل ہے۔

لٹریچر کی تیاری:

جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر لٹریچر تیار کرنا جو عام فہم بھی ہو اور عصری تقاضوں کو پورا کرتا ہو۔

مختلف طلباء کے تاثرات:

- الحمدللہ یہ کورس مکمل کرنے کے بعد میں قرآن سمجھنے کے قابل ہو گیا ہوں (چیف انجینئر' واپڈا)
- مؤثر طریقہ تدریس سے قرآن فہمی کے قابل ہو گیا ہوں۔ عربی زبان سے واقفیت ہوئی ہے
(غلام یاسین' ایم۔ ایس۔ سی شماریات' ایم۔ اے اکنامکس۔ ڈائریکٹر (ر) محکمہ تعلیم)
- زندگی میں کبھی تعلیم سے اتنی دلچسپی نہیں ہوئی جتنی فہم قرآن کورس سے ہوئی ہے (غلام محمد الدین خان' ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)
- قرآن انسٹیٹیوٹ میں بہت محنت اور لگن سے پڑھایا جاتا ہے اور یہ کورس بہت مفید ہے۔
(غلام مصطفیٰ' ایگزیکٹو ڈائریکٹر بی۔ اے۔ زیڈ۔ ایم کمپیوٹر سروسز لمیٹڈ)
- قرآن انسٹیٹیوٹ میں آسان فہم اور دلچسپی انداز سے پڑھایا جاتا ہے جس کی وجہ سے قرآن سے گہرا لگاؤ پیدا ہوا ہے
(آفتاب احمد خان' سیکریٹری مواصلات (ر) حکومت پنجاب)
- کورس انتہائی مفید ہے' طریقہ تدریس بہت مؤثر ہے (محمد اکرم چوہدری' ڈویژنل انجینئر پی۔ ٹی۔ سی۔ ایل)
- اللہ کی توفیق سے قرآن فہمی کورس مکمل کرنے کا موقعہ ملا۔ یقیناً اسے اپنے سابقہ حاصل کردہ تعلیم سے زیادہ نفع بخش پایا۔ ملتان سے صرف مذکورہ کورس کرنے کی غرض سے مقیم رہا
(مشتاق مصطفیٰ شاہ' ایم۔ اے اسلامیات' ایل۔ ایل۔ بی' ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ)
- قرآن انسٹیٹیوٹ کی طرف سے قرآن فہمی کے لئے کی جانے والی کوشش قابل تحسین ہے اور طریقہ کار بھی سہل اور سائنٹیفک ہے (شیخ محمد طفیل' چیف ایگزیکٹو' ایف۔ ڈبلیو فیبرکیشن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- فہم قرآن کورس سے زندگی کا حقیقی مقصد عیاں ہوا ہے (ثاقب محمود (آرکیٹکیٹ)
- فہم قرآن کلاس وقت کی ایک اہم ضرورت ہے' خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ اس میں لازماً شرکت کرے
(پروفیسر ڈاکٹر غلام نبی ملک' ایم-ایس-سی (گلاسگو) پی-ایچ-ڈی (برمنگھم)
- فہم قرآن کورس میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوا ہے (مرزا محمود الحسن' مجسٹریٹ درجہ اوّل)
- قرآن انسٹیٹیوٹ میں پڑھنے کے بعد زندگی میں پہلی بار یہ احساس ہوا کہ عربی گرائمر سے واقفیت حاصل کئے بغیر قرآن فہمی ممکن نہیں۔ یہاں عربی گرائمر کی تدریس کا طریقہ انتہائی جدید' آسان اور منفرد ہے۔ ہمارا ذہین طبقہ اس سے بھرپور استفادہ کرے (ساجد اعجاز ہوتیانہ' ڈپٹی کمشنر انکم ٹیکس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البلاغ فاؤنڈیشن

سرجی میڈ ہسپتال، ظفر علی روڈ لاہور۔ فون: 571411-18 Ext: 3075

E-mail: Anees287@one.net.pk

تعارف:

اس کے مؤسس ڈاکٹر عامر عزیز اور نگران لطف الرحمٰن خان ہیں۔

البلاغ فاؤنڈیشن دو لحاظ سے ایک منفرد ادارہ ہے۔ اوّلاً یہ کہ اس کا صرف ایک مقصد ہے اور وہ ہے اسلامی علوم کی تبلیغ۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام اس ادارہ کے پلیٹ فارم سے نہیں کیا جاتا۔ علم کی تبلیغ کیلئے جدید یا قدیم کوئی بھی ذریعہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ابتداء خط و کتابت کورس سے کی گئی ہے۔ نیت اور کوشش یہ ہے کہ ادارے کا وقت اور وسائل مختلف سرگرمیوں میں منقسم ہونے کی بجائے ایک کام پر مرتکز رہے۔

فاؤنڈیشن نے جنوری 1997ء کو کام کا آغاز کیا۔ اللہ کی مدد سے اب تک پانچ خط و کتابت کورسز جاری کئے جاچکے ہیں، یعنی:

۱۔ اسلام کا جائزہ

۲۔ حدیث کا جائزہ

۳۔ جینے کا سلیقہ

۴۔ آسان عربی گرامر

۵۔ مطالعہ قرآن حکیم

''آسان عربی گرامر'' خط و کتابت کورس:

اس کورس میں ''آسان عربی گرامر'' نامی کتاب بطور ٹیکسٹ بک شامل ہے، جس کے تین حصے ہیں:

* حصہ اوّل میں اسم (Noun) کو جملے میں صحیح استعمال کرنے کے ابتدائی قواعد سمجھا کر ان کی مشق کرائی جاتی ہے۔
* دوم میں فعل (Verb) کو جملے میں صحیح استعمال کرنے کے ابتدائی قواعد کی مشق کرائی جاتی ہے۔
* حصہ سوم اسماء و افعال کے چند ایسے قواعد پر مشتمل ہوگا جو ابتدائی مرحلہ میں چھوڑ دیئے گئے تھے۔

حصہ اوّل و دوم کی مشقوں میں ایسے الفاظ کی غالب اکثرت ہے جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ جبکہ حصہ سوم کی تمام مشقیں صرف قرآن مجید سے ماخوذ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کورس کا طریقہ کار:

طالب علم کو پہلے کتاب کا حصہ اوّل بھیجا جاتا ہے جس کی پہلی مشق حل کر کے وہ ادارہ کو ارسال کرے گا۔ مشق چیک کر کے طالب علم کو واپس کر دی جائے گی۔ طالب علم کیلئے ضروری ہوگا کہ تصحیح شدہ مشق ملنے کے بعد وہ اگلی مشق حل کرے تو غلطی کا اعادہ نہ ہو۔ پہلے حصہ کی مشقیں اس طرح ترتیب وار مکمل کرنے پر دوسرا حصہ اور پھر تیسرا حصہ بھیجا جائے گا۔

کورس کا دورانیہ:

اس کیلئے ادارے کی طرف سے کورس مکمل کرنے کیلئے مدت مقرر نہیں ہے۔ ہر طالب علم اپنی فرصت اور سہولت کے مطابق کورس مکمل کر سکتا ہے۔

کورس فیس:

کورس کے ہر حصہ کی فیس 70 روپے ہے۔ طلبہ و طالبات اور اساتذہ کو فیس میں پچاس فیصد رعایت دی جائے گی۔ زکوٰۃ لینے کے مستحق افراد کو فیس کے بغیر کورس جاری کیا جائے گا اور ان کی فیس ادارے کے زکوٰۃ فنڈ سے ادا کی جائے گی۔

جو لوگ زکوٰۃ لینے کے مستحق نہیں ہیں لیکن فیس بھی ادا نہیں کر سکتے' انہیں بھی فیس کے بغیر کورس جاری کر کے ان کی فیس فاؤنڈیشن کے فیس فنڈ سے ادا کی جائے گی۔ بیرون پاکستان رہائش پذیر طلباء کو پچیس ڈالر یا اس کے مساوی کسی کرنسی میں فیس ادا کرنی ہوگی۔

فیس ارسال کرنے کا طریقہ کار:

فیس بذریعہ ڈرافٹ' منی آرڈر یا ڈاک ٹکٹ کی صورت میں ارسال کی جاسکتی ہے اور لاہور میں رہائش پذیر افراد بذریعہ چیک بھی فیس ادا کر سکتے ہیں۔ کسی پیشگی اطلاع کے بغیر فیس میں تبدیلی کرنے کا اختیار فاؤنڈیشن کو حاصل ہے۔

کورس کی سند:

کورس کی سند حاصل کرنے کیلئے ہر سوالنامے میں کم از کم چالیس فیصد اور کورس کے ہر حصے میں مجموعی طور پر کم از کم پچاس فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

''مطالعۂ قرآن کریم'' خط و کتابت کورس:

یہ کورس اصلاً ان طلباء کیلئے مرتب کیا گیا ہے جنہوں نے ''آسان عربی گرامر'' نامی کتاب کے تینوں حصوں کا مطالعہ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیا ہے۔لیکن اس سے وہ طلباء بھی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں جنہیں عربی گرائمر کا ابتدائی علم حاصل ہے۔اس کے بغیر اس کورس سے پوری طرح استفادہ کرنا مشکل ہے۔

اس کورس میں کسی لفظ کے معنی دیتے ہوئے اس کے مادے سے قرآن مجید میں استعمال ہونے والے دیگر الفاظ کے معانی کا باہمی ربط واضح ہو جائے گا' پھر ترکیب (Analysis of sentences) میں علمی مباحث سے گریز کرتے ہوئے صرف ضروری اور مفید ترکیب دی گئی ہے۔آیات کا ترجمہ تقریباً تحت اللفظ ہے۔جہاں ضروری تھا' وہاں مفہوم یا قواعد کی وضاحت نوٹس میں کر دی گئی ہے۔

کورس کا طریقہ کار:

اس کورس کے اسباق کے ساتھ کوئی سوالنامہ نہیں بھیجا جاتا' بلکہ طالب علم کو انہیں خط لکھنا ہوگا کہ اس نے سبق کا بغور مطالعہ کر لیا ہے اور الفاظ کے معنی یاد کر لئے ہیں۔خط موصول ہونے پر الگ سبق بھیج دیا جاتا ہے۔

"ترجمہ قرآن مجید" خط و کتابت کورس:

اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم ایک مرتبہ پورا قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ پڑھ لے اس کیلئے "قرآن آسان تحریک" کی طرف سے شائع کردہ قرآن کے مترجم پارے طلباء کو ارسال کئے جائیں گے۔ان پاروں کی طباعت میں مختلف رنگوں کو اس طرح استعمال کیا گیا ہے کہ ان کی مدد سے طالب علم آسانی سے معلوم کر سکتا ہے کہ کس عربی لفظ یا عبارت کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

طلباء کو یہ پارے ایک ایک کر کے بھیجے جاتے ہیں۔ہر پارے کے ساتھ ایک سوالنامہ ہوتا ہے۔جو طالب علم یہ سوالنامہ مکمل کرے گا' اس کو اگلا پارہ بھیجا جائے گا۔اس طرح ہر طالب علم تیس پاروں پر مشتمل پورا مترجم قرآن حاصل کر سکتا ہے۔

کورس کا دورانیہ:

"ترجمہ قرآن مجید" کورس مکمل کرنے کیلئے مدت کی پابندی نہیں ہے۔ہر طالب علم اپنی سہولت کے مطابق اس کی تکمیل کر سکتا ہے۔اس کی کوئی فیس نہیں ہے۔اس کی تکمیل پر کوئی سند بھی جاری نہیں کی جاتی۔

کورسز کی تاریخ اجراء:

کورسز کی تاریخ اجراء اور 31 مارچ 2003ء تک طلباء کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

کورس	تاریخ اجرا	طلباء کی تعداد
آسان عربی گرائمر	دسمبر 1998ء	2045
مطالعہ قرآن حکیم	ستمبر 1999ء	1543
ترجمہ قرآن مجید	جون 2002ء	676

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاؤنڈیشن کے ارکان:

فاؤنڈیشن کے پانچ ارکان ہیں۔ یہ لوگ عہدوں کے بجائے کام کو آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی چلا جائے تو باقی چار ارکان باہمی مشورہ سے پانچواں رکن شامل کرلیں گے۔ انگریزی حروف تہجی کی ترتیب سے فاؤنڈیشن کے موجودہ ارکان مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر عامر عزیز صاحب۔ آرتھوپیڈک سرجن

۲۔ بریگیڈیر (ر) ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب۔ پلاسٹک سرجن

۳۔ لطف الرحمٰن خان صاحب۔ سیلز آفیسر اسٹیٹ لائف

۴۔ نعیم صدیقی صاحب۔ مینجمنٹ کنسلٹنٹ

۵۔ ظہور الحق بٹ صاحب۔ ریٹائرڈ ڈپٹی جنرل منیجر اسٹیٹ لائف

فہم القرآن انسٹیٹیوٹ:

محمدی مارکیٹ، بلال پارک، الممتاز روڈ، سمن آباد لاہور۔ الممتاز روڈ، سمن آباد میں فہم القرآن انسٹیٹیوٹ تعلیم القرآن کا وہ مرکز ہے جہاں ''فہم القرآن'' کا مخصوص عنوان متعارف کروایا ہے۔ اس میں معلم قرآن عطاء الرحمٰن ثاقب پڑھاتے تھے۔ عطاء الرحمٰن ثاقب کا یہ ادارہ چند لوگوں کے تعاون سے چل رہا ہے۔ عطاء الرحمٰن ثاقب جو اپنی ذات میں انجمن تھے، انہوں نے مدرس کی حیثیت سے کئی جگہوں پر قران کا پیغام اور تعلیم عام کی اور وہ یہ سارا کام درویشانہ انداز میں کرتے تھے، نہ مرادی کی پروا کرتے تھے نہ صلہ کی۔

طریقہ تدریس:

فہم القرآن انسٹیٹیوٹ کے سال میں تین سمسٹر ہوتے ہیں۔ ہر سمسٹر کا دورانیہ تین ماہ کا ہوتا ہے۔ سمسٹر اور کلاس کے آغاز سے قبل شیڈول شائع کر کے طلباء تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

گرائمر اور تجوید کی روشنی میں اساتذہ قرآن کی تجوید کراتے ہیں۔ اب تک تقریباً 23، 22 سیشن گزر چکے ہیں۔ خواتین وحضرات کو تعلیم دی جاتی ہے۔ ان کی تدریس مندرجہ ذیل مقامات پر ہو رہی ہے۔

المسلمین بلڈنگ:

فرسٹ فلور، D-36 لوئر مال، نزد سیکرٹریٹ لاہور۔ فون: 7310490

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلاس	سیکشن	وقت
فہم قرآن کلاس نمبر 1	A	6:45 تا 7:30
فہم قرآن کلاس نمبر 2	B	7:45 تا 8:30

سیدز سکول سسٹم:

بالمقابل ٹیلی فون ایکسچینج، مون مارکیٹ، گلشن راوی لاہور۔ فون: 7460993

کلاس	سیکشن	وقت
فہم قرآن کلاس نمبر 3	C	7:45 تا 8:30 رات

اس وقت انیس الرحمٰن ثاقب اور حافظ عبدالجبار مدنی، عطاء الرحمٰن ثاقب مرحوم کا محاذ سنبھالے ہوئے ہیں۔ فہم القرآن انسٹیٹیوٹ لاہور کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی کلاسیں ہوتی ہیں۔

عطاء الرحمٰن ثاقب شہید نے لاہور میں منفرد انداز میں قرآن کا فہم عام کرنے کی عملی تحریک شروع کی تو ایک سے دو اور دو سے تین اور اسی طرح لاتعداد لوگ اس اسلوب تدریس سے قرآن کا فہم حاصل کرنے لگے۔ موصوف نے ابتدائی عربی گرامر کی روشنی میں ترجمہ قرآن کی کلاسیں شروع کیں جس میں جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی شرکت وشمولیت ان کے انداز تحریر کی کامیابی کی کھلی دلیل تھی۔

کچھ عرصہ بعد ان کے ادارہ نے اپنا نمائندہ پرچہ ''فہم قرآن'' بھی شائع کرنا شروع کر دیا جس میں ان کے وہ لیکچر کیسٹ سے مدون کر کے شائع کئے جاتے رہے جو وہ کلاس میں دیتے تھے۔

یسرالقرآن گرامر کے علاوہ یہ لیکچر عربی گرامر کی ذرا تفصیلی تدریس ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ یسرالقرآن ڈکشنری کا سلسلہ بھی جاری کیا۔

جانشین:

اکتوبر 2002ء میں ان کی شہادت کے بعد ان کی مسند تدریس انیس الرحمٰن اور عبدالجبار مدنی نے سنبھالی جو کہ اپنی جانشینی کا حق ادا کرنے کی اپنی انتھی کوششوں میں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف

جناب ڈاکٹر راشد رندھاوا صاحب۔ صدر قرآن انسٹیٹیوٹ' سابق چیئرمین پاکستان بیت المال

سوال: فہم قرآن کی آپ کی نظر میں کیا اہمیت ہے؟

جواب: جب سے انسان پیدا ہوا ہے' اس وقت سے لے کر اللہ تعالیٰ نے قریباً 300 صحیفے نازل فرمائے ہیں اور ان تمام صحیفوں کا خلاصہ قرآن پاک کی شکل میں عطا فرما دیا۔ قرآن ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے' اس کے بغیر معاشرہ نہیں سدھر سکتا' اس لئے انسان کی رہنمائی فہم القرآن کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

دوسری بات ایمان جو دین کا سب سے اہم رکن ہے' اس کا اوّلین منبع قرآن ہے۔ ہر وہ شخص جو جہنم سے بچنا چاہتا ہے اور جنت میں جانا چاہتا ہے' اس کو قرآن سمجھنے کی بے حد ضرورت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے' جو خطبۂ حج الوداع کے موقع پر فرمایا

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم بنعمتی ورضیت لکم اسلام دینا

اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن پاک دین کو مکمل شکل میں پیش کرتا ہے۔ اس کے بعد دوسری سب سے بڑی رہنمائی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے چند ماہ قبل فرمایا:

ترکتوا منکم امرین تزل ان لمستکم بیھمة کتاب اللہ والسنة

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی اس امر کو واضح کر دیا کہ قیامت تک کتاب اللہ اور سنت سے رہنمائی لازمی ہے۔

قرآن حکیم حقیقت میں دنیا میں جتنی بھی کتابیں ہیں' ان میں سب سے بلند کتاب ہے' جس طرح اللہ کی ذات تمام انسانوں سے بلند ہے' کوئی بھی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لئے واضح ہے کہ قرآن کا فہم دین کو سمجھنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔ انسان تب تک اللہ کی منشاء کو نہیں سمجھ سکتا جب تک کہ وہ قرآن کا فہم حاصل نہ کر لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تمام انسانوں کیلئے منبع ہدایت ہے۔

سوال: فہم قرآن کیلئے آپ کی نوعیت کس قسم کی ہے؟

جواب: ہماری خواہش یہ تھی کہ لوگوں کا قرآن سے رشتہ جوڑا جائے۔ کس طرح سے جوڑا جائے' یہ بات اس وقت بھی ذہن میں تھی اور اب بھی ہے کہ خاص طور پر قرآن کی سمجھ ان لوگوں میں آئے جو معاشرے کا فعال طبقہ ہے۔ ہم نے محسوس کیا کہ پڑھے لکھے لوگ اکثر ذہین ہوتے ہیں' ان کو اردو اور انگریزی گرامر کی کچھ سمجھ ہوتی ہے۔ ہم نے قرآن کا مفہوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھانے کیلئے کوشش کی کہ لوگوں کو قرآن کا مفہوم سمجھایا جائے گرائمر کے ذریعہ تا کہ لوگ قرآن کے معنی صحیح سمجھ سکیں۔ کوئی آدمی انہیں غلط ترجمے کر کے نہ بتائے' وہ بذات خود ترجمے کو سمجھ سکیں۔ سب سے پہلے اس ضمن میں "قواعد القرآن" ہے جس میں قرآن کی گرائمر آسان طریقے سے بیان کی گئی ہے۔

پڑھے لکھے لوگوں کو جتنی قرآن کی سمجھ آئے گی' اتنی ہی قرآن کے نفاذ میں آسانی ہوگی۔ نتیجۃً قرآن کافی حد تک نافذ ہوگا۔ ہمارا ٹارگٹ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ سب سے پہلے ہم نے قرآنی گرائمر کی ترغیب دی۔ "قواعد القرآن" میں کوئی ایسی مثال نہیں جو قرآن اور حدیث سے باہر ہو۔ بہت سے لوگوں کو قرآن نہیں پڑھنا آتا' پھر ساتھ ہی ان کو Alphabetic طریقے سے قرآن شروع کروایا جاتا ہے۔ اس کیلئے ہم نے سبحانی قاعدہ تیار کروایا ہے۔ ایک طرف ہماری کوشش قرآن پڑھانا اور دوسری طرف قرآن سمجھانا ہے۔ سب سے پہلے نماز درست کرائی جاتی ہے' پھر قرآن سے ایک نصاب تیار کرایا ہے کہ وہ آیات مبارکہ جن سے انسان بہت اثر لیتا ہے' ان کا خلاصہ تیار کیا ہے' پھر رفتہ رفتہ لوگوں کو اس طرف لاتے ہیں۔ سب سے پہلے ایمانیات یعنی توحید سے متعلق آیات' پھر دوسرے نمبر پر قیامت کے متعلق آیات' پھر تیسرے نمبر پر جنت اور دوزخ کے متعلق آیات بیان کی ہیں۔ المختصر ہمارا مقصد قرآن پڑھنا سکھانا' سمجھنا' نماز کا سمجھنا اور اہم آیات مبارکہ سے گذارنے کی کوشش کرنا ہے۔

سوال: فہم قرآن کی کلاس کتنے دورانیے کی ہوتی ہے؟

جواب: روزانہ ایک گھنٹہ کی کلاس ہوتی ہے۔ کورس کا دورانیہ چار ماہ کا ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سمجھ نہ آئے تو وہ دوبارہ سے کورس کر سکتا ہے۔

سوال: نصاب کیا ہے؟

جواب: قرآنی گرائمر سے واقفیت کیلئے "قواعد القرآن" کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں گرائمر کے متعلق بنیادی معلومات ملتی ہیں۔ پھر اس کے بعد سبحانی قاعدہ اور پھر نماز پڑھائی جاتی ہے۔

سوال: اس میں شرکت کرنے والے لوگ کون ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: پڑھے لکھے لوگ' ڈاکٹرز' انجینئرز' جج' تاجر' طالب علم سب شامل ہیں۔ وکلاء کیلئے تو باقاعدہ ہم نے مستقل کورس شروع کیا ہے جس میں سینئرز اور جونیئرز سب شامل ہوتے ہیں۔ اس وقت گورنمنٹ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے بھی قرآن کورس کا مطالبہ کیا ہے اور جون میں ان کا تربیتی نظام شروع ہوتا ہے' وہاں ایک گھنٹہ کا پریڈ قرآن فہمی کا ہوتا ہے جس کی تعلیم ہمارے قابل اساتذہ دیتے ہیں۔ ان کی تعداد کم از کم 500 اور زیادہ سے زیادہ 1500 تک ہوتی ہے۔ ان کے باقاعدہ کلاس روم بنے ہیں۔ یہ عملہ عام طور پر چار پانچ ماہ کیلئے آتا ہے' پھر اسی حساب سے ہم کورس کو ترتیب دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ روزانہ تقریباً 700 سے لے کر 1000 تک لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: آپ کے ادارے سے فارغ ہونے والوں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: فارغ شدہ لوگوں کی سالانہ تعداد تقریباً 2500 سے لے کر 3000 تک ہے۔ وہ پاس کر کے اسناد بھی لے چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جب سے ہم نے قرآن فہمی کا آغاز کیا ہوا ہے' اس وقت سے لے کر اب تک تقریباً 1200 افراد ہیں جو کہ کورس مکمل کر چکے ہیں۔

سوال: کیا لوگ شوق اور رغبت کے ساتھ قرآن فہمی میں حصہ لیتے ہیں؟

جواب: بالکل! جو بھی لوگ آتے ہیں' وہ پورے شوق سے آتے ہیں' اس لئے کہ یہ لازمی تعلیم نہیں ہے اور نہ ہی جبراً کسی کو دی جاتی ہے۔ اس میں جو لوگ بھی حصہ لیتے ہیں' وہ اپنی مرضی اور شوق سے آتے ہیں۔ لیکن یہ شوق سب میں برابر نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ جن کو گرامر کی سمجھ نہیں آتی' وہ درمیان میں ہی چھوڑ جاتے ہیں۔

سوال: فہم القرآن کے کیا اثرات ونتائج ظاہر ہوئے ہیں؟

جواب: اس کے ذریعے لوگوں کے عقائد درست ہو جاتے ہیں۔ ہم جو نصاب پڑھاتے ہیں' اس کے پڑھنے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جب انسان اس کو سمجھ لے تو اس کے اندر سے شرک کی جڑ خود بخود ہی ختم ہو جاتی ہے اور جیسے جیسے اس کی سمجھ آتی جائے گی' اس کا ایمان مضبوط ہونا شروع ہو جائے گا۔

سوال: قرآن فہمی کا کیا مقصد ہے؟

جواب: ایک ہی مقصد ہے کہ لوگوں کا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان مضبوط ہو جائے اور وہ صرف قرآن فہمی کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ جیسے جیسے انسان قرآن کو سمجھنا شروع کر دیتا ہے' اس کا ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ خود درست ہونا چاہتے ہیں' معاشرے کو درست کرنا چاہتے ہیں تو اس کے سوا کوئی اور طریقہ نہیں کہ لوگوں کو قرآن کی تعلیمات سے متعارف کروایا جائے۔

سوال: قرآن فہمی میں جدید ذرائع اور وسائل کس حد تک کردار ادا کر رہے ہیں؟

جواب: بہت کم' وجہ یہ ہے کہ حکومت اتنا ٹائم نہیں دیتی کہ ہم ٹیلی ویژن پر درس قرآن دے سکیں' کیونکہ ٹیلی ویژن وہ ذریعہ ہے جس سے بیک وقت چودہ کروڑ لوگوں تک اپنی بات پہنچائی جا سکتی ہے۔ ہم بالکل سادہ وسائل استعمال کرتے ہیں۔ ویسے اب ہم نے Web Site شروع کر دی ہے جس میں لوگ درس وغیرہ سن سکتے ہیں۔

سوال: قرآن فہمی کیلئے مختلف دائرے اور مختلف سطحیں مقرر ہیں؟

جواب: اگرچہ گرامر سے صرف پڑھے لکھے لوگ مستفید ہو سکتے ہیں' مگر درس قرآن کیلئے کوئی سطح نہیں ہے۔ اس میں پڑھے لکھے اور ان پڑھ سب شامل ہو سکتے ہیں۔ ہر آدمی اس درس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

سوال: قرآن فہمی کیلئے آپ کی تحریکی شاخیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

جواب: پاکستان نیشنل سکول' مصطفیٰ آباد (دھرم پورہ) لاہور کینٹ فون: 6826854

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دانش کدہ کالج' 59/C فیصل ٹاؤن' لاہور

25-ایچ' گلبرگ-II' لاہور

دارالعلوم الاسلام' بھاٹی چوک نزد داتا دربار' شیش محل روڈ' لاہور فون:7112045

446-شادمان' نزد ڈولٹن مارکیٹ (رندھاوا کلینک) فون:7581969

پاکستان کیڈٹ ہائی سکول' K-2 گلبرگ-III' نزد سیون اپ فیکٹری' جناح فلائی اوور' لاہور فون:5763182

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف

جناب فتح اللہ خان صاحب۔ چیئرمین تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' اور چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''تدبر قرآن''

سوال: قرآن فہمی کی آپ کی نظر میں کیا اہمیت ہے؟

جواب: کوئی بھی کام انسان تب تک پوری طرح نہیں کر سکتا جب تک وہ کام کی نزاکتوں سے پوری طرح واقف نہ ہو، بالکل اسی طرح قرآن پر عمل نہیں کر سکتے جب تک اس کا نہ سمجھیں۔ علماء کا ایک خاص طبقہ ہے جو کہتا ہے کہ تمہارا قرآن کو سمجھنا ضروری نہیں ہے۔ جو کچھ ہم تم کو بتائیں، صرف اسی پر عمل کرو۔ لیکن میرے نزدیک قرآن ہر شخص کیلئے انفرادی طور پر نازل کیا گیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کام لوگوں کو تزکیہ نفس کرنا، تلاوت، تشریح کر کے دکھانا ہے۔ لوگوں کو ہدایت دے دینا ضروری نہیں۔ قرآن خود کہتا ہے: اے نبیؐ! آپ تک صرف پہنچانا ہے۔ علماء کا ذمہ بھی یہی ہے کہ وہ حق کو لوگوں تک پہنچا دیں۔ لیکن آج کے علماء نے قرآن کو سمجھنا عام لوگوں تک بند کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ اس میں الجھ جائیں گے۔ اس کو سمجھنے کیلئے 16 علوم چاہئیں۔ میرے نزدیک جب تک قرآن فہمی لوگوں میں نہیں آئے گی، ہم اپنی جنت کرہ ارض میں نہیں بنوا سکتے۔ عروج بھی قرآن کے ذریعے آتا ہے اور زوال بھی قرآن کی بدولت ہی آتا ہے اور یہ عروج تب آئے گا جب عام آدمی قرآن کو سمجھے گا۔

میرے نزدیک قرآن فہمی اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہمارے لئے دنیا امتحان گاہ ہے۔ جب تک اس کا ادراک حاصل نہیں کر لیں گے تب تک ممکن ہی نہیں ہے کہ ہماری فلاح ہو۔ ہمارے معاشرے میں جو بگاڑ ہیں، ان کی بھی اصل جڑ قرآن سے دوری ہی ہے۔

سوال: فہم قرآن کیلئے آپ کی نوعیت خدمت کس طرح کی ہے؟

جواب: تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' 1995ء میں جب ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ مرحوم کے ساتھ مل کر شروع کی تو اس کے پیچھے یہ سوچ تھی کہ جب تک لوگ قرآن کو اپنا روزگار سمجھیں گے تب تک کسی بھی قسم کی اصلاح اس معاشرے میں آنا ناممکن ہے، اس لئے کہ جو آدمی قرآن سے روٹی کما رہا ہو وہ حق بات نہیں کہہ سکتا۔ وہ کبھی اسلامی معاشرے کی داغ بیل اسلامی اصولوں پر نہیں رکھ سکتا۔

ہمارا ہدف یہ ہے کہ ہم قرآن فہمی کو لوگوں کے گھروں تک پہنچائیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو قرآن فہمی کی طرف آنا تو چاہتے ہیں مگر ان کے پاس وقت نہیں ہے کہ وہ دنیا کی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر قرآن کو دیں۔ اس کیلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے کوشش کی کہ ہم خود لوگوں تک پہنچیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر ملک غلام مرتضٰی مرحوم' اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے' نے بہت محنت کی۔ ہم نے مل کر تاج محل بینکوئٹ ہال قذافی سٹیڈیم میں ہر اتوار کے روز ہفتہ وار درس شروع کیا۔ ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب نے اس سلسلے کو جاری رکھا۔ وہ جو درس دیتے ہیں' اس کو آڈیو' ویڈیو کیسٹس میں ریکارڈ کر لیا جاتا ہے اور اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ کیسٹس کی ایسی کوالٹی ہو کہ لوگوں کو سننے میں دقت محسوس نہ ہو۔

ڈاکٹر ملک غلام مرتضٰی مرحوم نے سورۃ النساء تک ہمارے ساتھ کام کیا۔ جیسے ایک پارہ مکمل ہو جاتا' اس کو آڈیو' ویڈیو کیسٹس کے ساتھ ساتھ کتابی شکل میں بھی شائع کرایا جاتا۔ ہماری خواہش تھی کہ لوگوں کیلئے کسی چیز کا حصول اتنا مشکل نہ بنا دیا جائے کہ وہ اس کو آسانی سے حاصل نہ کر سکیں۔ ضروری نہیں کہ کیسٹس کا پورا سیٹ ہی لیا جائے' ایک کیسٹ بھی لی جا سکتی ہے۔ پھر سورۃ المائدہ کا آغاز مولانا اسلم صدیقی صاحب نے کیا اور سورۃ الاعراف تک مکمل کر دیا ہے۔ لیکن لوگوں کے بے حد اصرار پر دوبارہ سورۃ الفاتحہ سے شروع کروایا گیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب نے سورۃ الفاتحہ کو اس طرح کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ اس کا کوئی بھی پہلو مبہم نہیں رہا۔

سوال: قرآن فہمی کی کلاس کتنے دورانیے کی ہوتی ہے اور اس کا سلیبس کیا ہے؟

جواب: ہر اتوار کو صبح 9:00 سے 11:00 بجے تک ہوتی ہے۔ باقاعدہ کوئی نصاب مقرر نہیں کیا گیا' کیونکہ ہم نے فہم قرآن کو تفسیر القرآن سے منسلک کر دیا ہے۔ آج کل سورۃ البقرہ کی تفسیر کروائی جا رہی ہے۔

سوال: اس میں شرکت کرنے والے کون لوگ ہیں اور کتنی تعداد میں ہیں؟

جواب: ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ انجینئرز' ڈاکٹرز' وکلاء' امیر' غریب' تاجر سب ہی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ نہ ہی کوئی پاس دیا جاتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کے اجازت نامہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ غرض ہر کوئی اس میں شامل ہو سکتا ہے اور اس کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

سوال: کیا لوگ شوق و رغبت کے ساتھ قرآن فہمی میں حصہ لیتے ہیں؟

جواب: بالکل! لوگ شوق و رغبت کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔ دن بدن لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

سوال: فہم قرآن کے کیا اثرات و نتائج نمایاں ہو رہے ہیں؟

جواب: لوگ اس قدر قرآن فہمی میں حصہ نہیں لے رہے جتنا انہیں لینا چاہئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کتنے سال تبلیغ کی اور جب ہجرت کی تو صرف 186 لوگ ایمان لائے تھے۔ یہ وہ ہستی تھی جو مکمل ہے' ہم تو ان کے پاؤں کی خاک بھی نہیں۔ ہم لوگ فوری طور پر رزلٹ چاہتے ہیں۔ ایسا نہیں ہوتا کہ صبح کلاس ہوئی' رات کو اس کا اثر نمایاں ہو جائے۔ تحریک آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: قرآن فہمی میں جدید ذرائع ووسائل کس حد تک کردار ادا کر رہے ہیں؟

جواب: مسلمان آخر کب تک ایک پسماندہ قوم کی طرح زندگی گذاریں گے، یہودی کے ذرائع کب تک استعمال کریں گے؟ الحمدللہ آج میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ لوگ اس ضمن میں کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بڑے پیمانوں پر کیبل، ٹی۔وی چینلز، آڈیو ویڈیو اور سی ڈیز پر پروگرام چلائے ہیں۔ ہم نے بھی جدید ذرائع کو بہت حد تک استعمال کیا ہے۔ ہماری پہلی ترجیح ہے کہ ہم ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ مرحوم اور ڈاکٹر محمد اسلام صدیقی صاحب کے دروس کو آڈیو ویڈیو کے علاوہ سی ڈیز پر بھی لائیں۔

سوال: کیا قرآن فہمی کیلئے مختلف دائرے اور سطحیں مقرر ہیں؟

جواب: میں سمجھتا ہوں مقرر ہونی چاہئیں، اس لئے کہ وہ آدمی جس نے ابھی نماز سیکھنی ہے، وہ علماء کی صحبت میں بیٹھ کر یہ محسوس کرتا ہے کہ میں کہاں پھنس گیا ہوں یا علماء کو یا جو دین جانتے ہیں، ان کیلئے سطحیں ہونی چاہئیں۔ اس کیلئے مختلف Catagories ہونی چاہئیں۔

سوال: کیا موجودہ تحریکیں نقائص کا شکار ہیں؟

جواب: میری نظر میں قرآن فہمی کا کوئی نقص نہیں، بلکہ تحریکوں میں نقائص ہیں۔ اصل میں دنیا میں جتنے بھی نظام ہیں، قرآن کے نظام کے علاوہ یہ سب انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ مکمل اور جامع نہیں ہو سکتے۔ جتنی بھی تحریکیں ہیں، ان میں کہیں نہ کہیں، کچھ نہ کچھ نقائص ضرور ہوتے ہیں۔

جتنی بھی تحریکیں ہیں، ان میں لیڈر شپ کی نہایت کمی ہے۔ میرے نزدیک اسلامی جماعتوں کا کوئی بھی مستقبل نہیں ہے۔ جماعت اسلامی کو اب میں سیاسی جماعت سمجھتا ہوں۔ ان کے علاوہ جتنی بھی تحریکیں ہیں، ان میں قیادت نہیں۔ لیکن اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم کیا کہ ہمیں لیڈر شپ کیلئے ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی مل گئے۔ اگر خدانخواستہ ہمیں ڈاکٹر صاحب نہ ملتے تو تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' بالکل ختم ہو جاتی۔ لیڈر شپ اس وجہ سے بھی نہیں ہوئی کہ ہمارے لیڈر یہ بات قطعاً پسند نہیں کرتے کہ ہم اپنا علم دوسروں تک پہنچائیں۔

میری نظر میں کوئی تحریک اس وقت تک کلی طور پر احکام الٰہی پر نہیں چل سکتی جب تک کہ وہ آزاد نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف

پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب - شعبہ آئی - ای - آر

سوال: قرآن فہمی کی آپ کی نظر میں کیا اہمیت ہے؟

جواب: قرآن مجید اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب ہدایت ہے۔ جب تک اس کو نہیں سمجھیں گے، ہدایت کا کیسے پتہ چلے گا اور اس پر عمل کیسے کریں گے؟ آخرت کی کامیابی کیلئے ہمیں ہدایت کی ضرورت ہے اور ہدایت ہمیں قرآن سے ہی مل سکتی ہے، جو اس کے سمجھے بغیر نہیں ملے گی۔ میرے نزدیک معاشرے میں جتنی بھی برائیاں، بے راہ روی، بد اخلاقی اور معاشرتی برائیاں اور اخلاقیات کی کمزوری جیسی بیماریاں ہیں، وہ سب قرآن سے ناواقفیت کی وجہ سے ہیں۔ اس لئے ان سب برائیوں کو ختم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان ہدایت کو سیکھے اور اس کا فہم حاصل کرے۔

سوال: قرآن فہمی کیلئے آپ کا سلیبس کیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کا ترجمہ پڑھاتے ہیں علامتوں کی مدد سے۔ اس کے ساتھ ساتھ گرائمر بھی سکھاتے ہیں۔ اس ضمن میں ہماری ایک کتاب "تیسیر القرآن" ہے جو کہ گرائمر کیلئے بنیادی کتاب ہے۔ قرآن مجید درست پڑھنا بھی سکھاتے ہیں۔ قواعد القرآن کے ذریعے گرائمر کا نصاب پڑھاتے ہیں۔ علامتوں کے حوالے سے مصباح القرآن اور گرائمر کی مدد سے مفتاح القرآن پڑھاتے ہیں۔

سوال: کلاس کتنے دورانیے کی ہوتی ہے؟

جواب: مکمل کورس چار ماہ کا ہوتا ہے۔ علامات کی مدد سے چالیس دن میں قرآنی تعلیم دیتے ہیں۔ ایک گھنٹہ کی کلاس ہوتی ہے۔ آدھ گھنٹہ علامات درست کرنے میں صرف کیا جاتا ہے۔ دونوں کلاسوں کا مقصد قرآن کا درست طریقے سے پڑھنا سکھانا ہے۔

سوال: اس میں شرکت کرنے والے کون لوگ ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: عورتیں اور مرد، دونوں اس میں حصہ لیتے ہیں۔ زیادہ تر ملازمین، دفاتر کے لوگ، طلبہ، ڈاکٹرز، انجینئرز، وکلاء غرض ہر طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں اور خواتین بھی ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ مختلف عمروں کے لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔ تعداد مختلف ہوتی ہے۔ ایک کلاس میں اوسطاً 25، 30 کی تعداد ہوتی ہے اور کبھی یہ تعداد 60 تک پہنچ جاتی ہے اور کبھی 15 بھی ہوتی ہے۔ کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا لوگ شوق ورغبت کے ساتھ اس میں حصہ لیتے ہیں؟

جواب: کسی حد تک۔ جو لوگ آتے ہیں، وہ تقریباً شوق ورغبت سے ہی آتے ہیں۔

سوال: فہم قرآن کے کیا اثرات ونتائج ظاہر ہوتے ہیں؟

جواب: لوگوں کے اندر تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ کچھ لوگ عمل شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے اندر تحریکی سرگرمیاں جنم لیتی ہیں۔ دیکھا دیکھی لوگ قرآن کی مائل ہوتے ہیں۔ قرآن سے وابستگی مضبوط ہوتی ہے اور کسی حد تک لوگوں میں عملاً بھی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

سوال: فہم قرآن کی راہ میں جدید ذرائع ابلاغ کس حد تک کردار ادا کرتے ہیں؟

جواب: اگرچہ یہ ذرائع کوشش تو کرتے ہیں، مگر یہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکے۔ وجہ یہ ہے کہ جتنا ٹائم انہیں قرآن فہمی کیلئے دینا چاہیے، اتنا نہیں دیتے۔

سوال: کیا قرآن فہمی کیلئے مختلف دائرہ اور مختلف سطحیں مقرر ہیں؟

جواب: کوئی سطح مقرر نہیں ہے۔ ہر ایک اس میں شامل ہو سکتا ہے، حتیٰ کہ بعض کلاسز میں دادا، پوتا، باپ، بیٹا اکٹھے پڑھتے ہیں۔ میاں، بیوی، بہن بھائی، ماں، بیٹا بھی اکٹھے پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف

راحت حسین صاحب۔ ممبر ٹرسٹ' جوائنٹ سیکرٹری فہم قرآن انسٹیٹیوٹ

سوال: فہم قرآن کی آپ کی نظر میں کیا اہمیت ہے؟

جواب: فہم قرآن کی میری نظر میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ہمارا مقصد فہم قرآن کا اس لئے ہے کہ عام پڑھے لکھے لوگ خود قرآن کریم پڑھ کر جان سکیں کہ قرآن ہم سے کیا مطالبہ کر رہا ہے اور ان آیات کا مفہوم اور پس منظر کیا ہے،

سوال: فہم قرآن کے لئے آپ کا تدریسی سلیبس کیا ہے؟

جواب: ہم زیادہ تر قرآنی گرائمر سکھاتے ہیں' کیونکہ عربی زبان کو سمجھنے کے لئے گرائمر کا جاننا بہت ضروری ہے۔ قرآن میں اللہ نے آسان قواعد استعمال کئے ہیں' کوئی مشکل بات نہیں۔ ہم گرائمر کی پیچیدگیوں میں نہیں جاتے' بس جس حد تک قرآن نے عام گرائمر کا مطالبہ کیا ہے' اس حد تک پڑھاتے ہیں۔

سوال: کیا لوگ شوق و رغبت کے ساتھ قرآن فہمی میں حصہ لیتے ہیں؟

جواب: بالکل! اس کورس کی خوبی یہ ہے کہ سب لوگ اسے دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ اس کورس میں ایک قسم کی کشش پائی جاتی ہے۔ لوگ اس سے کسی قسم کی اکتاہٹ یا بوریت محسوس نہیں کرتے۔ چونکہ ہمارے ہاں گرائمر کے قواعد کو عربی گرائمر یعنی قرآن مجید کی چھوٹی اور بڑی آیات پر جاری کر کے سمجھایا جاتا ہے' اس طرح ایک طالب علم کو عربی گرائمر سے لگاؤ ہو جاتا ہے اور دوسری طرف قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی اور شوق پیدا ہو جاتا ہے۔

سوال: اس میں شریک ہونے والے کون لوگ ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: بیک وقت ڈاکٹرز' انجینئرز' آفیسرز' کلرک' ملازم اور ایک دوکاندار' غرض ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے ہیں اور ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

سوال: کوس کا دورانیہ کتنے مہینوں پر مشتمل ہے؟

جواب: ہمارے فہم قران کورس کا دورانیہ 3 مہینوں پر مشتمل ہے۔

سوال: آپ کی تحریکی شاخیں کہاں کہاں واقع ہیں اور اوقات کار کیا ہیں؟

جواب: المسلمین بلڈنگ' لوئر مال' لاہور۔ فون: 7310496

(1) صبح 7:00 بجے سے لے کر 8:00 بجے تک

(2) صبح 8:00 بجے سے لے کر 9:00 بجے تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ پاک اورینٹل کالج' چوبری لاہور

(1) صبح 10:45 سے لے کر 11:45 تک

(2) صبح 11:45 سے لے کر 12:45 تک

(3) دوپہر 2:30 سے لے کر 3:20 تک ہوتی ہیں۔

سوال: کورس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: کورس ختم ہونے کے بعد سند کا اجراء کیا جاتا ہے اور پنجاب یونیورسٹی میں ہماری سند کو سرٹیفکیٹ کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے۔

سوال: کیا آپ کی تحریک کو کسی قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

جواب: میرے خیال میں جتنی بھی تحریکیں ہیں' وہ کسی نہ کسی مسئلے سے دوچار ہیں۔ اسی طرح ہماری تحریک سیاسی مسائل اور مالی مسائل سے دوچار ہے۔ سیاسی مسئلہ یہ ہے کہ لوگ تعصب پسند ہیں اور اس تعصب پسندی میں وہ اس قدر دور نکل چکے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو برتر اور دوسری تحریک کو بدتر ثابت کرنے کے لئے مختلف قسم کے سیاسی ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور مالی مسئلہ یہ ہے کہ ہم چونکہ بلا معاوضہ تعلیم دیتے ہیں تو اساتذہ کی تنخواہ ادا نہیں کر سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں قرآن کے درس کا ایک اجمالی جائزہ

لاہور مرکز علم وحکمت اور مخزن علم وعرفان ہے۔ آج نہیں' صدیوں سے اس شہر کو یہ شرف حاصل ہے۔ یہ شہر ہمیشہ علمائے حق اور پاکباز صوفیاء کا مسکن رہا ہے۔ معلوم نہیں یہاں کتنے اولیاء اللہ محو خواب ہیں۔ لاہور کی مساجد کے محراب ومنبر سدا قال اللہ وقال الرسول کی صداؤں سے معمور رہے ہیں۔ مقام تعجب ہے کہ آج عوام تو ایک طرف رہے' خواص بھی بالعموم شکوہ سنج ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد دینداری اور دینی اقدار کو لاہور سے دیس نکالا مل گیا ہے' جبکہ ہمارا تجربہ اور ذاتی مشاہدہ اس کے برعکس ہے۔

زیر نظر جائزہ کی ترتیب وتدوین کے بعد ہمیں اور بھی یقین ہو گیا کہ لادینی تحریکات کے مقابل شہر میں دینی اقدار اور اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت کیلئے بھی بہت کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی مساعی میں کمی صرف تعاون اور مرکزیت کے فقدان کی ہے۔

(حافظ نذیر احمد - پرنسپل شبلی کالج لاہور)

قیام پاکستان سے قبل

درس حضرت مولانا احمد علی مرحوم (شیرانوالہ دروازہ)

"ریشمیں خطوط کی سازش" کے سلسلے میں مولانا 1971ء میں لاہور میں نظر بند ہو کر آئے اور آپ کی لاہور میں نظر بندی ملک کے اس خطے میں ایک عظیم قرآنی تحریک کا مؤجب بن گئی۔ مولانا نے لاہور آتے ہی شیرانوالہ دروازہ کے باہر ایک چھوٹی مسجد میں درس قرآن شروع کر دیا۔ جگہ کی تنگی کے باعث درس کو ایک رہائشی مکان میں منتقل کرنا پڑا۔ آخر یہ وسیع مکان بھی کافی ثابت نہ ہوا تو اندرون دروازہ کی آبادی کی مسجد لائن سبحان خاں میں درس شروع کیا گیا۔ ہجرت کابل کے ایام کو چھوڑ کر یہ درس ایک دن کے ناغے کے بغیر جاری رہا اور آج جاری ہے۔

عمومی درس قران 1332 ہجری بمطابق 1917ء سے جاری ہے۔ یہ درس نماز فجر کے ایک گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ مستورات کیلئے پردے کا علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔

درس قرآن کا پہلا دور 8 سال میں مکمل ہوا۔ دوسرا دور 15 سال میں ختم ہوا۔ تیسرا 1949ء میں شروع ہوا اور چوتھا دور اس کے بعد۔ 1962ء میں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی ؒ کا انتقال ہوا تو مسند درس ان کے فرزند ارجمند مولانا عبید اللہ انور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے سنبھالی۔اس وقت سے آپ اسی باقاعدگی سے درس قرآن دے رہے ہیں۔

درس خصوصی اس عام درس کے علاوہ رمضان المبارک میں ہوتا ہے۔یہ سہ ماہی درس 15 شعبان سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں صرف دینی مدارس کے فارغ شریک ہوتے ہیں۔روزانہ 2 سے 5 گھنٹے تک جاری رہتا ہے۔اس میں پورے کلام اللہ کی تفسیر کے علاوہ سورۃ البقرہ کا خلاصہ،ہر رکوع کا خلاصہ، خلاصے کا مآخذ اور ربط آیات بتلایا جاتا ہے۔طلباء ساتھ ساتھ لکھتے جاتے ہیں۔ہر روز گزشتہ کا اعادہ ہوتا ہے۔آخر میں تحریری امتحان لیا جاتا ہے۔کامیاب ہونے والے علماء کو سند دی جاتی ہے۔ اس سند پر حضرت مولانا انور شاہ کاشمیریؒ، شیخ الہند مولانا حسین مدنیؒ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی مہر ثبت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مولانا کے اپنے دستخط اور انجمن خدام الدین کی مہر ثبت کی جاتی ہے۔

درس جامع مسجد (صدر بازار لاہور چھاؤنی)

مولانا عبدالعزیز مرحوم کا درس قیام پاکستان سے قبل اس علاقے کا واحد درس تھا۔آپ نے 1923ء میں درس کا آغاز کیا اور مسلسل دس سال تک مصروف تدریس رہے۔جامع مسجد صدر بازار کے علاوہ آپ مسجد مغلپورہ، گلی نمبر 1 میں پندرہ سال درس دیتے رہے۔

1944ء میں مولانا کا انتقال ہوگیا تو آپ کے شاگرد مولانا حافظ منظور احمد آپ کے جانشین اور درس کے مسند نشین ہوئے۔لیکن کچھ عرصہ کے بعد عمومی درس کا یہ سلسلہ منقطع ہوگیا۔

درس حزب الاحناف (چنگڑ محلہ، اندرون دہلی دروازہ)

لاہور شہر میں احناف کا ایک قدیمی درس ہے۔1923ء میں مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب نے درس کا آغاز کیا۔ اپ کا درس بڑا عالمانہ ہوتا تھا۔1925ء میں قبلہ سید صاحب کی جگہ مولانا سید ابوالبرکات صاحب نے مسند درس سنبھالی۔اپ مسلسل چالیس (40) سال تک درس دیتے رہے۔ابتداء میں یہ درس بعد از نماز عشاء ہوتا تھا' بعد میں نماز فجر کے بعد ہونے لگا۔

درس مسجد شاہ چراغ (ہائی کورٹ، شارع قائداعظم)

علامہ علاؤالدین صدیقی صاحب (وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی)

قیام پاکستان سے قبل لاہور میں معدودے چند مقامات پر درس قرآن ہوتے تھے۔ان میں علامہ صاحب کا درس ایک منفرد اور امتیازی حیثیت کا حامل تھا۔آپ نے 1937ء میں مسجد شاہ چراغ میں درس کا آغاز کیا جو نماز عصر کے بعد کم وبیش ایک گھنٹہ تک جاری رہتا۔

علامہ صاحب تلاوت کے بعد رواں مطلب خیز کرتے' پھر اپنے استاد گرامی حضرت مولانا احمد علیؒ صاحب کے طریقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ربط آیات اور خلاصہ مضامین بیان کرتے۔تشریح' الفاظ کی وضاحت اور حسب ضرورت شان نزول بتلاتے۔الاعتبار والتاویل کے عنوان سے حالات حاضرہ پر آیات قرآنی کی تطبیق فرماتے۔آپ کا پر جوش اور ولولہ خیز خطاب اتحاد اور عمل کا پیامبر ہوتا تھا۔ "اطاعت احکام الٰہی اور اور اشاعت احکام الٰہی" آپ کے درس کا مرکزی نکتہ ہوتا۔آپ اکثر یاد دلاتے۔

تا نہ خیز د بانگ حق از عالمے
گر مسلمان بناسائی دمے

فرقہ واری سے بالاتر رہنا آپ کے درس کی نمایاں خصوصیت تھی۔چنانچہ درس میں شیعہ' سنی اور ہر مکتب فکر کے اشخاص شریک ہوتے۔بعض اوقات غیر مسلم بھی درس میں آتے۔حاضرین میں میڈیکل کالج اور لاء کالج کے طلباء' سرکاری دفاتر کے ملازمین' ہائی کورٹ کے وکلاء اور دوسرے تعلیم یافتہ اصحاب ہوتے جو اکثر درس کے نوٹ لیتے۔

سورۃ البقرہ کے خاتمے پر مقبرہ جہانگیر میں ایک تقریب منائی گئی۔درمیان میں کی تبلیغی اور عملی پروگرام زیر عمل آئے۔ ایک بار مکمل دور ختم ہو گیا۔لیکن تحریک پاکستان کے ہنگامہ خیز دور میں یہ سلسلہ اپنے انداز میں قائم نہ رہ سکا۔

درس مسجد چینیاں والی (چابک سواراں)

مسجد کے سال تعمیر 1082 ہجری بمطابق 1671ء سے ہی یہاں جید اہلحدیث علماء درس دیتے رہے۔چند ایک اسمائے گرامی یہ ہیں:

مولانا عبداللہ الغزنوی (متوفی 1298 ہجری بمطابق 1880ء) ان کے بارے میں علامہ اقبال نے لکھا ہے:
"مولوی عبداللہ غزنوی درس حدیث دے رہے تھے کہ ان کو ان کے بیٹے کے قتل کیے جانے کی خبر ملی۔ایک منٹ تامل کیا' پھر طلباء کو مخاطب کر کے کہا: "برائے او راضی ہستیم' بہائید کہ کار خود کنیم" (ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں' پس آؤ اپنا کام کریں) یہ کہہ کر پھر درس میں مشغول ہو گئے۔"

مولانا عبدالاحد الغزنوی (متوفی 1931ء) ان کے بعد مسند درس پر بیٹھے۔ان کے بعد مولانا محمد علی لکھوی نے کچھ عرصہ درس دیا' پھر غزنوی خانوادے کے مایہ ناز عالم مولانا سید محمد داؤد غزنوی نے درس کی مسند سنبھالی۔ان کے علاوہ عبدالرشید ملتانی' مولانا محمد احسان رحمانی نے بھی اس مسجد میں درس دیا۔

ان دنوں مسجد چینیاں والی میں مولانا حافظ احسان الٰہی ظہیر صاحب' ایم۔اے فاضل مدینہ یونیورسٹی درس دے رہے ہیں۔یہ درس نماز فجر کے نصف گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے۔عام ایام میں بھی درس کی حاضری ڈیڑھ دو صد کے درمیان رہتی ہے۔

درس مسجد لسوڑیاں (اندرون شہر)

یہ مسجد لاہور کے قدیم ترین مراکز میں سے ہے۔مسلسل بائیس برس مشہور عالم دین مولانا محمد حسین بٹالوی یہاں قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجید کا درس دیتے رہے۔ اب آخری دور میں چند سال قبل مولانا محمد شریف لائل پوری فاضل مدینہ یونیورسٹی نے درس دیا۔ ان دونوں حکیم ہدایت اللہ صاحب درس دے رہے ہیں۔

درس مسجد خواجہ برادری (بازار سادہ کاران)

اس مسجد میں قیام پاکستان سے قبل مشہور عالم مولانا محمد دین صاحب' صدر مدرس شعبہ عربی اورینٹل کالج نے یہاں درس دیا۔ اس درس کی ابتداء تقریباً 1935ء میں ہوئی۔ یہ درس لاہور کے بڑے عالمانہ درسوں میں شمار ہوتا تھا۔

درس اونچی مسجد (اندرون بھاٹی دروازہ)

1932ء سے قیام پاکستان کے بعد مولانا غلام مرشد صاحب' خطیب شہر نے یہاں درس دیا۔

1960ء سے 1968ء تک ہمارے خوش بیان خطیب اور شعلہ نوا مقرر پروفیسر خالد علوی' ایم۔ اے نماز فجر کے بعد درس دیتے رہے۔ طلباء اور نوجوان کے درمیان آپ کا درس بے حد مقبول رہا۔ آپ سترہویں پارے تک پہنچے تھے کہ محکمہ اوقاف کی ''اصول پسندی'' سے علوی صاحب کو اونچی مسجد چھوڑنی پڑی اور اس قدیمی درس کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

درس جامعۂ قاسمیہ (فیض باغ)

مولانا مطیع الحق مرحوم نے 1930ء میں اس مسجد کی بنیاد ڈالی اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ قیام پاکستان کے بعد تک تازیست درس قرآن دیتے رہے۔ حافظ قاری شفاعت احمد صاحب آپ کے دست راست رہے۔ ان مضافات میں واحد درس ہوتا تھا۔

درس مسجد قدس (کوچہ پوربیاں)

اندرون موچی دروازہ کی اس مسجد میں قیام پاکستان سے قبل برسوں مولوی احمد دین صاحب درس قرآن دیتے رہے۔

درس مسجد جوگیاں (اندرون بھاٹی دروازہ)

قیام پاکستان سے قبل اس مسجد میں مولانا محمد حسین مجددی درس دیتے تھے۔ بعد میں مولانا اکرام حسین مجددی نے دس گیارہ برس تک درس دیا۔ لیکن اب یہ مسند درس خالی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درس جامعہ حنفیہ (ٹیمپل روڈ)

یہاں مولانا عبدالحلیم قاسمی صاحب 1312 ہجری (1944ء) سے بعد نماز فجر مسلسل درس دے رہے ہیں۔ اس وقت تک دس بارہ دور مکمل کر چکے ہیں۔

مولانا کے ایک بھائی عبدالعلیم قاسمی مدرسہ عربیہ حنفیہ بہاولپور ہاؤس میں اور دوسرے بھائی عبدالرحیم قاسمی مدرسہ اسلامیہ کینال پارک گلبرگ میں درس دیتے ہیں۔

حوالہ (سیارہ ڈائجسٹ - قرآن نمبر جلد نمبر ص 306)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہور کے موجودہ درس قرآن اور مساجد میں فہم قرآن کی کاوشیں

اندرون شہر:

- مسجد لال کھوہ' اندرون موچی دروازہ
  مولانا محی الدین صاحب۔ بعد نماز فجر
- مسجد چوہٹہ مفتی باقر' اندرون موچی دروازہ
  مولانا اکرم ہزاروی صاحب۔ بعد نماز فجر
- شیعہ جامع مسجد' اندرون موچی دروازہ
  شیخ ظہیر علی جاوا صاحب۔ بعد نماز فجر
- امام بارہ خواجگان ناروال' اندرون موچی دروازہ
  سید مرتضیٰ حسن شاہ۔ چار بجے شام (گزشتہ دس بارہ برس سے درس دے رہے ہیں)
- اونچی مسجد بیری والی' اندرون ٹکسالی دروازہ
  مفتی غلام جان مرحوم نے مدتوں درس دیا۔ اب ان کے فرزند مولوی ظفر اقبال بعد نماز فجر درس دیتے ہیں۔
- جامع مسجد' اندرون کشمیری دروازہ
- مولانا محمد شاہ صاحب۔ بعد نماز فجر
- مسجد پٹولیاں' اندرون شہر
  مولانا محمد الیاس صاحب۔ بعد نماز فجر
- جامع مسجد' محلہ خراسیاں
  مولانا محمد صدیق صاحب۔ بعد نماز فجر
- اونچی مسجد' بنگلہ ایوب شاہ
  صاحبزادہ فیض القادری صاحب۔ بعد نماز فجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مسجد تکیہ سادھواں' اندرون شہر

مولانا محمد فاضل صاحب۔ بعد نماز فجر

- مسجد حنفیہ' تکیہ سادھواں

مولانا عبدالوہاب صاحب۔ بعد نماز فجر

- مسجد حمام والی' سوتر منڈی

مولانا غلام رسول صاحب۔ بعد نماز فجر (سات سال سے درس دے رہے ہیں)

- مسجد ایاز' رنگ محل

مولانا محمد حنیف صاحب۔ بعد نماز فجر

- مسجد پٹولیاں' اندرون لوہاری دروازہ

مولانا محمد الیاس صاحب۔ 1957ء سے بعد نماز فجر درس دے رہے ہیں۔

لاہور چھاؤنی:

- جامع مسجد' صدر بازار' دہلی

مولانا منظور احمد صاحب' خطیب چھاؤنی

- جامع مسجد میاں جان محمد' صدر بازار

مولانا سلطان احمد فاروقی صاحب

مصطفیٰ آباد (دھرم پورہ)

- مسجد مہاجرین

مفتی عبدالحمید صاحب۔ نماز فجر کے بعد عمومی درس ہوتا ہے۔ چوتھا دور قریب الختم ہے۔ درس خصوصی بعد نماز عشاء ہوتا ہے۔

- مسجد کبریٰ

مولوی علی اکبر صاحب۔ بعد نماز عشاء

- مسجد حنفیہ فاروقیہ' گلستان کالونی

حافظ احمد شرف الدین صاحب۔ بعد نماز عشاء

- نورانی مسجد' کینال بنک

مولوی نواب دین صاحب۔ بعد نماز عشاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- جامع مسجد مدنی' میاں میر کالونی

حافظ مقصود احمد صاحب

باغبان پورہ و ملحقات:

- مسجد اہل سنت والجماعت' جی ٹی روڈ

مولانا محمد اسحٰق صاحب - بعد نماز فجر (بارہ چودہ سال سے تین دور مکمل کر چکے ہیں)

- جامع مسجد اہلحدیث' محلہ مادھولال حسین

مولانا عبدالرحیم صاحب - بعد نماز فجر (پندرہ سال سے درس دے رہے ہیں)

- اونچی مسجد' بھوگیوال

ابوالانوار مولانا فتح محمد صاحب (پندرہ سال سے بعد نماز فجر - تیسرا دور ہے - اتوار کے دن درس مدارج النبوۃ)

- مسجد باغیچی سیٹھاں والی

مولانا احمد حسن نووی صاحب - بعد نماز فجر (1963ء سے درس دے رہے ہیں - چوبیسواں پارہ ہو رہا ہے)

- جامع مسجد میاں علم الدین' تکیہ درگی والا

مولانا محمد محبوب علی صاحب - بعد نماز فجر ، سات سال سے جاری ہے - تیرہواں پارہ ہو رہا ہے)

- جامع مسجد ضیاء الاسلام فاروقیہ' محلہ شاہ بخاری

حافظ قاری غلام رسول فاروقی - بعد نماز فجر (تین سال سے جاری ہے)

- مسجد الفاروق' محلہ یونس پورہ' درس روڈ

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب - بعد نماز عشاء (اس سال شروع ہوا ہے)

- مسجد بلال پارک' باغبان پورہ

قاری محمد صدیق - بعد نماز فجر

- مسجد جامع حنفیہ' سلامت پورہ

مولانا محمد عارف اشرفی - بعد نماز فجر (گزشتہ اٹھارہ سال سے درس دے رہے ہیں)

شالامار گارڈن

- جامع مسجد ایک مینار' فہمی سٹریٹ

مولانا محمد یوسف صاحب تیالوی - بعد نماز فجر (مستورات بھی شریک درس ہوتی ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- جامع مسجد' برکت پورہ

قاری بشیر احمد صاحب۔ بعد نماز فجر

- مسجد سراج پورہ

قاری عبداللطیف صاحب

قاری عبدالغنی صاحب۔ بعد نماز فجر

مغلپورہ و ملحقات:

- مسجد حنفیہ' نزد پل نہر

مولانا طالب حسین شاہ صاحب۔ بعد نماز عشاء

- جامع مسجد' مین بازار کمہار پورہ

مولانا ابوالبشیر محمد بشیر صاحب۔ بعد نماز فجر (گزشتہ پانچ سال سے درس ہو رہا ہے)

- جامع مسجد' کمہار پورہ

مولانا عبدالحیٔ صاحب۔ بعد نماز فجر

- جامع مسجد' رام گڑھ

مولانا کریم الدین صاحب' خطیب جامع مسجد پاور ہاوس' مغلپورہ

- مسجد الفاروق' محلہ قادریہ' گوجر پورہ

مولانا ابوالفیض حبیب الرحیم فارقی صاحب (ہر اتوار صبح 8'9 بجے سے نماز ظہر مجلس درس و وعظ منعقد کرتے ہیں۔

- مسجد حنفیہ فاروقیہ' ڈاکخانہ مغلپورہ' ریلوے ورکشاپس

مولانا احمد حسن نوری صاحب۔ بعد نماز عشاء (1964ء سے درس دے رہے ہیں۔ بعد نماز فجر باغبان پورہ میں اور دوسرا بعد نماز عصر گلبرگ میں دے رہے ہیں)

شادباغ و ملحقات:

- مسجد حنفیہ' شادباغ

حافظ غلام مرتضٰی صاحب۔ بعد نماز فجر

- جامع محمدیہ اہلحدیث' شادباغ

مولانا عبدالغفور صاحب۔ بعد نماز فجر (1960ء سے درس دے رہے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مسجد غوثیہ المینار' نیو شاد باغ

مولانا ابوالفضل اللہ دتہ صاحب۔ بعد نماز فجر (دو سال سے)

- مسجد اہلحدیث' کرم پارک' شاد باغ

گڑھی شاہو:

- مسجد ابو القاسم' برنی سٹریٹ

مولانا ولی اللہ۔ بعد نماز مغرب

- مسجد ابو الخیر' مین بازار گڑھی شاہو

مولانا راج ولی رحمٰن صاحب (نماز فجر اور نماز ظہر کے بعد درس دے رہے ہیں)

- مدنی مسجد' برنی روڈ

قاری محمد ابراہیم صاحب۔ بعد نماز فجر (1957ء) سے درس دے رہے ہیں

- مسجد بوہر والی' مین بازار

مولوی محمد بشیر صاحب (1964ء سے بعد نماز عشاء درس دے رہے ہیں)

- مسجد سائیں علی گوہر' چاہ دوہٹہ

مولانا عبید الرحمٰن عباس صاحب (1961ء میں درس شروع کیا۔ اب دوسرا دور بعد نماز عشاء ہو رہا ہے)

- مسجد رحمانیہ اہلحدیث' صدر سٹریٹ

مولانا منیر احمد صاحب۔ بعد نماز فجر

- مسجد میاں خان محمد حضوری' بیرون گڑھی شاہو

حافظ نور احمد صاحب۔ بعد نماز فجر

محمد نگر' بی بی پاک دامن:

- مسجد منور' باغ والی' محمد نگر

قاری محمد اشرف صاحب۔ بعد نماز عشاء (درس قرآن مع درس تجوید

- مسجد طاہر' دھوبی گیٹ

قاری عبد الرحمٰن طاہر صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزنگ' لٹن روڈ اور ملحقات:

- جامع محمدیہ' مزنگ اڈہ
مولانا سید حسین شاہ بخاری-بعد نماز فجر
- جامع مسجد جنازہ گاہ' مزنگ
مولانا عبدالوہاب صاحب-بعد نماز فجر
- جامع مسجد محمدیہ' مبارک پورہ' مزنگ
مولانا عتیق الرحمٰن صاحب-بعد نماز مغرب (1967ء سے درس شروع ہے)
- مسجد کنک منڈی' ہری شاہ روڈ' مزنگ
مولوی شیر علی صاحب-بعد نماز فجر (1963ء سے درس ہو رہا ہے)
- جامع مسجد حنفیہ غوثیہ' چاہ پچھواڑہ
مولانا محمد نور الٰہی انور صاحب-بعد نماز فجر (1963ء سے درس دے رہے ہیں)
- جامع مسجد چوک صفاں والی' مزنگ
مولانا عبدالحیٔ خطیب-بعد نماز فجر
- جامع مسجد نمبر 4' مزنگ روڈ
مولانا خلیل الرحمٰن صاحب (گزشتہ چار سال سے درس دے رہے ہیں)
- مسجد شمس' لٹن روڈ
مولانا محمد سلیک الرحمٰن صاحب-بعد نماز عشاء (1964ء سے درس دے رہے ہیں)
- جامع مسجد حلم گنج' لٹن روڈ
مولانا سید فضل علیم صاحب و مولانا یار محمد صاحب (نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اکتوبر 1968ء سے درس دے رہے ہیں)
- مسجد نواب صاحب' دار الترتیل' لٹن روڈ
قاری عطاء اللہ صاحب-بعد نماز فجر (گزشتہ پندرہ سال سے درس دے رہے ہیں)
- جامع مسجد قاسمیہ' ٹیمپل روڈ
مولانا عبدالعلیم قاسمی صاحب (1944ء سے درس دے رہے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرشن نگر:

- نور مسجد' کرشن نگر

مولانا احمد حسن شاہ صاحب۔ بعد نماز فجر و شام

- مسجد اوقاف' کرشن نگر

مولانا محمد سعید صاحب' ایم۔اے

- مسلم مسجد' اسلام پورہ

مولانا مفتی اعجاز ولی صاحب

- جامع مسجد ہیرن روڈ' کرشن نگر

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب۔ ہفتہ وار درس

اچھرہ و ملحقات:

- مسجد ارائیاں' گلی نمبر 42' اچھرہ

مولانا صداقت علی صاحب۔ بعد نماز فجر

- جامع مسجد جٹاں والی' ذیلدار روڈ

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ بعد نماز فجر

- مسجد بوہڑ والی

مولانا میاں خان صاحب۔ بعد نماز فجر

- مسجد برکت والی' سردار پورہ

مولانا محمد طیب صاحب

- مسجد ارائیاں' شام عالم سٹریٹ

حافظ عبدالمجید صاحب۔ بعد نماز فجر (1945ء سے درس دے رہے ہیں۔ جمعرات کے دن درس حدیث ہوتا ہے)

- مسجد حنفیہ' بہاولپور ہاؤس

مولانا عبدالحلیم قاسمی صاحب

- مسجد حسن' جامعہ اشرفیہ' اچھرہ

مولانا عبدالرحمٰن صاحب' مہتمم جامعہ اشرفیہ (1953ء) سے درس دے رہے ہیں۔ دوسرا دور شروع ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماڈل ٹاؤن:

- جامع مسجد' اے بلاک
  مولانا محمد شفیع صاحب
- جامع مسجد' بی بلاک
  مولانا عبدالکبیر صاحب
- جامع مسجد' ایف بلاک
  مولانا بہارالحق قاسمی صاحب

سمن آباد' وحدت روڈ:

- جامع صدیقیہ' نیو سمن آباد
  مولانا شمس الزمان قادری صاحب (دو سال سے درس دے رہے ہیں)
- جامع مسجد خضریٰ' مین سمن آباد
  قاری عبدالرحمٰن صاحب (گزشتہ سال سے بعد نماز عشاء درس دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اتوار کو دن ساڑھے آٹھ بجے درس دیتے ہیں۔ اس میں حاضری خاصی ہوتی ہے)
- جامع مسجد' پرانی مارکیٹ' سمن آباد
  مولانا محمد دین صاحب (بعد نماز فجر قرآن کا درس اور بعد نماز عشاء حدیث کا درس دے رہے ہیں)
- جامع مسجد' وحدت کالونی
  قاری رضی الرحمٰن صاحب نے 1968ء سے بعد نماز عشاء درس شروع کیا ہے۔

گلبرگ کالونی:

- جامع حنفیہ قاسمی' بی بلاک
  مولانا محمد عبدالعلیم قاسمی۔ بعد نماز فجر (گزشتہ دو سال سے درس دے رہے ہیں)
- جامع محمدؐ' گلبرگ نمبر 3
  مولانا سید محمد جعفر صاحب۔ ہر اتوار صبح دس بجے
- جامع غوثیہ رضویہ' مین مارکیٹ
  مولانا احمد حسن نوری صاحب (عصر اور مغرب کے درمیان درس قرآن و حدیث کے علاوہ درس فقہ بھی دیتے ہیں۔ قاری محمد حنیف صاحب نے نماز عشاء کے بعد دوسرا درس شروع کیا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کوٹھی نمبر 25' بی بلاک نمبر 2
چوہدری غلام احمد پرویز صاحب (ہر اتوار قبل دوپہر درس دیتے ہیں)

شاہدرہ:

- مسجد عیدگاہ
حافظ محمد اسلم صاحب۔بعد نماز فجر (5 سال سے درس دے رہے ہیں)
- جامع مسجد چٹی' مین بازار
حافظ قمر الدین صاحب۔بعد نماز فجر (دس سال سے جاری ہے)
- مسجد نمبرداراں
حافظ عطا محمد صاحب۔بعد نماز فجر (دو سال سے درس شروع ہے)
- مسجد تیلیاں والی' مین بازار
مولانا محمد سرور صاحب۔بعد نماز فجر (تین سال سے درس دے رہے ہیں)
- مسجد گھوڑے شا
مولانا فضل الدین صاحب۔بعد نماز فجر (چار سال سے درس جاری ہے)

حوالہ (سیارہ ڈائجسٹ - قرآن نمبر' جلد نمبر ص313)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ پراسپیکٹس "دی چلڈرن قرآن سوسائٹی"
۲۔ ماہنامہ "کوثر" لاہور
۳۔ پراسپیکٹس "قرآن اکیڈمی"
۴۔ سالانہ رپورٹ 2002ء
۵۔ ماہنامہ "حکمت قرآن" لاہور
۶۔ فہرست تصانیف ڈاکٹر اسرار احمد
۷۔ پراسپیکٹس تحریک "آؤ قرآن کی طرف"
۸۔ حی علی الفلاح
۹۔ فہرست= مارچ 2002ء
۱۰۔ رپورٹ= تقریب سالانہ تقسیم اسناد
۱۱۔ ہینڈ بل
۱۲۔ پراسپیکٹس "البلاغ فاؤنڈیشن"
۱۳۔ رپورٹ= حافظ نذیر احمد، پرنسپل شبلی کالج، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

فہم قرآن میں جدید ذرائع ابلاغ کا کردار

1- ابلاغ کی ضرورت واہمیت
2- اخبارات
3- رسائل وجرائد
4- ٹیلی ویژن
5- ریڈیو
6- وی۔سی۔آر؛فلم
7- انٹرنیٹ
8- مطبوعات وتصانیف کے ذریعے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابلاغ کی ضرورت واہمیت

انسان حیوان ناطق ہے۔ اس کے لئے ابلاغ کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی کھانے پینے کی۔ ابلاغ کے بغیر حیات انسانی غیر مؤثر اور بے معنی ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی رونا شروع کر دیتا ہے۔ اس کا رونا ابلاغ ہے۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے اس کا ابلاغ بھی بتدریج مؤثر ہوتا جاتا ہے۔ ابلاغ نہ صرف بولنے سے بلکہ اشاروں کنایوں سے بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر انسان کسی ایسے علاقے میں جاتا ہے جہاں کی زبان نہیں جانتا تو وہاں اشاروں کنایوں سے کام لیتا ہے۔ اس لئے اشاروں کو بین الاقوامی زبان کہا جاتا ہے۔

گویا یہ چیز فطرت انسان میں داخل ہے کہ ایک انسان جو کچھ سوچتا اور محسوس کرتا ہے اس میں وہ دوسرے ہم جنسوں کو بھی شریک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان کی یہی فطری خواہش ابلاغ عام کا ظہور بنی۔ زمانہ قدیم میں جب معاشرہ سادگی کی بنیادوں پر قائم تھا اس دور میں ذرائع ابلاغ کی نہ ضرورت تھی نہ اہمیت۔ جوں جوں معاشرہ پیچیدہ ہوتا گیا اور مختلف قسم کے ادارے بنتے چلے گئے علم تہذیب نے ترقی کی اور انسان کی سوچ کے دائرے وسعت اختیار کرتے گئے۔ نیز ذرائع ابلاغ کی اہمیت بڑھنے لگی۔ آج انسانی تہذیب اور معاشرہ اپنے اوج کمال تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج ذرائع ابلاغ کی اہمیت پہلے سے کئی گنا ہو چکی ہے۔ ابلاغ کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر اس کی بہت سی تعریفات کی گئی ہیں جن میں سے چند ایک کو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

''ابلاغ اور دور جدید'' کے مصنف کے نزدیک:

> ابلاغ اس ہنر اور علم کا نام ہے جس کے ذریعے کوئی شخص کوئی اطلاع، خیال، رویہ یا جذبہ کسی دوسرے شخص تک منتقل کرتا ہے [1]

گویا نظریات و خیالات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے یا ایک فرد سے دوسرے فرد کو منتقل کرنے کے عمل کو ابلاغ کہا جاتا ہے۔

نفیس الدین رقم طراز ہیں:

> ''احساسات و خواہشات، جذبات و خیالات، مسرت و شادمانی کے اظہار کو ابلاغ کا نام دیا جاتا ہے اور یہی ابلاغ انسان کی بنیادی ضرورت ہے'' [2]

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ نے زبردست ترقی کی ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ قومیں ذرائع ابلاغ سے استفادہ کرتے ہوئے ترقی کی منزلیں طے کرتی جا رہی ہیں۔ جہاں اقوام نے دوسرے میدان میں ترقی کی ہے اور زندگی کیلئے نئی راہیں تلاش کی ہیں، وہاں ابلاغ کی اہمیت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ آج سے ایک سال پہلے انسان جس طرح زندگی گذار رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا' وہ زندگی نہایت سادہ اور تکلفات سے مبرا و منزا تھی۔ کسی فرد کو اپنے خیالات و نظریات ہم جنسوں میں پھیلانے کی اجازت نہ تھی۔ اس زمانے میں تو لوگ ایسی زندگی بسر کر رہے تھے جس میں ان کی اہمیت صرف اس قدر تھی کہ وہ لوگ اپنی ضروریات زندگی پیدا کریں اور پھر وہی طریقہ ہائے زندگی بچوں کو بتا کر رخصت ہو جائیں۔

آج معاشرے کی بڑھتی ہوئی پیچیدگیوں کا یہ تقاضا ہے کہ عوام الناس کو ہر معاملے سے باخبر دیکھا جائے اور انہیں مذہب' امور سلطنت' نظم و نسق اور انتظام و انصرام میں شرکت کا احساس دلایا جائے۔ زمانہ جنگ ہو یا امن' ذرائع ابلاغ کی اہمیت دونوں جگہ مسلم ہے۔ امن کی حالت میں ذرائع ابلاغ قوم کی تعمیر و تشکیل' نظریات کے فروغ' اعمال کی ترتیب اور ترقی کی منزلیں طے کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مذاہب اور ان کے تبلیغی اداروں نے بھی ابلاغ کے ان ذرائع سے پہلے کے مقابلے میں بے حد و حساب فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر دور اوّل کے ہمارے مسلمان مبلغین کو یہ ذرائع دستیاب ہوتے تو عجیب نہیں کہ آج دنیا کی غالب اکثریت مسلمان نظر آتی' کیونکہ دور اوّل کے مسلمانوں میں تبلیغ کا شوق فراواں تھا۔ دنیا میں آج کہیں مسلمان نظر آتے ہیں تو وہ انہی تبلیغی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ابلاغ کی جدید ایجادات میں چھاپہ خانے کو مسلمانوں نے کافی اچھی طرح استعمال کیا ہے اور اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ دینی معلومات کو چھاپہ خانہ کی ایجاد کے بعد مسلمانوں کے جتنے بڑے حلقے میں پہنچایا گیا' اس مشین کی ایجاد سے قبل تک اتنے بڑے حلقے میں پہنچانا ممکن نہ ہو سکا تھا۔

موجودہ دور میں ابلاغ کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر ہم ابلاغ کے تمام ذرائع کو اپنی زندگی سے خارج کر دیں تو زندگی آج سے کئی سال پیچھے چلی جائے گی۔ اخبار' ریڈیو' ٹیلی ویژن' فلم' ٹیلی فون اور کتب کے بغیر ہم باقی دنیا سے مکمل طور پر کٹ جائیں گے۔ ہمارا علم اپنی ذات اور بہت قریبی افراد کے حلقے تک محدود ہو جائے گا۔ ہمیں اگر دو دن مسلسل دو دن تک اخبار پڑھنے کو نہ ملے تو ہم زندگی کو ادھورا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ کسی بھی آزاد اور جمہوری معاشرے میں ابلاغ عام کی اہمیت اس لئے بھی اور زیادہ ہو جاتی ہے کہ عوام کو تمام مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہونا ضروری ہے تاکہ وہ کاروبار حکومت میں حصہ لے سکیں۔ روزمرہ زندگی میں ابلاغ کی جو اہمیت ہے' اس کا اندازہ لگانے کے لئے ہم اپنی زندگی کے ایک دن پر غور کریں تو یہ اہمیت ہم پر واضح ہو جائے گی۔ ہم روز اپنے استعمال کی اشیاء خریدتے ہیں۔ یہ تمام خریداری ہم ابلاغ عام کے عمل سے متاثر ہو کر کرتے ہیں۔ کوئی خاص اخبار خریدنا' مخصوص بلیڈ' ٹوتھ پیسٹ' قلم' کپڑا غرض ہر چیز کی خریداری ہم اس کی خوبیوں سے متاثر ہو کر کرتے ہیں۔ یہ خوبیاں ہم پر ابلاغ عام کے ذرائع سے واضح ہوتی ہیں۔ پھر قومی زندگی میں ہمارا مخصوص رویہ ہے۔ ہم اپنا ایک نظریہ قائم کرتے ہیں اور اس نظریے کے تحت مختلف سیاسی لیڈروں کو پسند کرتے ہیں' بعض کو ناپسند کرتے ہیں۔ یہ عمل بھی ابلاغ عام کے ذرائع کا محتاج ہے۔ ہم جن نظریات کے حامی ہوتے ہیں' وہ ہم اخبارات' کتابوں' فلموں' انٹرنیٹ' سیٹلائٹ' رسائل' ریڈیو' ٹیلی ویژن اور مختلف افراد کی نجی بات چیت سننے کے بعد اپناتے ہیں۔ یہ تمام قوتیں بھی ابلاغ عام کے عمل میں مصروف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبارات

جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے تو ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے مقابلے میں ان کی ایک خاص اہمیت یہ ہے کہ محتسب کا کردار بھی ادا کرتے ہیں اور ٹیلی ویژن کی بے اعتدالیوں کو بروقت پکڑ سکتے ہیں۔ چنانچہ جب بھی مذکورہ دونوں ابلاغ میں سے کوئی ایسی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے جس سے عوام الناس برہم ہوتے ہیں تو فوری طور پر وہ اپنے اظہار جذبات کیلئے اخبارات کا سہارا لیتے ہیں' اور مقام شکر ہے کہ چند اخبارات اب بھی ایسے ہیں جو فی جذبات اور علمی سوچ کی ترجمانی میں کوتاہی نہیں کرتے۔ لیکن کچھ اخبارات ایسے بھی ہیں جو صرف زر کی خاطر خود کو غیر جانبدار ظاہر کرنے کے شوق میں ہر طرح کے نظریات و خیالات کو اپنے صفحات پر جگہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ آج ہمارا قومی پریس بین الاقوامی' قومی' علاقائی اور مقامی سطح کی بھرپور معلومات اور تفریح کے علاوہ لوگوں کی تعلیم اور رائے عامہ کی تشکیل اور اس کی راہنمائی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ گویا آج کی روزمرہ زندگی میں اخبارات کو جو اہمیت حاصل ہے' وہ کسی تفصیل کی محتاج نہیں ہے۔ ہم صبح کے وقت جب تک اخبار پر نظر نہ ڈال لیں' اس وقت تک تمام دن ادھورا محسوس ہوتا ہے اور دن بھر یہ احساس رہتا ہے کہ زندگی میں کوئی کمی ہے۔ چنانچہ مختلف مفکرین اور ماہرین نے اپنے اپنے انداز میں اخبارات کی مختلف تعریفات کی ہیں۔

اخبار عربی لفظ ''خبر'' کی جمع ہے اور خبر کا تعلق لارڈ نارتھ کلف کے بقول:

''ایسے مقامات و مشاہدات سے ہوتا ہے جو معمول سے ہٹ کر ہوں'' ۳

اخبار ایک اہم اور موجودہ ذرائع ابلاغ میں سے نسبتاً پرانا ذریعہ ہے۔ آج کے انسان کی زندگی میں انسان اخبار کو اتنی ہی اہمیت دیتا ہے جتنی کہ بنیادی ضرورتوں کو' یہاں تک کہ آج کے انسانوں کی صبح کا آغاز ہی اخبار سے ہوتا ہے۔ اخبار کی اہمیت کے پیش نظر G - Clark David رقم طراز ہیں:

۴ "The need to communicate is as strong as the need to eat, sleep or love"

ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کے نزدیک:

''اخبار کا لفظ بہت پرانا ہے۔ یہ اس وقت سے چلا آتا ہے جب نہ طباعت ایجاد ہوئی تھی اور نہ آج کے اخباروں کا تصور ممکن تھا۔ اخبار عربی زبان کا لفظ ہے اور خبر کی جمع'' ۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسائیکلو پیڈیا آف امریکانو کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"A publicatio devoted primarilly to daily sheets publishing the news as to current events is also used to cover semi weekly and some weekly and some weekly papers of the same class" ۶

ذرائع ابلاغ میں اخبار منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اخبارات کا کام صرف خبر شائع کرنا ہی نہیں بلکہ ان کی تشریح کرنا بھی ہے۔

مہدی حسن کے بقول:

''معاشرے کے دن بھر کے واقعات کا مختصر لیکن بامعنی خاکہ مہیا کرنا' تنقید تبصرے کے اظہار اور بحث کا موقع فراہم کرنا' مختلف طبقات کو ایک دوسرے کیلئے اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع دینا' معاشرے کے مقاصد اور نظریات کی نشاندہی کرنا بھی اخبارات کے فرائض میں شامل ہے'' ۷

اخبارات ذرائع ابلاغ میں سب سے قدیم ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ قبل از اسلام بھی بنی نوع انسان اپنے مافی الضمیر کو ایک دوسرے تک پہنچانے کیلئے پتھر کی تختیوں' درختوں کی چھال اور چمڑے کی کھال پر لکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا کرتے تھے۔ جیسے جیسے زمانہ گزرتا چلا گیا' نئی نئی ایجادات وجود میں آنے لگیں۔ لکھنے پڑھنے کے عمل میں خاصی پیش رفت ہوئی۔ تحریری شکل میں پیغامات واطلاعات کو مؤثر انداز میں پھیلانے اور پہنچانے کیلئے کاغذ کی ایجاد انسان کی چند بڑی اہم ایجادات میں سے ایک ہے۔ کاغذ کی ایجاد نے اطلاعات و پیغامات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کے افراد تک پہنچانے کیلئے علم کو لامحدود حیثیت بخشی۔ ایک قوم کے اقوال ونظریات اور علمی وسائنسی ایجادات سے دوسری بے شمار اقوام کو فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ اخبارات کے آغاز واجراء نے دنیائے ابلاغ میں انقلاب برپا کر دیا۔

ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک کی خبروں اور اطلاعات نے لوگوں کی ابلاغی صلاحیتوں میں بے پناہ اضافہ کر دیا۔ آج دنیا بھر میں اخبارات لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں چھپ کر اسلامی اشاعت کے ابلاغ عمل کو تیز کرنے کے عمل میں پیہم مصروف ہیں۔

قرآن فہمی میں اخبارات کا کردار

روزنامہ پاکستان:

اس اشاعت خاص کے عنوان سے اسلامی قوانین پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ مثلاً 27 اکتوبر 2003ء میں خصوصاً رمضان کے حوالے سے ایک ایڈیشن چھپا ہے' جس کو مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی نے تحریر کیا ہے۔ چونکہ رمضان میں نزول قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا' اس لئے اس خصوصی ایڈیشن میں قرآن کی شان نزول' اس کا پس منظر اور دیگر قرآنی معلومات مہیا کی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ ''روزنامہ پاکستان'' میں عبادت کی فضیلت اور قرآن کا فہم حاصل کرنے کا طریقہ بھی شائع ہوتا ہے جس کو طارق بشیر پیش کرتے ہیں۔ ۸

روزنامہ خبریں:

اس میں بھی خصوصی مذہبی ایڈیشن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اس اخبار میں ''روشنی'' کے نام سے ایک ایڈیشن شائع کیا جاتا ہے' جس کو ''محمد حفیظ اللہ علوی'' بیان کرتے ہیں۔

17 اکتوبر 2003ء میں خبریں میں ''قیامت کی نشانیاں'' کے نام سے ایک ایڈیشن چھپا ہے' جس کو ''اسحاق چوہدری'' نے پیش کیا ہے۔ اس میں قرآنی آیات کا حوالہ دے کر دوزخ کے عذاب سے ڈرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

24 اکتوبر 2003ء کے اخبار میں ''رمضان کی افادیت'' کو بیان کرنے کیلئے ایک کام شائع کیا۔ دیگر بہت سے موقعوں پر یہ اخبار اس طرح کے مذہبی اور قرآن ایڈیشن شائع کرتا رہتا ہے۔ ۹

خبریں سنڈے میگزین:

اخبارات کے علاوہ ''خبریں'' نے ہفتہ وار رسالہ کا اجراء بھی کیا ہوا ہے۔ اس میں بھی گاہے بگاہے قرآنی و مذہبی معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس میگزین میں ''ابواحمد محمد عبداللہ'' کا ایڈیشن شائع کیا جاتا ہے جو کہ قرآن اور مذہب کے متعلق ہوتا ہے۔

روزنامہ جنگ

روزنامہ جنگ درس قرآن کے سلسلے میں خصوصی اہتمام کرت ہے۔ اس میں پہلے صفحہ پر سب سے اوپر دو' تین یا چار قرآنی آیات بیان کی جاتی ہیں' جن کے ساتھ ترجمے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان دنوں جن آیات کو بیان کیا جاتا ہے' وہ سورہ بنی اسرائیل کی آیات ہیں اور ان آیات کو Sponsor کرنے والے Dentonic Tooth Paste بنانے والے ہیں۔

اس کے علاوہ 3 اکتوبر 2003ء کو شعبان کے حوالے سے خصوصی ایڈیشن شائع کیا گیا ہے' جس میں قارئین کو شعبان کی فضیلت اور افادیت کے متعلق بتایا گیا ہے۔ پھر اقرأ کے نام سے خصوصی کالم شائع کیا جاتا ہے' جس میں درس قرآن یعنی کچھ آیات کی تفسیر اور ترجمہ بیان کر کے لوگوں کو آیات سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسائل وجرائد

اخبارات کی طرح رسائل وجرائد بھی قرآن فہمی اور اسلامی اشاعت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اخبار روزانہ چھپتا ہے لیکن رسائل وغیرہ ہفتہ وار، پندرہ روزہ اور ماہانہ ہوتے ہیں' یعنی ایک خاص وقفے کے بعد منظر عام پر آتے ہیں۔

مختلف مفکرین نے اپنے اپنے انداز میں اس کی تعریفات کی ہیں۔ انسائیکوپیڈیا آف امریکانو کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The term "Periodical" is generlly taken to include any serial, publication appearing for times a year or more frequently, with single exception of news paper ..... the term magazine is usually employed to designate the "Periodical" of general, rather then class." ۱۱ے

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹینکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The term which was applied to all publications appearing at regular intervals, is now used designate all such serials except news papers." ۱۲ے

قرآن فہمی میں رسائل وجرائد کا کردار:

آج کے ذرائع ابلاغ عامہ میں تحریر کا استعمال ہوتا ہے۔ اخبارات ورسائل' کتابیں' پمفلٹ' بروشر' مونوگراف' پوسٹر ہورڈنگز اور دیواری نوشتے ہیں۔ مذکورہ تحریری ابلاغ میں پوسٹر ہو یا ہورڈنگز' ابلاغ کیلئے تحریر کے قرینہ استعمال سے قریب تر ہیں جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے متن باب مسجد پر آویزاں کر کے کیا۔ ان ذرائع ابلاغ کی حدود یہ ہیں کہ ذرائع سے کوئی پیغام وصول کرنے والوں تک خود رسائی نہیں رکھتے' ان ذرائع سے کوئی پیغام وصول کنندگان تک خود پہنچیں یا ان کے قریب سے گزریں۔ اس کے مقابلے میں رسائل وجرائد' کتابیں' پمفلٹ ایسے تحریری ذرائع ہیں جو قارئین تک پہنچائے جانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

اس نقطہ نظر سے رسائل وجرائد جملہ تحریری ذرائع ابلاغ میں بہترین تواتر اور وسیع ترین حلقہ اشاعت والے ذرائع ہیں۔

پاکستان میں رسائل وجرائد کی تاریخ بہت سے نشیب وفراز سے گزری ہے۔ پاکستان کو برصغیر کا وہ مسلم پریس ورثے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ملا ہے جو برصغیر کے مسلمانوں کی اس جداگانہ سیاسی تحریک کے بطن سے ابھرا جو متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کے الگ ملی تحفظ کے تشخص اور ملت مسلم کے حقوق کے استواء و استحکام کیلئے ابھری اور بالآخر مطالبہ پاکستان کے قالب میں ڈھل کر تحریک پاکستان کے نام سے معروف ہوئی۔ پاکستان کی تحریک پر ہمیشہ اس کی چھاپ رہی ہے اور اس تحریک کا محور مسلمانوں کا اپنے دین سے والہانہ محبت اور جذباتی وابستگی تھی۔ چنانچہ ہمارے رسائل و جرائد اس تحریک کے زیر اثر دینی عقائد و نظریات سے بیزار نہیں' بلکہ وابستگی کا میلان رکھتے تھے۔ البتہ سیاسی نظام کی ناہمواریوں نے ان پر خراب اثرات مرتب کیے ہیں' وہ ہمارے سامنے ہیں۔ مگر رسائل و جرائد کے میلانات و رجحانات میں دینی تصورات سے پہلے کے مقابلے میں فاصلہ رونما ہونے کے باوجود اب بھی کیفیت یہ ہے کہ کوئی رسالہ علی الاعلان دین کا باغی نہیں ہے' بلکہ اپنے مزاج میں خواہ کیسا ہی انقلابی ہو' رسما دین سے وابستگی کا ہی دم بھرتا نظر آتا ہے۔ [۱۳]

رسائل و جرائد سے بھرپور دعوتی کردار ادا کرانے کیلئے ان کے کارگزار عملے کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ ذرائع ابلاغ کا اصل کام یہ ہے کہ اللہ کی سرزمین میں اس کے عطا کردہ اختیارات و وسائل سے اس قدر اصول' عقیدے' روایت اور طرز عمل کو فروغ دیا جائے' جسے اللہ نے خیر قرار دیا ہے اور ہر اس برائی کو مٹانے پر تل جانا ضروری ہے' جسے وہ شر قرار دیتا ہے۔ اس مقصد کیلئے مسلم پریس کو ہر اس فرد پر اس گروہ اور ہر اس قوت سے تعاون پر آمادہ ہونا چاہئے جو خیر کی علمبردار ہے اور ہر ایسی قوت کے خلاف جہاد کرنا ہوگا جو اللہ کی حدود کو توڑنے والی ہو۔

آج کے زمانے میں دعوتی پرچوں کیلئے ایک بہت بڑا میدان موجود ہے کیونکہ آج کے دور کی اہم ترین اور مشکل ترین خصوصیت یہ ہے کہ آج کا انسان مادی وسائل کے اعتبار سے تو بہت ترقی یافتہ ہے' لیکن یورپ کے صنعتی انقلاب کے بعد اس کی فکری اٹھان ٹھٹھر کر رہ گئی ہے۔ اب اس ماحول میں دعوتی پرچوں کیلئے ایک وسیع میدان موجود ہے بشرطیکہ اس کے مرتبین اعلیٰ فکر اور بصیرت کے ساتھ عالم انسانیت کو زندگی کا نیا راستہ دکھانا کا چیلنج قبول کر سکے۔

آج کل بہت سے ایسے رسائل جو کہ قرآن فہمی کی کوشش کر رہے ہیں' وہ رسائل مندرجہ ذیل ہیں:

ماہنامہ "عرفات" لاہور

یہ رسالہ قرآن فہمی کیلئے کوششیں کر رہا ہے۔ اس میں باقاعدہ طور پر درس قرآن چھپتا ہے اور قرآن کی کسی ایک آیت کو لے کر اس کے تمام پہلوؤں کی تفسیر کی جاتی ہے

فصل لربك وانحر

اس آیت کی مکمل تفسیر مولانا غلام نصیر الدین نصیر نے فروری 2003ء میں کی ہے۔

ادارہ عرفات جامعہ نعیمیہ' علامہ اقبال روڈ' لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ "صراط مستقیم" لاہور

اس رسالے میں باقاعدگی سے درس قرآن وحدیث چھپتا ہے' جو عبدالرزاق مسعودہ ہیلی فیلکس کا ہوتا ہے اور ہر شمارے میں مختلف موضوعات پر درس قرآن دیا جاتا ہے۔

ناشر: مرکزی جمعیت اہل حدیث' برطانیہ

ماہنامہ "اشراق" لاہور

یہ رسالہ ہر ماہ دارالاشراق سے چھپتا ہے۔ اس میں ہر ماہ قرآنی سورتوں کی مختلف آیات جو کہ سلسلہ وار چھپتی ہیں' ان آیات کی تفسیر کی جاتی ہے۔ جاوید احمد غامدی جو کہ اس شمارے کے مدیر بھی ہیں' وہ یہ تفسیر بیان کرتے ہیں۔

123-بی' ماڈل ٹاؤن' لاہور

پندرہ روزہ "الارشاد جدید" کراچی

ترجمان جمعیت اہلحدیث رجسٹرڈ۔

اس میں مولانا محمد جونا گڑھی کا درس قرآن شائع ہوتا ہے۔ اس میں بھی ہر شمارے میں مختلف آیات قرآن کے بارے میں درس دیا ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی کا اور ترتیب وتدوین حافظ محمد ایوب کی ہے۔

پبلشرز: محمد سعید پریس والے' کراچی۔

ماہنامہ "ترجمان القرآن"

مدیر: پروفیسر خورشید احمد

نائب مدیر: مسلم سجاد (منصورہ' ملتان روڈ لاہور)

ماہنامہ "القول السدید" لاہور (رکن کونسل آف جرائد اہلسنت)

اس رسالے میں مختلف موضوعات پر درس قرآن ہوتا ہے مثلاً حلال وحرام' قربانی کا بیان وغیرہ جسے مولانا محمد حسین نقشبندی لکھتے ہیں۔

ناشر: محمد طفیل' کرم پارک' مصری شاہ لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ''مؤمن'' لاہور

اس میں اقساط کے لحاظ سے درس قرآن دیا جاتا ہے اور مختلف سورتوں کا ترجمہ و تشریح جناب حافظ مشتاق احمد دیتے ہیں اور سورتوں کا سیاق و سباق بیان کیا جاتا ہے۔

سلسلہ عالیہ توحیدیہ: G-92 ماڈل ٹاؤن' لاہور

ماہنامہ ''قرآن الہدیٰ'' کراچی

اس رسالے میں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سلسلہ وار چلتا ہے۔

افادات امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔

اس کے علاوہ نزول قرآن اور قرآنی تعلیمات کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔

دفاتر انتظامیہ: قرآن الہدیٰ' قصر بتول' شاہراہ عراق۔صدر' نزد کورنگی بس اسٹاپ۔

ماہنامہ ''الفیض'' کراچی

اس میں فہم القرآن کا سلسلہ شیخ الحدیث مولانا محمد فیض اللہ آزاد چھپتا ہے' جس میں مختلف قرآنی موضوعات پر بحث کی جاتی ہے۔

ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور

اس میں بھی مولانا فضل الرحمٰن الازہری صدر دارالدعوۃ السلفیہ کا مضمون چھپتا ہے جو قرآن فہمی کے سلسلے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

ہفت روزہ ''الاعتصام'' 31- شیش محل روڈ' لاہور۔

ماہنامہ ''تدبر قرآن'' لاہور (تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' کا ترجمان)

چیف ایڈیٹر: فتح اللہ خان' لاہور - پاکستان۔

اس میں تفسیر القرآن کا سلسلہ ''سورۃ الفاتحہ'' سے شروع ہوا اور اسے ''سورۃ الناس'' تک مکمل کرنے کا ارادہ ہے۔اس سلسلے کے پہلے چار پارے اور مکمل سورۃ المائدہ الگ الگ جلدوں میں شائع کیے جا چکے ہیں' جس کی تفسیر ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی کرتے ہیں۔اس کے علاوہ درس حدیث اور مختلف اسلامی مضامین اور موجودہ دور میں مسلمانوں کو درپیش چیلنجز اور ان کے ممکنہ حل پر بہت پر اثر تحریریں موجود ہوتی ہیں۔

ماہنامہ ''تدبر قرآن'' آفس نمبر 1' فرسٹ فلور' ابرار بزنس سنٹر' وحدت روڈ لاہور۔ فون: 91-7532890

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ''کوثر'' لاہور

زیر انتظام: دی چلڈرن قرآن سوسائٹی' 14-وحدت روڈ لاہور۔

یہ بچوں کیلئے ایک خوبصورت' منفرد اور معیاری رسالہ ہے۔ اس میں قرآن حکیم کی تعلیمات کو آسان اور دلچسپ انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

ماہنامہ ''مجلّہ فہم قرآن'' لاہور

فہم قرآن انسٹیٹیوٹ' ترجمان ''مجلّہ فہم قرآن'' ستمبر 1999ء سے نہایت خوش اسلوبی اور باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

اس کے متنوع مضامین بحوالہ قرآن و حدیث' یسر القرآن لیکچرز' یسر القرآن ڈکشنری' قرآن مجید کی لغوی تشریح' لغۃ القرآن' مختلف دینی مضامین وغیرہ ہر ماہ تسلسل سے شائع ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ یسر القرآن لیکچرز از پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہید سلسلہ وار چھپتے ہیں۔

مجلّہ ''بزم قرآن'' (رجسٹرڈ) لاہور

اس رسالے کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ بچوں کے ادب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ''فہم قرآن نمبر'' شائع کیا۔

اس مجلّہ بزم قرآن جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 9 میں باقاعدہ طور پر فہم قرآن نمبر شائع ہوا ہے۔ یہ مجلّہ حفظ و تجوید کے بچوں کا علمی' ادبی اور اصلاحی مجلّہ ہے۔

فہم قرآن نمبر بچوں کو قرآنی تعلیمات انتہائی آسان انداز میں سمجھا دیتا ہے۔ قرآن سے ان کے شوق کو مزید ابھارتا ہے۔

ہفت روزہ ''ایشیا'' لاہور (پاکستان میں اسلامی نفاذ کا علمبردار)

یہ رسالہ بھی قرآن فہمی کیلئے اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے اور اعجاز قرآن تراجم اور حواشی اور تفسیری لحاظ سے اہم قرآنی کام کر رہا ہے۔ جلد نمبر 51 شمارہ 46' 1 تا 7 رمضان 1423ھ میں باقاعدہ طور پر تفہیم قرآن چھپا ہے' جس میں ہمیں بہت سی قرآنی معلومات فراہم ہوتی ہیں۔

ماہنامہ ''خواتین میگزین'' لاہور

بانی: مولانا رضا اللہ ذوق رحمۃ اللہ علیہ

یہ رسالہ خواتین و حضرات دونوں میں بہت مقبولیت کا حامل ہے۔ اس میں باقاعدہ طور پر ''فہم قرآن نمبر'' شائع کیا گیا ہے' جس میں قرآن کو سمجھنے کی ضرورت' فہم قرآن کے اہداف و مقاصد' قرآن فہمی کے طریقے اور فہم قرآن کو عوام میں پھیلانے کی تجاویز شائع کی گئی ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ٹیلی ویژن

موجودہ دور میں ٹیلی ویژن ابلاغ عام کا جدید ترین اور مؤثر ذریعہ ہے۔ایک زمانہ تھا کہ اخبار کو ابلاغ عام کا سب سے مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔اس کے بعد ریڈیو نے کسی حد تک اخبار کی اہمیت کم کر دی' کیونکہ رسل و رسائل اور ذرائع نقل و حمل کی مشکلات کے برعکس ریڈیو عام آدمی تک بغیر کسی وقت کے پیغام پہنچانے کے قابل تھا۔ریڈیو پر صرف آواز ہی سنی جا سکتی تھی' ٹیلی ویژن کی ایجاد نے ریڈیو کی اس بہت بڑی کمی کو پورا کر دیا۔

"پاکستان میں نومبر 1964ء میں پہلا ٹیلی ویژن سٹیشن لاہور میں تجرباتی طور پر قائم کیا گیا تھا۔اس سٹیشن کے قیام اور انتظام کا ٹھیکہ ایک جاپانی کمپنی پن الیکٹرک کمپنی کے پاس تھا۔لاہور کے کچھ ہی دن بعد ایسا ہی ایک اسٹیشن ڈھاکہ میں قائم کیا گیا۔اس کامیاب تجربے کے بعد پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن بنائی گئی جس میں اہم حصہ حکومت کا اپنا ہے" ۱۴

ٹی-وی ترقی یافتہ قوموں کی زندگی کا جزو بن چکا ہے۔ترقی پذیر ملکوں میں بھی ٹی-وی ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔

"An Introduction to the mass media" کے مصنف کے بقول:

"Experiments had been going on throughout the 1930, but television had not yet been shown to the general public. R-C-A sets with 5- and a inch picture .... and R-C-A station in New York provide regular daily broadcasts." ۱۵

قرآن فہمی میں ٹیلی ویژن کا کردار:

ابلاغ کے جدید نظام میں ٹیلی ویژن کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔خاندان' سکول اور مسجد کے ساتھ ٹی-وی بھی ہماری معاشرتی زندگی کی نشوونما کا ایک اہم عنصر بن چکا ہے۔

ٹی-وی جدید دنیا کی کلچرل ڈپلومیسی کا اہم ہتھیار ہے۔سائنسی ترقی کے اس دور میں اشتراکی اور مغربی ممالک کے ذریعے نہ صرف یہ کہ اپنے عوام کی تربیت اور نظریات کی ترویج کرتے ہیں بلکہ بین الاقوامی معاملات میں بھی اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات اور خارجہ پالیسی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس پس منظر میں عالم اسلام اگر چاہے تو نہ صرف یہ کہ اسلامی ممالک کے اندر بلکہ غیر اسلامی ممالک میں ٹیلی ویژن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعہ قرآن فہمی اور تبلیغ اسلام کیلئے بھرپور منصوبہ بندی کر سکتا ہے۔

عام اسلام حقیقتاً دوہری مشکل سے دوچار ہے۔ ایک طرف تو ہمیں اس پراپیگنڈے کا مقابلہ کرنا ہے جو ٹی-وی پروگراموں کے ذریعے انتہائی شاطرانہ انداز سے اسلام دشمن قوتیں پھیلا رہی ہیں اور دوسری طرف ہمیں ایسے ٹی-وی پروگرام تیار کرنے ہیں جو جدید نسل کیلئے نہ صرف پرکشش ہوں' بلکہ ان میں قرآن سے لگاؤ' اس کے فہم کا ذوق وشوق' اس پر عمل کرنے کی ترغیب اور اسلامی اقدار سے لگاؤ پیدا کرنے میں بھی مدد ملے۔

ٹیلی ویژن کے ذریعے ہمیں اشاعت قرآن واسلام کرتے ہوئے انتہائی دیانت سے مسلسل محنت کرنا ہوگی۔ ٹیلی ویژن سکرین پر کوئی بھی پیغام نشر کرتے ہوئے ہمیں ایسا انداز اپنانا ہوگا جس سے یہ احساس نہ ہو کہ کوئی چیز ناظرین پر تھوپی جا رہی ہے۔ قرآن فہمی کے سلسلے میں اب کچھ لوگوں نے ہمت کر کے مکمل اسلامی چینلز بھی شروع کیے ہیں جن میں الاسلام اور ARY کا QTV بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح پی-ٹی-وی چند ایک پروگرام پیش کر رہا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

پی-ٹی-وی لاہور مرکز:

صبح 4:00 بجے = اذان فجر ہوتی ہے۔

صبح 6:00 بجے = ''القرآن الحکیم'' کے نام سے ایک پروگرام پیش کیا جاتا ہے جس میں قرآنی آیات کا پڑھنا اور قرأت' تجوید سکھائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ آخر میں انہی آیات کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

رات کو حیَّ علی الفلاح کے نام سے پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔

جیو ٹی-وی:

پرائیویٹ چینل ''جیو ٹی-وی'' جو آج کل بڑی اہمیت حاصل کر رہا ہے' اس میں بھی بیشتر پروگرام ایسے چلتے ہیں جن میں مذہب اور قرآن کی ناظرین کو ترغیب دلائی جاتی ہے۔

قرآن فہمی اور ہمارے علماء:

اس میں بڑے بڑے علماء شرکت کرتے ہیں۔ مثلاً جاوید احمد غامدی' حسن نثار اور ڈاکٹر ضمیر احمد تقدسی جیسے عظیم علماء شامل ہوتے ہیں۔

4:05 بجے = ''اسمائے ربی'' کے نام سے ایک پروگرام پیش کیا جاتا ہے جس کو خرم شہروی پیش کرتے ہیں۔

11:30 بجے = ثواب جواب

4:05 بجے = آج کی تراویح (سپیشل رمضان ٹرانسمیشن) اس کے علاوہ رمضان کی خصوصی نشریات میں روزانہ ایک پارے کی تفسیر کی جاتی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الفصل الرابع

ریڈیو

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت گویائی جیسی عظیم نعمت سے بہرہ مند کیا ہے، جس کے نتیجے میں وہ اپنی بات با آسانی ایک فرد سے دوسرے فرد تک پہنچا سکتا ہے۔ مگر ایک وقت میں ہزاروں افراد تک بات پہنچانا قدرے مشکل کام ہے، جس کیلئے انسان نے میگافون اور لاؤڈ سپیکر کا سہارا لیا۔ لیکن اس کے ذریعے بھی پیغام ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانا ممکن نہیں تھا۔ اس مقصد کیلئے حضرت انسان نے مسلسل تلاش وجستجو کے نتیجے میں ریڈیو ایجاد کیا۔ یہ اتنی کارآمد اور لاجواب چیز ہے کہ دنیا کے ایک گوشے میں موجود ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہونے والا پیغام دنیا کے چاروں کونوں میں بغیر کسی تاخیر کے اسی وقت پہنچ جاتا ہے [۱۶]

دور جدید میں ریڈیو تبلیغ قرآن ودین کا ایک اہم اور مؤثر ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے اگر ہم اس پر دینی پروگرام کثرت سے نشر کریں۔ ریڈیو پاکستان کے کچھ ذہن رکھنے والے حضرات نے اس سلسلے میں اہم قدم اٹھایا اور دینی پروگرام ترتیب دے کر دین کی اشاعت کو آگے بڑھایا۔

بقول مولانا مودودی:

"تمام مسلم ممالک کو اپنی ریڈیو نشرگاہوں کو زیادہ طاقتور بنانا چاہئے اور ہر اسلامی ملک کے ریڈیو کو صوت الاسلام کے عنوان سے دوتین گھنٹے کا وقت روزانہ اسلامی تعلیمات کیلئے وقف کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگران مسائل پر سربراہ کانفرنسیں غور کرکے کسی ٹھوس تعمیری نتیجے پر پہنچ جائے تو یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔ اس طرح کی کانفرسوں کیلئے مکہ مکرمہ ہی موزوں ہے" [۱۷]

فہم القرآن میں ریڈیو کا کردار:

ریڈیو پاکستان پر کچھ اسلامی ذہن رکھنے والے لوگ (پروڈیوسر) چند اسٹیشنوں پر اپنے طور پر دینی پروگرام نشر کرتے ہیں۔ تاہم مرکز میں پروگرام ڈائریکیوریٹ میں سامعین کی طرف سے دینی پروگراموں کی طلب کا احساس اس وقت جاگا جب لاہور اسٹیشن کے ڈائریکٹر نے اپنے اسٹیسن کے دینی پروگراموں کے انچارج کو بھرپور دینی پروگراموں کو ترتیب دے کر نشر کرنے کی اجازت دے دی۔ لاہور اسٹیشن سے مختلف پروگرام نشر کئے جانے لگے جن میں چند کا تذکرہ سطور ذیل میں کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیئے قرآن شریف پڑھیں:

یہ پروگرام دس سے پندرہ سال کی عمر کے بچوں کیلئے شروع کیا گیا جس میں قرأت کے اصولوں کے مطابق قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔اس پروگرام کو ہر عمر کے لوگوں نے سنا اور قرآن حکیم کی درست تلاوت سیکھی۔

تلاوت قرآن حکیم:

اس پروگرام سے ہمارے دن کی نشریات کا آغاز ہوتا ہے جس میں باقاعدگی سے چند آیات کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

قرآن حکیم اور ہماری زندگی:

اس پروگرام کے تحت قرآن حکیم کا مطالعہ اس سوال کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ قرآن ہم سے کیا چاہتا ہے اور کن حالات میں کس قسم کے طرز عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔اس طرح غور کرتے ہوئے دور حاضر کے مسائل کو سمجھا جاتا ہے۔اس پروگرام کے تین مراحلے مقرر کئے گئے ہیں:

1- قرآن حکیم کے متن کو درست الفاظ کے ساتھ پڑھنا۔

2- الفاظ کی آسان اردو زبان میں تشریح کرنا۔

3- آیات کا آسان اور سادہ زبان میں ترجمہ کرنا۔

آیئے قرآن شریف پڑھیں:

اس پروگرام نے لوگوں میں قرآن حکیم کی تجوید کے فوائد کے مطابق درست تلاوت کرنے کے ذوق وشوق کو جلا بخشی اور بے شمار سامعین نے اس پروگرام کو سن کر اپنی اصلاح کر لی۔ان کے علاوہ درس قرآن، صراط مستقیم، اذان فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور محفل میلاد وغیرہ

حی علی الفلاح	-	6:00 بجے لاہور اسٹیشن
صراط مستقیم	-	5:10 بجے
صلوٰۃ تراویح	-	دوران رمضان 10:50 بجے مکہ مکرمہ سے براہ راست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الخامس

وی۔سی۔آر فلم

موجودہ دور کا ایک اہم ذریعہ جس نے ابلاغ کی دنیا میں انقلاب برپا کردیا ہے اور ٹیلی ویژن اور فلم سے بھی زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ وی۔سی۔آر اس وقت ہر گھر کی ضرورت بن چکا ہے۔ اگر ہم اس کو منفی اثرات ڈالنے والی فلموں کے بجائے علمی و دینی موضوعات پر بننے والی فلموں اور اسلامی ڈراموں کیلئے استعمال کریں تو یہ اسلام کی اشاعت کا بہترین ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔

”اسلام کی تعلیمات اتنی اعلیٰ و ارفع ہیں کہ اگر انسان اپنی زندگی کو ان کے مطابق ڈھال لے تو نابغہ روزگار شخصیت بن سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس روئے زمین پر کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی جو فی نفسہٖ بری یا خراب ہو البتہ انسانوں کی جانب سے اس کے اچھے یا برے استعمال سے وہ اچھی یا بری بن جاتی ہے“ ۱۸

اگر ہم وی۔سی۔آر کو دین اسلام کے پروگراموں کیلئے استعمال کریں تو ہماری نئی نسل اسلام سے روشناس ہوسکتی ہے۔

المختصر موجودہ دور میں وی۔سی۔آر بہت اہم اور مؤثر ذریعہ ابلاغ ہے اور اگر اس کو اچھے طریقے سے استعمال کیا جائے تو اشاعت اسلام کا کام تیزی سے ترقی کرسکتا ہے اور ہر گھر کا بچہ بچہ دین اسلام کی اہمیت کو جان سکتا ہے۔

ڈش اینٹینا:

دور حاضر کی ایک اہم ترین ایجاد جس نے پوری دنیا میں انقلاب برپا کردیا ہے۔ اگر اس پر ایک یا دو گھنٹے اسلامی پروگراموں کیلئے مختص کردیئے جائیں تو اسلام وہاں تک پہنچ سکتا ہے جہاں تک لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ مثلاً قادیانیوں نے انٹرنیٹ پر ایک گھنٹہ خرید رکھا ہے جہاں ان کے بڑے بڑے علماء اپنی تعلیمات کا پرچار کرتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ کامیاب نہیں ہو سکیں گے کیونکہ یہ لوگ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔ لیکن اگر ہماری حکومت ایسا قدم اٹھائے جو اشاعت دین کی بہتری کیلئے ہو اس میں گھنٹہ دو گھنٹہ درس قرآن دیا جائے اور ساتھ ساتھ فہم القرآن کی کوششیں کی جائیں تو ہمارا مذہب اور قرآن اپنی سچائی کے ساتھ پوری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اتر سکتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انٹرنیٹ

قرآن فہمی کے حوالے سے انٹرنیٹ میں کافی مواد موجود ہے۔تقریباً تمام ہی اسلامی دعوتی سائٹس پر قرآن کے فضائل ومناقب' احکامات اور دعوت پر مضامین موجود ہیں۔ www.islamweb.net, www.islamonline.net اور www.islam.com چند اہم سائٹس ہیں جنہوں نے اسلام کی آفاقی دعوت پر بہت سا مواد انٹرنیٹ پر پیش کیا ہے اور چونکہ اسلامی تبلیغ میں قرآن کو بنیادی حیثیت حاصل ہے' لہٰذا قرآن بھی ان موضوعات اہم میں شامل ہے۔

انٹرنیٹ پر قرآن کے حوالے سے کس قدر مواد موجود ہے' اس کا اندازہ محض اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ اگر سب سے بڑی سرچ انجن ''یاہو'' (Yahoo) کو لفظ قرآن (Quran) کی سرچ (Search) دی جائے تو وہ بے شمار سائیٹس نکال لاتا ہے۔یعنی نیٹ پر مختلف رپورٹوں' مضامین اور اداریوں میں اتنی بار قرآن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ظاہر ہے کہ اتنے نتائج میں سے ہر کسی کو دیکھنا اور اس کا جائزہ لینا ممکن نہیں ہے' لہٰذا اس تحریر کو تحقیق کا درجہ یقیناً حاصل نہیں ہے۔ہم نے محض کوشش کی ہے کہ قرآن فہمی کے حوالے سے بعض سائٹس کا تعارف حاصل کیا جائے۔

انٹرنیٹ پر قرآن مجید کی تلاوت' تجوید' تفسیر اور قرآن سے متعلق اور دیگر موضوعات پر خاطر خواہ مواد موجود ہے۔اگر آپ خوش الحان عرب قرآنی آوازوں میں تلاوت اور قرآن سننا چاہتے ہیں تو www.jannoh.org/quran پر کلک کیجئے' سعد الفاصدی' خالد القحطانی' سدیس' احمد العجمی اور دیگر بہت سے قراٗ حضرات کی خوبصورت آوازوں میں کلام پاک موجود ہے۔

www.quran.com اور www.islam.com بھی اسی قسم کی سائٹس ہیں۔ذیل میں ہم قرآن پاک کے تراجم' تفسیر اور تشریح کے حوالے سے بعض اہم سائٹس کا ذکر کر رہے ہیں۔

www.understandquran.com پر حافظ نذر احمد صاحب کا آسان اردو ترجمہ دیکھ سکتے ہیں۔حافظ صاحب کے ترجمہ قرآن کو کم پڑھے لکھے یا عربی گرائمر سے ناواقف افراد میں مقبولیت حاصل رہی ہے۔اس کے علاوہ اس سائٹ پر انگریزی اور ہندی زبان میں بھی کلام خداوندی کا ترجمہ موجود ہے۔زیادہ تر فائلیں PDF کی صورت میں ہیں اور آپ انہیں اپنے کمپیوٹر پر Save کر سکتے ہیں۔

ترجمہ قرآن پر ایک اہم ویب پیج www.unn.ac.uk Societies/islamic/quran, کے ایڈریس پر موجود ہے۔یہاں انگریزی زبان میں قرآن عظیم الشان کا ترجمہ موجود ہے۔مترجمین محمد تقی الدین الہدانی اور ڈاکٹر محمد محسن خان صاحب ہیں۔یہ دونوں نام خاصے معروف ہیں اور ترجمہ بھی نسبتاً آسان انگریزی میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

www.muhajabah.com/quran پر بھی تجوید' تفسیر' اصول تفسیر' قرآن کی بنیادی اصطلاحات اور دیگر قرآنی موضوعات پر خاصا مواد موجود ہے۔ اس صفحے پر دیگر قرآنی سائٹس کے Links بھی ہیں۔ تقریباً تمام موضوعات دوسری سائٹس سے لئے گئے ہیں' یوں دیگر قرآنی سائٹس تک رسائی ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک کو سمجھنے کے حوالے سے یہ سائٹ اہم ہے۔ یہاں جن سائٹس کے ساتھ Links موجود ہیں' اُن میں www.islamic-awareness.org ایک اہم نام ہے۔

www.uponline.org/vip/quran یا www.witness.pioneer.org تفسیر قرآن کے حوالے سے انتہائی اہم سائٹ ہے۔ اس سائٹ پر مشہور و معروف عربی تفسیر فی ظلال القرآن کا ترجمہ موجود ہے۔ علامہ عبداللہ یوسف علی' جناب محمد شاکر' جناب محمد مارماڈیوک پکتھال اور جناب ٹی۔ بی اروِنگ کے تراجم پوری دنیا میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ تمام کے تمام اس سائٹ پر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بعض فرانسیسی اور بنگلہ میں تراجم بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ آپ یہاں قاری عبداللہ کی خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن پاک اور گائی اسٹین کے خالص انگریزی لب و لہجہ میں اس کا ترجمہ بھی سن سکتے ہیں۔

www.shariah-institute.org تفسیر کے متعلق بنیادی نوعیت کے سوالات' تفسیری ماخذ اور دیگر اہم موضوعات کا احاطہ کرتی ہے۔ یہاں قرآن پاک کی بہت سی تفاسیر کا مختصر تعارف بھی موجود ہے۔ www.islamicity.com قرآن کی آڈیو فائلوں کے حوالے سے اہم ہے۔ یہاں آپ نہ صرف عربی متن اور انگریزی ترجمہ پڑھ اور سن سکتے ہیں' بلکہ انگریزی کے علاوہ ترکی' جرمن اور ہسپانوی زبانوں میں بھی قرآن کا ترجمہ دیکھا جا سکتا ہے۔

تلاوت قرآن سننے کیلئے www.quran.net بھی اچھی سائٹ ہے۔ اس سائٹ پر قاری عبدالکریم' قاری عبدالباسط' قاری عبدالرحمٰن السدیس' محمد الحسری اور محمد قطب جیسے نامور قراء کی آوازوں میں مکمل کلام پاک موجود ہے۔ ان فائلوں کی خصوصیت یہ ہے کہ بہت آسانی سے انہیں realaudio میں سنا جا سکتا ہے۔ علامہ وحید الدین صاحب کے انگریزی ترجمے کے علاوہ دیگر زبانوں میں قرآن پاک کا ترجمہ دیا گیا ہے۔

www.shbmission.org ایک اہم سائٹ ہے۔ اس سائٹ پر ذیلی سرخیوں کے تحت قرآن کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ مترجم راشد الخلیفہ ہیں۔ اس پیج پر ایک اہم لنک download-station کے عنوان سے موجود ہے' یہاں سے آپ بہت سی چیزیں اپنے کمپیوٹر پر اتار سکتے ہیں۔ اسلامی کیلنڈر' وال پیپر' سکرین سیور اور بعض اسلامی Softwares بھی اتار سکتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے خاصا وقت درکار رہتا ہے اور دوسرے آپ کی مشین بھی طاقتور ہونا ضروری ہے۔

www.qurantoday.com پر ڈاکٹر ظہور الحق صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کے علاوہ قرآن عظیم کی تدوین سورۃ قرآن کی خصوصیات اور دیگر معلومات قرآنی پر اچھے مضامین موجود ہیں۔ ایک اور سائٹ کی لائبریری میں قرآن کے حوالے سے خاصا مواد دیا گیا ہے۔

www.quran.org.uk/index.html کے ایڈریس پر انٹرنیٹ پر موجود بعض تفاسیر کا تعارف دیا گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔جن انگریزی تفاسیر کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے' ان میں تفسیر ابن کثیر' تفسیر جلالین' تفسیر قرطبی' ظھواہر القرآن' تفسیر تقریب القرآن اور علامہ ابن جوزی کی تفسیر جیسے اہم نام شامل ہیں۔قرآن کی فضیلت اور احکام کے حوالے سے بعض اہم اور مفصل مضامین بھی موجود ہیں۔

علامہ طباطبائی کی تفسیر المیزان کا انگریزی ترجمہ www.Almizan.org کے ایڈریس پر دیکھا جا سکتا ہے۔ www.holy/quran.net پر بعض عربی تفاسیر دیکھی جا سکتی ہیں۔تاہم اگر آپ کے کمپیوٹر پر عربی فونٹ Islam نہیں ہے تو یہاں پر موجود مواد کو درست طور پر پڑھا نہیں جا سکتا۔اس مسئلے کے حل کیلئے اسی سائٹ پر اس فونٹ کی downloding کی آپشن موجود ہے۔المیزان فی تفسیر القرآن اور علامہ طبری کی مجمع البیان فی تفسیر القرآن موجود ہیں۔کچھ فائلیں Download بھی کی جا سکتی ہیں۔

قرآن پاک سے درس کی تیاری کے دوران بسا اوقات کسی خاص موضوع پر قرآن پاک کی آیات تلاش کرنی پڑتی ہیں۔اس مقصد کیلئے www.orst.edu.group/masa/quran/seacrh.html ایک اہم ایڈریس ہے۔اس صفحے پر سرچ کی آپشن موجود ہے۔آپ انگریزی زبان میں اپنے موضوع مثلاً (life, hereafter) کی سرچ دیں تو اس سے متعلق قرآن پاک کی آیات سامنے آ جاتی ہیں۔اس قسم کی ایک سائٹ www.al-quran.org بھی ہے۔اغاز میں ہم نے قرآن پاک کی بعض سائٹس کا تذکرہ کیا تھا' وہ www.madressa.net اور www.ultimatequran.com ہیں جہاں آپ نامور قرأ کی آوازوں میں قرآن پاک کی تلاوت سن کر اپنا لب ولہجہ درست کر سکتے ہیں۔قرآن پاک کے اردو ترجمہ کیلئے www.Pakistan.com/quran کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔عربی میں مزید تفاسیر کیلئے www.tamiliquran.com اچھی سائٹ ہے اور یوسف علی' محمد پکتھال اور محمد شاکر کے تراجم قرآن کیلئے www.hdybook.net/www.divinelaw.net/www.darolquran.net اہم ہیں۔ان سائٹس پر قرآن کے حوالے سے دیگر معلومات و مضامین بھی موجود ہیں۔اسی طرح قرآن و حدیث کے حوالے سے دیگر معلومات و مضامین کیلئے serv/serch.htm/www.islam.com سائٹ ہے جبکہ عربی انداز میں طبع شدہ قرآن انٹرنیٹ پر پڑھنے کیلئے سائٹ matrix-crosswinds.net/quran/fahres-2.htm زیادہ مشہور ہے۔قرآن پاک کی تجوید کے قواعد سمجھنے کیلئے www.duke.edu-mma3/taywee/taj.html سے مدد لی جا سکتی ہے۔اگرچہ ان تمام سائٹس پر یقیناً دیگر بہت سی معلومات بھی موجود ہیں' اس لئے اگر آپ انٹرنیٹ پر ان سائٹس کا مطالعہ و مشاہدہ کریں تو اور بہت سی اہم باتیں بھی آپ کی معلومات میں اضافہ کا باعث بنیں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطبوعات اور تصانیف کے ذریعے

تفہیم القرآن - سید ابوالاعلیٰ مودودی

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی یہ تفسیر چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔پہلی اور دوسری جلد میں بہت زیادہ اختیار پایا جاتا ہے اور تشنگی محسوس ہوتی ہے' البتہ تیسری جلید سے یہ اپنی اصلی اٹھان کی طرف مائل بہ پرواز ہے جس کا تسلسل آخر تک قائم ہے۔ ترجمہ نہایت عالیشان اور اصولی ہے جسے خود مولانا مودودی ''ترجمانی'' کہتے ہیں۔اس ترجے کی خوبیاں بیشمار ہیں' جس پر ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ ہر سورۃ کی تفسیر سے پہلے زمانہ نزول کے بارے میں تحقیقی بحث ملتی ہے' پھر یہ سورۃ کے موضوع اور مضمون کی وضاحت مولانا مودودی سورتوں کی تمہید صحیح احادیث' مستند تاریخی روایات و واقعات سے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ اس کے مطالعے کے بغیر سورۃ کو سمجھنا مشکل نہیں رہتا۔

یہ تفسیر دین کا کلی تصور پیش کرتی ہے۔قرآن کے فلسفہ اقتصادیات وعمرانیات کے حوالے سے عالِ اجتماعی کا جامع تصور دیتی ہے۔اس تفسیر کی سب سے اہم خصوصیت اس کا دعوتی مزاج ہے۔ ہر جلد کے آخر میں فہرست موضوعات ہے۔دین کے ایک ابتدائی طالب علم کیلئے جو فہرست عربی الفاظ اور پرانی عبارتوں سے نابلد ہوتا ہے' اس کیلئے تفہیم القرآن پہلی سیڑھی ہے۔اس کے مطالعہ کے بعد دیگر تفاسیر کا مطالعہ آسان ہوجاتا ہے' اس طرح تفہیم القرآن کی حیثیت ایک Gateway کی سی ہے۔

تدبر القرآن - مولانا امین احسن اصلاحی

یہ تفسیر نو (9) جلدوں پر مشتمل ہے۔یہ دیگر تفاسیر سے بالکل مختلف ہے۔حدیث اور فقہ کی تفصیلات اس میں نہیں ملتیں' اس کیلئے ہمیں تفہیم القران اور معارف القرآن سے رجوع کرنا پڑے گا۔اس بلند آہنگ اور پر اعتماد تفسیر مندرجہ ذیل ہے:

- یہ تفسیر قرآنی متن کے گرد گھومتی ہے۔
- تفسیر القرآن بالقرآن کے اصول کو شروع سے آخر تک برتری ہے۔
- محذوفات کو کھوتی ہے۔
- اعراب کی وضاحت کرتی ہے۔
- جملوں کی درست اور طرز کلام سے مخفی معانی ومفہوم دریافت کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- بقدر ضرورت کہیں کہیں جغرافیائی اور سائنسی معلومات فراہم کرتی ہے۔
- کلام شخصی اور فقہی تعصبات سے پاک ہے۔
- ادب کا اصلی ذوق پیدا کرتی ہے۔
- باطل فلسفوں کا رد کرتی ہے، جدید ذہن کو متاثر کرتی ہے۔
- اس تفسیر سے کماحقہٗ استفادہ کیلئے تھوڑی بہت عربی زبان کی واقفیت بہت ضروری ہے۔

معارف القرآن - مفتی محمد شفیع

مولانا مفتی محمد شفیع کی یہ تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ معارف القرآن کی ابتدائی جلدیں بہت مفصل ہیں اور آخری جلدیں بہت مختصر۔ تفہیم القران کی پہلی جلد کی تشنگی معارف القرآن کی ابتدائی تین جلدوں کے مطابقت سے دور ہو سکتی ہے۔ اس طرح معارف القرآن کی آخری جلدوں کی تشنگی تفہیم القرآن کی آخری تین جلدوں سے۔

معارف القرآن کی خصوصیات:

☆ ترجمہ شیخ الہند کا ہے، جو شاہ عبدالقادر (متوفی 1815ء) کے ترجمے پر حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن (متوفی 1929ء) کے ترامیم پر مشتمل ہے۔ لیکن اب ایک صدی اور گزر چکی ہے، اردو زبان کا محاورہ بدل گیا ہے، اس لئے اس کو مزید حسب حال بنانے کی ضرورت ہے۔

☆ خلاصہ تفسیر میں حضرت مفتی شفیع نے اپنے شیخ حضرت اشرف علی تھانوی کی تفسیر بیان القرآن کی عبارتوں کو آسان بنا کر پیش کیا ہے۔ یہ خلاصہ انتہائی مفید اور کار آمد ہے۔

ربط آیات کے تحت مفتی صاحب بعض مقامات پر دو مختلف مضامین کے درمیان ربط اور قدر مشترک بیان کرتے ہیں اور ترتیب کلام کی وضاحت کرتے ہیں۔ اس تفسیر کی سب سے نمایاں خصوصیت معارف و مسائل کا حصہ ہے۔ مفتی صاحب کئی علوم کے ماہر تھے اور حضرت اشرف علی تھانوی کے صحیح علمی جانشین۔ فقہ، تفسیر اور تصوف چاروں شعبوں کی علمی میراث اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ یہاں نظر آتی ہے۔ مفتی صاحب محفل کتاب علم و عالم نہیں ہے، بلکہ اس نوزائیدہ مملکت اسلامیہ میں احکام شریعت کے نفاذ سے ذہنی، قلبی اور علمی لگائی تھا۔

☆ احادیث کا متن اکثر جگہ مع حوالہ درج کرتے ہیں۔

☆ حل اللغات کے تحت مشکل الفاظ کے معنی بیان کرتے ہیں۔

☆ قرآنی آیات سے فقہی اصول کا استنباط کرتے ہیں۔

ہر مدرس کے پاس معارف القرآن کا ہونا ضروری ہے اور اس سے مستقل افادہ لازمی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسیر القرآن - مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

یہ چار جلدوں پر مشتمل تفسیر ہے۔ مولانا صاحب وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کو قرآن حکیم کی کتابت سے لے کر اس کی تفسیر کرنے تک مختلف صورتوں میں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مولانا مرحوم نے پچاس سے زائد قرآن مجید کی کتابت کی۔ شاہ فہد قرآن کمپلیکس نے بھی ان کا کتابت شدہ قرآن مجید شائع کیا ہے۔ اس تفسیر کے متن میں بھی وہی کتابت دی گئی ہے۔ مولانا کیلانی یوں تو متعدد کتب کے مصنف ہیں' لیکن جو شہرت اور قبول عام ان کی منفرد نوعیت کی کتاب ''مترادفات القرآن'' کو حاصل ہوا' وہ کسی دوسری تصنیف کے حصے میں نہ آیا۔ اس کتاب کے سات ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ تیسیر القرآن (کے حصے میں نہ آیا) کو مفسر نے اپنی زندگی کے آخری پانچ برسوں میں مکمل کیا۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ مولانا کیلانی مرحوم ہی اس تفسیر کے مفسر' وہی مترجم اور وہی متن قرآن کے کاتب ہیں۔

تیسیر القرآن عام افراد اور طلباء کیلئے بہترین تفسیر ہے۔ یہ تفسیر بہترین کاغذ پر' بہترین طباعت میں پیش کی گئی ہے۔

مکتبہ السلام' وسن پورہ نے اسے شائع کیا ہے اور دارالسلام اس کا ڈسٹری بیوٹر ہے۔

احسن التفاسیر - سید احمد حسن محدث دہلوی

آپ حدیث کے معروف استاد سید محمد نذیر حسین کے شاگرد تھے اور اردو ادب کی معروف شخصیت ڈپٹی نذیر احمد کے داماد تھے۔ سید احمد حسن بھی ڈپٹی کے عہدے پر ملازمت کرتے رہے' لیکن اس سے پہلے حصول تعلیم کی منزلیں طے کر چکے تھے۔ دوران ملازمت ہی انہوں نے قرآن کا اپنے خرچ پر ایک ترجمہ شائع کیا' جس میں شاہ ولی اللہؒ شاہ معین الدین اور شاہ عبدالقادر تینوں کے تراجم تھے۔ اس ترجمہ پر محض تفسیر حواشی خود لکھی۔

اس کے بعد سات بڑی جلدوں پر مشتمل تفسیر احسن التفاسیر لکھی۔ یہ تفسیر بہت سی تفاسیر کا خلاصہ ہے جو آسان اور عام فہم انداز میں کر دیا گیا ہے۔ تفسیر احسن التفاسیر جیسا کہ اس کے مقدمے سے معلوم ہوتا ہے' اپنی نوعیت کی منفرد تفسیر ہے جس میں شاہ عبدالقادر کے مطلب خیز اور بامحاورہ ترجمہ کے بعد نہایت قابلیت کے ساتھ احادیث نبویہ و آثار سلفیہ سے تفسیر قرآن مرتب کی گئی ہے۔

پھر تفسیر ابن کثیر کی بہترین تلخیص کرتے ہوئے' تفسیر ابن جریر' معالم فتح البیان وخازن' درمنثور کی روایت کو اس انداز میں سمو دیا ہے کہ ان تمام تفسیروں کے متعلقہ مقامات کے مطالعہ کے بعد وہی مقام احسن التفاسیر میں دیکھا جائے گا تو کوئی ضروری چیز چھوٹی ہوئی نظر نہیں آئے گی۔ اس کی پہلی جلد سورۃ البقرہ سے سورۃ النسا' دوسری سورۃ المائدہ سے سورۃ التوبہ' تیسری سورۃ یونس سے سورۃ النحل' چوتھی پانچویں سورۃ بنی اسرائیل سے سورۃ یٰسین اور چھٹی ساتویں سورۃ الصافات سے سورۃ الناس پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر عرصہ سے نایاب تھی۔

طباعت: المکتبۃ السلفیہ - شیش محل روڈ' نزد داتا دربار' لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفرقان - شیخ عمر فاروق

شیخ عمر فاروق ایک معروف قلم کار تھے۔ ان کے دروس قرآن وحدیث مختلف رسائل بشمول ایشیاء میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ "الفرقان" کے نام سے شیخ عمر فاروق نے قرآن مجید کے ابتدائی طالب علموں کیلئے پہلے پارے کی تفسیر حواشی اور قرآن فہمی میں معاون مختلف ومتفرق چیزیں ضمیمہ کی شکل میں جمع کر دی ہیں۔ تقریباً 500 صفحات پر مشتمل اس کتاب کو جامع تدبر القرآن نے اعلیٰ کاغذ پر نفیس طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے۔

طباعت: جامع تدبر القرآن - 15-بی وحدت کالونی، لاہور

علم القرآن - مدیر: سید قاسم محمود

مطالعہ، تحقیق کی شہرت رکھنے والے سید قاسم محمود نے اس دور کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے علم القرآن کے نام سے اردو کی بہترین تفاسیر کے انتخاب سے ایک مرقع تیار کیا ہے۔ اس میں انہوں نے متن قرآن کے سامنے تین کالم بنائے ہیں جن میں مولانا فتح محمد جالندھری کا اردو ترجمہ، سید ابو الاعلیٰ مودودی کی ترجمان قرآن اور علامہ عبداللہ یوسف علی کا انگریزی ترجمہ بھی جمع کیا ہے۔ ہر سورۃ کے شروع میں شان نزول بیان کیا گیا ہے۔

فی ظلال القرآن - سید قطب شہید

سید قطب شہید کی تفسیر کا مکمل ترجمہ مولانا سید معروف شاہ شیرازی صاحب نے کیا ہے جو چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس سے پہلے مولانا سید حامد علی نے اس کے چند اجزاء کا ترجمہ کیا ہے۔

نور الہدیٰ - ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی

یہ تفسیر جدید دور کے تقاضوں اور مسلمانوں کو درپیش مسائل کو مدنظر رکھ کر تیار کی جارہی ہے۔ ابھی تک سورۃ الفاتحہ سے لے کر سورۃ الاعراف تک یہ طبع شدہ مارکیٹ میں دستیاب ہے اور باقی جلدیں زیر طبع ہیں۔ جدید دور میں قرآن فہمی کے حوالے سے یہ اہم علمی تفسیر ہے۔

ناشر: تحریک "آؤ قرآن کی طرف" آفس نمبر 1، فرسٹ فلور، ابرار بزنس سنٹر، وحدت روڈ لاہور۔ فون 91-7532890

قرآن کا راستہ - خرم مراد

قرآن فہمی کیلئے مختلف زاویوں سے علماء، مفکرین، خدام قرآن کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی زبان کی تدریس کیلئے، اس کے انداز بیان کی تفہیم کیلئے، اس کے پیام زندہ کی تبلیغ واشاعت کیلئے محترم خرم مراد مرحوم نے بھی (Way of the Quran) کی صورت میں قرآن کے طالب علموں کی مدد و رہنمائی کی ہے۔ ان کی قرآن فہمی کی کاوشیں دیگر کاوشوں سے مختلف ہیں۔ قرآن کے الفاظ پر جب موقع تبشیر وتنذیر کو دیکھتے ہوئے اللہ کے شکر سے اور اس کے خوف کا اظہار، قادر مطلق کی صناعیوں اور تخلیق پر ندامت واستغفار کا ذکر تو کئی علماء کی کتب میں آیا ہے، لیکن خرم مراد کا انداز جدا ہے۔

پیش کنندہ: منشورات، منصورہ ملتان روڈ لاہور نے اسے 170 صفحات پر عام اور اعلیٰ ایڈیشن میں پیش کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آداب حاملین قرآن

مصنف: امام یحییٰ بن شرف الدین نووی - ترجمہ: مولانا نجم الدین اصلاحی

صحیح مسلم کے شارح اور ''ریاض الصالحین'' اور الاربعین نووی کے مرتب اور تہذیب الاسماء واللغات جیسی کتاب کے مصنف امام یحییٰ بن شرف الدین نوویؒ نے قرآن کریم کی تلاوت' ترتیل' حفظ اور تفسیر وغیرہ کے ضروری آداب کے لئے ''البیان فی آداب حملۃ القرآن'' تصنیف کی۔ یہ کتاب آداب قرآن کی عام اردو کتابوں سے یکسر مختلف ہے' کیونکہ اس میں آداب قرآن کی اور احادیث' اقوال صحابہ وتابعین سے بیان ہوئے ہیں اور کہیں کہیں مصنف نے اپنی رائے یا فقہاء کے اقوال پیش کئے ہیں۔

ناشر: مکہ کتاب گھر' اردو بازار لاہور

تلاوت قرآن - مولانا شاہ وصی اللہ الہ آبادی

ناشر: مکتبہ خلیل' یوسف مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور

فضائل قرآن - سید ابوالاعلیٰ مودودی

''فضائل قرآن'' (152 صفحات' قیمت 45 روپے) کی کمپوزنگ کمپیوٹر پر ہوئی ہے۔ ''فضائل قرآن'' میں مشکوٰۃ کی کتاب ''فضائل القرآن'' سے منتخب احادیث کا ترجمہ اور تشریح شامل ہے۔ یہ دروس سب سے پہلے ہفت روزہ ''آئین'' میں شائع ہوتے رہے اور بعد ازاں کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ یہ دروس عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ گراں قدر علمی مرقع بھی ہیں۔ گویا احادیث کی شکل میں قرآن حکیم کے فضائل وآداب کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

جناب حفیظ الرحمٰن نے اس کتاب کو مرتب اور عبدالحفیظ احمد نے شائع کر کے ایک خدمت انجام دی ہے۔ مگر افسوس کہ پیش نظر ایڈیشن میں کمپوزنگ کی غلطیاں رہ گئی ہیں' جنہیں دور کرنا از حد ضروری ہے۔

ناشر: البدر پبلی کیشنز' 230 راحت مارکیٹ' اردو بازار لاہور۔ فون: 7225030

مترادفات القرآن - مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

قرآن کریم کے ہم معنی الفاظ کا لغوی فرق اور قرآن فہمی کیلئے ایک منفرد اور نادر تحقیق ہے۔ یہ 1008 صفحات پر مشتمل ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی مرحوم نے ''مترادفات القرآن'' کی صورت میں جو داد تحقیق دی ہے' اس سے قرآن حکیم کا طالب علم اور علوم قرآن کا کوئی بھی محقق بے بہرہ نہیں ہو سکتا۔ بیسیوں معاجم واللغات اور تراجم وتفاسیر سے جواہرات کو جمع کر کے ایک لڑی میں پرو دینا لائق صد تحسین کا کام ہے۔

ناشر: مکتبۃ الاسلام' سٹریٹ نمبر 20' وسن پورہ لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفردات القرآن - امام راغب اصفہانی

یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود قرآن کے طالب علموں کیلئے مفید ہے۔ اس کتاب کا مدرس قرآن و معلم قرآن کے سرہانے ہونا ضروری ہے تاکہ وہ بار بار اس سے رجوع کر سکے۔

اردو رواں طبقے پر شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ فیروز پوری کا احسان ہے کہ انہوں نے انتہائی اہم کتاب کا نہ صرف ترجمہ کیا' بلکہ جا بجا حواشی لکھے اور کتاب میں وارد تمام احادیث و اشعار کی تخریج کی۔

امام راغب اصفہانی کی اس اہم تالیف کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ بے شمار مفسرین' شارحین حدیث' فقہاء' مؤلفین و مصنفین الفاظ کی تحقیق میں اس پر اعتبار کرتے ہیں۔

فہم قرآن کا ذوق رکھنے والے ہر آدمی کے پاس اس اہم کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ شیخ اشرف' ناشران قرآن مجید و تاجران کتب' 7- ایبک روڈ نیو انار کلی لاہور نے اس گرانقدر کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔

ڈسٹری بیوٹر: دارالسلام' 50- لوئر مال' ایم- اے- او رکالج لاہور فون: 2440024 - 7232400

اردو بازار: غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور فون: 7120054

معجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم - علامہ محمد فواد الباقی ؒ

(الفاظ قرآن کا جامع اشاریہ)

قران کریم کی خدمت میں سے ایک خدمت مسلم و غیر مسلم اہل علم و تحقیق نے اپنے اپنے انداز میں بھی کی ہے کہ قرآن کریم کی فہارس (انڈیکس) تیار کر دیں جن سے قرآن کریم کے کسی بھی لفظ' آیت یا مضمون کی تلاش بہت آسان ہو گئی۔

اس موضوع پر آج تک طبع ہونے والی تمام کتابوں میں سے اہم' جامع اور مفید ترین کتاب "المعجم المفہرس لالفاظ القرآن" ہے' جس کو مصر کے مایہ ناز محقق حضرت استاذ محمد فواد عبدالباقی رحمۃ اللہ نے اس عمدگی سے ترتیب دیا ہے کہ اس کے ذریعے قرآن کریم کے تمام الفاظ کی تلاش نہ صرف آسان ہے بلکہ ہر ہر مادہ کی متعلقہ آیات بھی یکجا کر دی گئی ہیں۔

اس کتاب کے کئی ایڈیشن عرب ممالک میں شائع ہو چکے ہیں۔ پاکستان میں سہیل اکیڈمی' اردو بازار لاہور نے بہترین طباعت پیش کر کے اہل علم و تحقیق پر احسان کیا ہے۔

لغات القرآن - مولانا عبدالرشید نعمانی

ناشر: دارالاشاعت' اردو بازار' ایم- اے جناح روڈ کراچی فون: 021-2213768

اردو زبان میں قرآن حکیم کے الفاظ کے معنی و مفاہیم پر متعدد کتب لکھی گئی ہیں۔ ان تمام کتب میں مولانا عبدالرشید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعمانی کی مرتب کردہ کتاب ''لغات القرآن'' ممتاز بھی ہے اور ضخیم بھی۔ چھ حصوں پر مشتمل اس کتاب کو تین جلدات میں دارالاشاعت کراچی نے عکسی طباعت میں شائع کیا ہے۔ مولانا نعمانی نے کتاب کی ترتیب میں یہ اسلوب اختیار کیا ہے کہ الف سے لے کر یاء تک ہر حرف کا الگ باب قائم کیا ہے، پھر تمام ابواب میں حروف تہجی کو الگ الگ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

بہر حال قرآن فہمی کے حلقوں کو اس کتاب سے بے نیاز اور تہی دست نہیں ہونا چاہیے۔ یہ نہایت اہم اور مفید کتاب ہے۔

قاموس القرآن - قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی

(الفاظ قرآنی کا اردو ترجمہ اور ان کی وضاحت)

ناشر: دارالاشاعت' اردو بازار' ایم-اے جناح روڈ کراچی فون: 021-2213768

''قاموس القرآن'' قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی استاذ تفسیر جامع ملیہ اسلامیہ' دہلی کی مختلف لغات و تفاسیر سے ماخوذ ایک گرانقدر تالیف ہے۔ اس کتاب میں حروف تہجی کے اعتبار سے قرآن مجید کے الفاظ کے معنی' صرفی و نحوی تشریح اور وضاحت طلب مقامات پر مختصر نوٹ دیئے گئے ہیں۔

85 صفحات پر مشتمل اس قرآنی ڈکشنری میں مؤلف نے ہر لفظ کی وضاحت' پہلے معنی' پھر صرفی و نحوی تشریح اور پھر اگر ضرورت ہو تو مستند اور جامع نوٹ لکھ کر کی ہے۔

الغرض قرآن حکیم کے طلباء کیلئے ایک انمول کتاب ہے' جو شائقین علم قرآن کی تشنگی کا بہترین سامان کرتی رہے گی۔ طلباء کے ساتھ علماء کرام کو بھی اس سے استفادہ کرنا چاہیے۔ ادارہ دارالاشاعت کراچی نے یہ کتاب طبع کر کے ایک اہم خدمت سرانجام دی ہے۔

لسان القرآن - مولانا محمد حنیف ندوی

(قرآن حکیم کی توضیحی لغت)

ملنے کا پتہ: علم و عرفان پبلشرز' 91- لوئر مال عقب میاں مارکیٹ' اردو بازار لاہور فون: 7352332

''لسان القرآن'' میں موصوف نے قرآن حکیم کا یہ ''توضیحی لغت'' حروف تہجی کی ترتیب سے الفاظ کے مادہ (Root) کے تحت بیان کیا ہے۔ پہلی جلد میں الف سے ج اور دوسری میں ح سے د تک الفاظ کا احاطہ ہو سکا ہے۔ ان دونوں جلدوں کے مطالعہ سے مؤلف کے مبلغ علم کی بلندی کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ موصوف کتب لغت سے بھی استفادہ کرتے نظر آتے ہیں اور تفاسیر سے بھی۔ ساتھ ہی ساتھ ادیان و فرق پر اپنے مطالعہ کے وہ نچوڑ بھی پیش کرتے ہیں جو متعلق لفظ کی تفہیم و توضیح میں مددگار ہوتا ہے۔ کاش مؤلف اس سلسلہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے۔ اس سلسلہ کی تیسری جلد معروف عالم دین مولانا محمد اسحاق بھٹی نے تالیف کی ہے۔ موصوف بھی قرآن و سنت کے بہت بڑے شناور ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرحال کتاب اہل علم کیلئے گرانقدر تحفہ ہے۔اس سے استفادہ کے بعد یقیناً کئی نئے جہان سامنے آئیں گے۔

بیان اللسان - قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی

ناشر: دارالاشاعت' اردو بازار' ایم-اے جناح روڈ کراچی   فون: 021-2213768

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے جو کہ معروف علمی و دینی شخصیت دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری محمد طیبؒ نے لکھی ہے' موصوف نے زبان کی حقیقت اور ذخیرہ الفاظ کی اہمیت پر متکلمانہ انداز میں طویل اور وقیع مقالہ قلمبند کیا ہے' زیر نظر کتاب کے بارے میں رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''عربی لغت کی تہذیب کے سلسلہ میں جن خصوصیات کی ممدوح نے اپنی اس کتاب ''بیان اللسان'' کے مقدمہ میں فہرست دی ہے اور جن خاص ذہنی رجحانات کے ساتھ آپ نے عربی لغت کی جدید کتابوں سے نیا طرز اخذ کر کے ''بیان اللسان'' کو اس پر مرتب کیا ہے' اس سے پیش نظر مجھے یہ عرض کرنے میں تامل نہیں ہے کہ انہوں نے ہندوستان میں عربی ادیبوں' طلبہ' مدارس اور اساتذہ علوم عربیت پر احسان فرمایا ہے۔''

قاموس الفاظ القرآن الکریم - ڈاکٹر عبداللہ عباس الندوی

یہ کتاب عربی سے انگریزی کی جانب راغب کرنے والوں کیلئے لکھی گئی ہے۔گویا اس کا ہدف وہ حلقہ ہے جو عربی پہلے سے جانتا ہے اور اب انگریزی بھی سمجھنا چاہتا ہے۔اس طرح یہ کتاب عام ڈگر سے ہٹ کر لکھی گئی ہے۔

یہ کتاب یقیناً ایک مفید اور ریفرنس کی کتاب ہے اور 896 صفحات کی ضخامت لئے ہوئے ہے۔عربی مدارس کے طلباء اور یونیورسٹی سطح پر عربی طریقہ تعلیم کے اداروں کی یہ ایک لازمی ضرورت ہے۔اس کو بیش قیمت سفید کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔ٹائٹل پر سمندر کی بیکرانی کو پیش کر کے غالباً یہ تشبیہ دینے کی کوشش کی ہے کہ الفاظ بھی سمندر ہیں اور ان میں غوطہ زن ہونے والوں کیلئے پہلی کڑی یہ ہے کہ وہ اس کتاب کو اپنے ساتھ رکھیں تاکہ انہیں سمندر کی گہرائی کا اندازہ بھی ہو سکے اور منزل کی پہچان بھی ہو سکے۔

قواعد زبان قرآن - خلیل الرحمٰن چشتی

(اعلیٰ جماعتوں کے طلباء کیلئے اور قواعد زبان کے ساتھ ایک اہم کتاب)

یہ کتاب ''قواعد زبان قرآن'' ایک درویش منش علم دوست کی کاوش ہے۔محترم خلیل الرحمٰن چشتی کی دلی لگن' علمی شوق اور جذبہ تعلیم قرآن ایسی چیز ہے جس نے ان کو دیگر مشغلوں اور مصروفیات سے بے نیاز کر دیا ہے۔وہ قرآن و سنت کی تعلیم و تدریس کیلئے شب و روز کوشاں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام آباد میں الفوز اکیڈمی کے نام سے جس ادارہ کو وہ اس مقصد کیلئے قائم کر کے استعمال کر رہے ہیں' اس کے زیر انتظام تفہیم دین کا گرانقدر لٹریچر چھپ کر سامنے آیا ہے۔ یہ سارا کام تعریف کے قابل اور لائق ستائش ہے۔

"قواعد زبان قرآن" کی انفرادیت اور خصوصیت یہ ہے کہ ہر قاعدے' کلیے اور اصول کو مثال سے واضح کیا گیا ہے اور دلچسپی و خوشی کی بات یہ ہے کہ مثالیں قرآن حکیم سے پیش کی گئی ہیں۔ ضرورت کے تحت احادیث سے بھی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ہر مثال کی تحلیل کر دی گئی ہے' جسے اساتذہ کی اصلاح میں ترکیب بھی کہا جاتا ہے۔ ہر سبق کے اختتام پر مشقیں دی گئی ہیں جن کے حل سے پڑھا ہوا سبق پختہ ہونے میں مدد ملتی ہے۔

ناشر: الفوز اکیڈمی' 317' سٹریٹ 16' ایف 10/2' اسلام آباد فون: 051-2251933

قواعد القرآن (مختصر قرآنی گرائمر)

جمع و ترتیب: حافظ عبدالوحید' پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر

ملنے کا پتہ: ٹولنٹن مارکیٹ' لاہور فون: 7581969

قرآن کی زبان........ آیئے ہم بھی سیکھیں

تالیف: ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

تیسیر القرآن (آسان عربی گرائمر)

تالیف: عطاء الرحمٰن ثاقب ناشر: فہم قرآن انسٹیٹیوٹ

مشمولات قرآن عظیم - میجر جنرل (ر) محمد نواز ملک

جمع و ترتیب: حافظ عبدالوحید' پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر

ناشر: ادارہ فروغ قرآن' 117' ویسٹرج نمبر 1' پشاور روڈ' راولپنڈی

قرآن حکیم کی سورتوں کا اجمالی جائزہ - ڈاکٹر اسرار احمد

ناشر: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن' 32-کے' ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 03-5869501

روح القرآن (آیات قرآنی کا موضوع اور جامعہ اشاریہ)

ناشر: بک مین' الشجر بلڈنگ' نیلا گنبد لاہور فون: 7322996

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کی ایک جھلک - ڈاکٹر لعل محمد جاوید

درس قرآن کی تیاری کیسے کی جائے - خلیل الرحمٰن چشتی

ناشر: الفوز اکیڈمی' 317' سٹریٹ 16' ایف 10/2' اسلام آباد فون: 051-2251933

آسان فہم درس قرآن - پروفیسر رب نواز

ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق' 3-بہاول شیر روڈ' مزنگ لاہور۔

قرآن مجید کے فنی محاسن - سید قطب شہید

ناشر: طارق اکیڈمی' ڈی گراؤنڈ' فیصل آباد۔ فون: 546964

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ نفیس الدین صدیقی "ابلاغ عامہ اور جدید دور" (ص13)

۲۔ نفیس الدین صدیقی "ابلاغ عامہ اور جدید دور" (ص12)

۳۔ کنور محمد دلشاد "ابلاغ عامہ" (ص38)

۴۔ Clark David g "You and media" (Page-37)

۵۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید "فن صحافت" (ص13)

۶۔ Encyclopeadia of Americana Vol: 20 (Page-231)

۷۔ مہدی حسن "ابلاغ عامہ" (ص66)

۸۔ Encyclopeadia of Americana Vol: 20 (Page-281)

۹۔ Encyclopeadia of Britannica Vol: 20 (Page-231)

۱۰۔ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی 30 جولائی 1998ء (ص43)

۱۱۔ مہدی حسن "ابلاغ عامہ" (ص75)

۱۲۔ Fedler Fred "An Introduction to the mass media" (page-271)

۱۳۔ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی "اسلام کا قانون صحافت" (ص131)

۱۴۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی "عصر حاضر میں امت مسلمہ کے مسائل اور ان کا حل"

۱۵۔ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی "اسلام کا قانون صحافت" (ص138)

۱۶۔ نفیس الدین صدیقی "ابلاغ عامہ اور جدید دور"

۱۷۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی "عصر حاضر میں امت مسلمہ کے مسائل اور ان کا حل"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

فہم قرآن کی راہ میں حائل مشکلات اور ان کا حل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہم قرآن کی راہ میں حائل مشکلات

ساری دنیا میں دینی مدارس کی تعلیم وتعلم موضوع بحث ہے۔ 11 ستمبر 2001ء کو امریکی حملوں کے بعد سے ذرائع ابلاغ پر خاص طور سے یہ موضوع شائع ہوا ہے۔ ان اداروں میں قرآنی تعلیمات کے جو ماخذ ہیں' وہ مذہبی منافرت کو فروغ دیتے ہیں اور ان کا نظام تربیت تنگ نظری' ہٹ دھرمی اور حقیقت پسندی کی ممیز کرتا ہے۔ اگرچہ تبلیغ دین میں بہت سی مشکلات کا سامان کرنا پڑتا ہے' اسی طرح بہت سے ایسے مسائل ہیں جو فہم قرآن کی راہ میں مشکلات اور رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔ یہ مشکلات درج ذیل ہیں:

حب دنیا:

اس وقت تبلیغ قرآن میں جو سب سے بڑی رکاوٹ ہے' وہ دنیاوی محبت اور مادہ پرستانہ سوچ ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ وہ جس چیز سے محبت کرتا ہے' اس کی صبح وشام تسبیح کرتا ہے۔ اس کے حصول کی ہر وقت کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ اس کی جیسی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہر شخص اس کے رنگ میں رنگ جائے۔ اس کی ترویج چاہتا ہے۔ مزید برآں جو چیز اس کے مقصد کے حصول میں رکاوٹ بنتی ہے یا اس فرد کو اس کے محبوب کے ساتھ محبت کرنے سے روکتی ہے یا اس کی مطلوبہ چیز کی مذمت کرتی ہے یا کوئی دوسرا فرد' آئین' قانون' مذہب یا جماعت اس فرد کی محبوب چیز کو چھیننا چاہے تو وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ ان قوتوں سے ٹکرا جائے اور ان کو اپنی زندگی میں داخل نہ ہونے دے۔

اسی مسلمہ اصول کو پیش نظر رکھ کر جب ہم غور کریں کہ فہم قرآن کی تبلیغ میں سب سے بڑی رکاوٹ دنیا سے محبت ہے۔ عصر حاضر میں دنیا' مادہ' دولت' حب وجاہ ہر فرد کی محبوب ہے۔ ہر فرد کی تمام صلاحیتیں خواہ فکری ہوں یا جسمانی' اس دنیا کو حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ زندگی کا اوّل وآخر مقصود مادہ پرستی بن گیا ہے۔ انسان کے انگ انگ اور رگ وریشے میں دنیا کی محبت سرایت کر چکی ہے۔ [1]

جبکہ دین اسلام کا آغاز ہی آخرت سے محبت کرنا ہے۔ اسلام تمام برائیوں کی جڑ دنیا کی محبت کو قرار دیتا ہے۔ وہ برملا کہتا ہے:

ومتاع الحیٰوة الدنیا الالهب ولهوط وللدار الآخرة خیر للذین یتقون ط افلا تتقون [2]

ترجمہ: اور دنیا کا جینا کھیل اور جی بہلانے کے سوا کچھ نہیں۔ اور پچھلا گھر جو ہے' سو یہ ڈرنے والوں کیلئے بہتر ہے'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تم کو سمجھ نہیں؟

مزید وہ یہ شرط لگاتا ہے کہ دین کے درجۂ کمال تک پہنچنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنی محبوب چیز کو فی سبیل اللہ خرچ کر دو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ۝ ۳

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم اپنی محبوب چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو۔

اسلام کا مزاج دنیا پرست کے مزاج سے یکسر متضاد ثابت ہوا ہے۔ اسلام کا دوٹوک فیصلہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے' اس کی قدر و قیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

ان أبی هریرةؓ ان رسول اللهﷺ قال یقول العبد مالی .... ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس ۴

دوسری طرف دنیا کے عصر حاضر کا باسی کسی طرح سے بھی محبت کا رشتہ توڑنے کیلئے تیار نہیں۔ یہ تو حقیقت ہے کہ دونوں متضاد چیزیں بیک وقت نہیں چل سکتیں۔

عصر حاضر میں ہر فرد دنیا کمانے کے چکر میں ہے' حتیٰ کہ مقام صد افسوس یہ ہے کہ جن لوگوں نے دعوت و تبلیغ کا کام کرنے کی ذمہ داری لی ہے' ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنھوں نے دین کو بطور دنیا استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ دین کے نام پر وہ دنیا وصول کرتے ہیں۔ نتیجۃً اہل دین بھی دنیا پرستی سے محفوظ نہ رہ سکے۔

دوسری طرف جو لوگ خالصتاً دنیا دار ہیں' وہ جب دیکھتے ہیں کہ دعوت و تبلیغ کا کام اس بات کا متقاضی ہے کہ دنیا کی محبت سے دلوں کو خالی کیا جائے تو اس کیلئے محبوب کو چھوڑنا مشکل نہیں ہے بلکہ ناممکن ہو چکا ہے' سو وہ دنیاوی محبت سے ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ اور دوسری طرف دعوت و تبلیغ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ محبوب کو چھوڑا جائے' سو دنیا دار انتقاماً اپنے محبوب کے تحفظ کے کام کو نہ خود کرتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی روکتا ہے۔ اس صورتحال کو سامنے رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کی تبلیغ و تفہیم اور اس کی اشاعت میں سب سے بڑی رکاوٹ حب دنیا یعنی مادیت پرستی ہے۔

تشکیک یا بے یقینی:

جس طرح یہ چیز انسان کی فطرت میں شامل ہے کہ جس سے محبت کرتا ہے' اس کا تذکرہ صبح و شام کرتا ہے اور اس چیز کا حصول اس کا اولین و آخرین مقصد ہوتا ہے۔ بعینہٖ یہ بھی چیز انسانی فطرت میں داخل ہے کہ وہ ہر ایسے کام کو دلجمعی سے کرتا ہے اور اس کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرتا ہے جس سے اس بات کا یقین ہو کہ اس کام کے کرنے کے بعد مجھے نفع ملے گا اور اگر یہ یقین کسی کام سے اٹھ جائے تو اس کام کو انسان فطرتاً سرانجام نہیں دے سکتا' چاہے وہ کام انتہائی درجے کا آسان ہو۔ دین کے معاملے میں یہی اصول کارفرما ہے۔ ہر قسم کی جزاء مقرر کر کے انسانی کمزوری کا خیال رکھا گیا ہے اور جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین کے کام کرنے والے کو اس بات کا پختہ یقین نہ ہو کہ میں جو تبلیغ کا کام کروں گا تو مجھے نجانے عزت' سکون اور دارین کی جملہ کامیابیاں ملیں گی یا نہیں؟ نجانے دین کے حکم پر عمل کرنے کے بعد اس عمل پر مقررہ شدہ اجر ملے گا یا نہیں؟ تو یہ تشکیک تمام کئے ہوئے اعمال کو ثمرات سے محروم کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی ابتداء ہی یقین کے ساتھ ہوتی ہے اور وہ یقین یہ ہے کہ دل و دماغ میں یہ بات جاگزیں ہو جائے کہ اس کائنات کا پیدا کرنا والا' اسے تصرف میں لانے والا' اس میں خیر و شر کو بھیجنے والا' عروج و زوال کے نقشے وضع کرنے والا' موت و حیات کے فیصلے کرنے والا' پوری کائنات کو رزق عطا کرنے والی صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے اور اسی کا حکم کائنات میں چلتا ہے۔ یہ وہ یقین ہے جس کو ہر پیغمبر نے اپنی امت میں پیدا کیا۔ یہ یقین انسانی زندگی کی تعمیر میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی زندگی کے تیرہ سال یہی یقین پیدا کرنے میں صرف کر دیئے۔

دوسرا یقین جو ایک مبلغ کیلئے انتہائی ضروری ہے اور جو تبلیغ قرآن میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے' وہ یہ ہے کہ یہ یقین رگ و پے میں سرایت کر جائے کہ عزت و ذلت' عروج و زوال' مادی و اُخروی' جسمانی و روحانی' سیاسی و معاشی تمام تر کامیابیاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں پنہاں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضع کردہ راستے کے علاوہ ہر راستہ ذلت و رسوائی' ناکامی و نامرادی کے عمیق گڑھوں میں لے جاتا ہے۔ لیکن افسوس یہ کہ آج کا مسلمان اس نعمت سے محروم ہو گیا ہے۔ آج کا مسلمان قولاً تو اس بات پر یقین رکھتا ہے' لیکن عملاً یقین سے محروم ہو چکا ہے۔ اسے جس قدر ایک ڈاکٹر کے تجویز کردہ نسخے پر یقین ہے' اس قدر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات عالیہ پر عمل کر کے شفاء کا یقین نہیں ہے۔ صحابہ کرام کی زندگی میں نمایاں صفت یہی ہے کہ وہ بے پناہ یقین کے مالک تھے ؓ پھر اس کام کے کرتے ہوئے انہیں جس قسم کے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا' وہ خوش ہو کر اسے برداشت کرتے۔ چمڑیاں اُدھڑیں' معاش تباہ ہوا' مقاطعہ ہوا' قطع تعلق ہوا' لہو میں نہلائے گئے' پابند سلاسل کئے گئے' مار پیٹ برداشت کی لیکن وہ اپنے امور پر ڈٹے رہتے' کیونکہ انہیں اس بات کا یقین تھا کہ یہ تکالیف اجر کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔

اہمیت تبلیغ قرآن سے ناآشنائی:

عہد نبوی پر نظر ڈالنے کے بعد جب ہم اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالتے ہیں تو جہاں بے شمار فرق نظر آتے ہیں' ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عصر حاضر میں مسلمان اپنے آپ کو نمازی بھی کہلواتا ہے' لیکن ایسا کوئی نہیں جسے داعی کہا جا سکے۔ وجہ یہ ہے کہ دین کے بقیہ تمام ارکان کسی نہ کسی حد تک زندہ ہیں' لیکن تبلیغ حق کا کام لوگوں کی زندگی سے نکل گیا ہے۔

اور جب ہم اسباب پر نگاہ ڈالتے ہیں جن کی وجہ سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر جیسے عظیم فریضہ سے امت محروم ہو گئی ہے تو ایک نمایاں سبب اس فریضے کی کوتاہی میں یہ بھی ہے کہ امت کو بقیہ تمام ارکان اسلام کے ادا کرنے سے جو فوائد ملتے ہیں' ان سے آگاہ رکھا گیا ہے اور نہ کرنے پر جن وعیدوں کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے' ان میں سے کسی نہ کسی حد تک امت مسلمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقف ہے۔لیکن تبلیغ کے کرنے پر جو فضائل وارد ہوئے ہیں اور نہ کرنے پر جو گرفت ہوئی ہے' ان سے امت نا آشنا ہے۔ ۵

عہد نبوی میں ہر صحابی داعی تھا۔ جتنا جس کے پاس دین کا فہم اور علم ہوتا اور جس حد تک قرآن کو سمجھتا' اسے دوسروں تک پہنچانا ضروری سمجھتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سامنے اس قدر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے کام کی رکھی کہ صحابہ سوائے اس کے کرنے کہ کوئی اور چارہ نہ تھا۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ تبلیغ دین کے کام کے بغیر ہماری عبادات غیر محفوظ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد سب سے پہلے ارشاد جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کو ہوتا تھا' وہ یہ تھا کہ

بلغوا عني ولو آية (ترمذی' ج2' ص95)

''اگر میری طرف سے تمہیں ایک آیت بھی پہنچی ہے تو وہ دوسرے کو پہنچاؤ۔''

لیکن عصر حاضر میں تبلیغ کے کام کرنے اور فہم قرآن میں ایک رکاوٹ یہ ہے کہ عامۃ الناس تو کجا' خواص بھی اہمیت تبلیغ سے نا آشنا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نماز بھی کسی حد تک زندہ ہے' فریضہ حج بھی الحمدللہ قائم ہے' لیکن فریضہ تبلیغ کی اہمیت نہ حاجی محسوس کرتے ہیں نہ نمازی۔ بے نماز کو ہر ایک مذمت کرے گا اور بے نمازی خود بھی اپنے آپ کو مجرم تصور کرے گا' لیکن تبلیغ نہ کرنے والے کو نہ عامۃ الناس عاصی سمجھتی ہے نہ وہ اپنے آپ کو کسی حد تک فریضے کا تارک سمجھتا ہے۔

ناقص قرآنی معلومات:

ایک اور رکاوٹ جو قرآن کی تبلیغ واشاعت کا مؤجب بنتی ہے' وہ ناقص قرآنی معلومات ہے۔ آدمی جب تک کسی مؤقف کے بارے میں خود مطمئن نہ ہو' وہ اس مؤقف کو دوسرے کے سامنے پیش نہیں کر سکتا۔

یہی چیز آج مسلم عامۃ الناس کو درپیش ہے۔ لوگ قرآن کے اساسی تصورات سے کما حقہ آگاہ نہیں ہے۔ چونکہ مسلم گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ سے وہ مسلمان ہیں' اسلام اور قرآن کے بارے میں تحقیق نہیں کی اور نہ ہی اسے ضروری سمجھتے ہیں' لہٰذا جب انہیں تبلیغ کیلئے کہا جاتا ہے تو بلا توقف ان کا جواب یہی ہوتا ہے کہ ہم تو خود دین کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور نہ ہی ہم قرآن کے مفہوم کو بعینہٖ سمجھتے ہیں' لہٰذا ہم دعوت وتبلیغ کیسے کریں؟ تبلیغ تو عالم قرآن ہی کر سکتا ہے جو دین کے بارے میں مکمل علم رکھتا ہو اور قرآن کے بارے میں بھی۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو قرآن کے بارے میں بزعم خویش بہت کچھ جانتے ہیں اور اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں' جبکہ صورتحال اس کے برعکس ہوتی ہے اور وہ چند مشہور اور روایتی آیات کو ہی قرآن کامل سمجھتے ہیں' لہٰذا جب ایسے لوگ اللہ کی کتاب برحق کی تبلیغ کریں گے تو ایسے لوگ دوسروں کو نہ صرف دین سے بدظن کریں گے' بلکہ انہیں کلام الٰہی سے دور کر دیتے ہیں' کیونکہ یہ قرآن کی ناقابل عمل اور ناقابل فہم مشکل پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے لا مذہب یا مذہب بیزار طبقہ کو جہاں دین اسلام پر کیچڑ اچھالنے کا موقعہ ملتا ہے' ساتھ ہی مخلص اور سادہ لوح مسلمان طبقہ کے دلوں میں تشکیک جنم لیتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لایعنی مصروفیات:

دور حاضر نے انسان کو مشینی پرزہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ دن اور رات کی تقسیم ان کی فطری حالت سے ہٹ کر گھنٹوں کے حساب سے کر دی گئی ہے۔ کاروباری ذہنیت عام کر دی ہے۔ ہر فرد دوسروں کو مطلب کی بناء پر ملتا ہے۔ محض انسانیت کے ناطے سے راہ و رسم عنقا ہو گئی ہے۔ مصروفیات بڑھ گئی ہیں۔ ایسے کھیل وضع کے گئے ہیں جو دنوں پر محیط ہوں۔ اخلاق سوز لٹریچر عام ہو گیا ہے۔ فضول محافل میں گھنٹوں کے حساب سے وقت ضائع کیا جاتا ہے، جن کا آؤٹ پٹ (Out put) کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کلبوں میں راتیں ضائع ہوتی ہیں۔ سینماؤں میں اوقات خرچ کیے جاتے ہیں۔ بازاروں کے چوکوں میں رات گئے تک رش رہتا ہے۔ فکر معاش نے انسانی اوقات کو بے حد مصروف بنا دیا ہے۔ ہوس زر نے وقت کا بہترین حصہ مال و دولت کیلئے وقف کرا دیا ہے۔ تاجر علی الصبح دکان کھولتا ہے اور رات گئے تک واپس آتا ہے۔ ملازم صبح دفتر جاتا ہے اور تھکا ہارا شام کو لوٹتا ہے۔ ایک ہی خاندان کے تمام بالغ افراد پرندوں کی طرح صبح نکلتے ہیں اور شام تھکے ہارے پرندوں کی طرح واپس آتے ہیں۔ رات کو تفریح کیلئے پارکوں میں چلے جاتے ہیں۔ نہ اپنوں کی خبر نہ پرایوں کی۔ وقت کی اس غیر سنجیدہ تقسیم نے تبلیغ قرآن اور اس کے فہم کے حصول کیلئے کوئی وقت چھوڑا ہی نہیں۔ اب اگر کوئی مسلمان دینی حمیت سے مجبور ہو کر قرآن کی اشاعت اور تفہیم کا فریضہ سرانجام دینا بھی چاہے تو نہیں دے سکتا کیونکہ وقت لایعنی امور میں صرف ہوتا ہے۔

تعیش پرستی:

اسلام کا مزاج سادہ ہے اور جملہ ارکان اسلام سے ہی ادا ہو سکتے ہیں۔ تصنع، بناوٹ، آرائش و زیبائش وغیرہ اسلامی مزاج سے متصادم ہیں۔

قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی زندگی میں سادگی بدرجہ اتم موجود تھی، طرز رہائش سادہ تھی، ملبوسات سادہ تھے، کھانا پینا سادہ تھا، گفتگو بھی سادہ انداز میں کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام کے ہر رکن کو ادا کرنا ان کیلئے سہل تھا۔ زمانہ حاضر میں ضروریات زندگی میں تعیش پرستی کا عنصر شامل ہو گیا ہے۔ سادگی ختم ہو گئی ہے۔ صبح و شام تمام تر کاوشیں تعیش پرستی کیلئے ہوتی ہیں۔ ہمارے بازار سامان تعیش سے پر ہیں۔ اب وہ ہر شخص جو ہمہ وقت ظاہر کو سنوارنے اور بنانے میں مصروف ہے اس کیلئے قرآنی تعلیمات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا مشکل ہے۔

تبلیغ قرآن کیلئے سادہ مزاج، سادہ غذا اور سادہ لباس ضروری ہے۔ وہ شخص جو عمدہ لباس زیب تن کرنے کا عادی ہو، پرسکون آرائش وہ مقام پر سکونت رکھتا ہو، طبیعت میں نزاکت پسندی و نفاست پسندی کا عنصر مبالغہ کی حد تک سرایت کر گیا ہو، بناؤ سنگار ندرم حیات ہو کر رہ گیا ہو، اب ایسا شخص گلی گلی، کوچہ کوچہ روکھی سوکھی کھا کر دعوت تبلیغ کا کام کیسے بخوبی انجام دے سکتا ہے؟ مشاہدے کی بات ہے کہ جب انسان عمدہ لباس پہن لے تو اسے وضو کرنا دوبھر ہو جاتا ہے اور اگر کسی طرح مسجد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھنے کیلئے چلا بھی جائے تو سجدہ' رکوع' تشہد وغیرہ میں اس کی تمام تر توجہ کپڑوں کی سلوٹوں پر رہتی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کپڑوں پر سلوٹیں پڑ جائیں۔ حالانکہ نماز میں کتنی آسانی ہے' جبکہ اسلام اور قرآن کی دعوت میں دلیس جانا پڑتا ہے تو وہاں یہ تعیش پرستی کس قدر حائل ہوگی۔

حکمت کی کمی:

قرآن تعمیر شخصیت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس کا بنیادی موضوع ہی حضرت انسان ہے' اس لئے وہ کسی طرح انسان کی سبکی' بے عزتی برداشت نہیں کرسکتا۔ کعبہ کی توقیر سے بڑھ کر انسان کی توقیر کرنے کو کہتا ہے۔ جبکہ دعوت وتبلیغ قرآن میں بھی وہ ایسے اصول وضع کرتا ہے جن سے انسان کی خودی کی تحقیر نہ ہو۔

عصر حاضر میں قرآن فہمی کی رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ حکمت سے خالی تبلیغ ہے' جس کے نجانے مثبت اثرات نکل رہے ہیں یا منفی۔ جو قرآن تبلیغ دین کے سلسلے میں سرگانہ نکات بیان کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي احسن ؎

ترجمہ: اور انہیں اپنے رب کے راستہ کی طرف بلاؤ حکمت سے' نصیحت سے اور بھلائی سے اور الزام دے ان کو جس طرح بہتر ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے قاری محمد طیب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اسلام تبلیغی نظام میں اس قدر محتاط ہے کہ اگر دوران تبلیغ کسی کے ساتھ جھگڑے کی نوبت آجائے تو بھی جھگڑے کو نبٹانے کیلئے قرآن تین الفاظ استعمال کرتا ہے: **بالتي - هي - احسن** یعنی مجادلہ اس روش پر ہو کہ روش بہتر سے بہتر ہو اور یہ عربیت کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ

كثرة المباني تدل علىٰ كثرة المعاني

''الفاظ کی کثرت معانی ومقاصد کی کثرت کی دلیل ہے''۔

جبکہ عصر حاضر میں حکمت وتدبر سے خالی تبلیغ لوگوں کو اسلام سے بدظن اور دور کر رہی ہے۔ لوگ قرآن کے فہم کو ضروری نہیں سمجھیں گے' ان کی نظروں میں اس کے مفہوم کی شناسائی ضروری نہیں ہوگی تو یہی چیز لوگوں کو متاثر کرنے کے بجائے متنفر کردے گی۔ یہی وجہ ہے کہ فہم قران کی راہ میں مشکلات ورکاوٹیں بڑھتی جارہی ہیں۔

ذرائع ابلاغ کا منفی استعمال:

ذرائع ابلاغ قرآن اور اس کے حصول فہم کے کام میں ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ذرائع ابلاغ احیائے دین کیلئے استعمال ہوں' قرآن کی تعلیمات کے متعلق ہوں تو فہم قرآن میں لوگ دلچسپی کے ساتھ حصہ لیں گے اور اگر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خدانخواستہ ذرائع ابلاغ منفی استعمال ہونے لگیں تو فہم قرآن میں خاصی رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔

آج کل ہمارے ذرائع ابلاغ ریڈیو ٹیلی ویژن' اخبارات' جرائد ورسائل' انٹرنیٹ وغیرہ فہم قرآن کیلئے وقف نہیں ہیں۔ان سے نشر ہونے والے پروگرام بے حیائی کے معاون ہیں' بدمعاشی کے ماخذ ہیں' بے غیرتی کے مؤجب ہیں۔ان کے چلانے والے جو اس قسم کے اخلاق سوز' ایمان سوز' حیا سوز' حمیت وغیرت اسلامی کے منافی پروگرام پیش کرتے ہیں' وہ دراصل ابلیس کی روحانی اولاد اور مغرب کے زرخرید غلام ہیں۔

آج کی ماں' بیٹی' بہن' بیوی اس غلیظ سیلاب میں بہے جارہی ہے۔بدی کی تشہیر اور نیکی کی تکفیر ہمارے ذرائع ابلاغ کررہے ہیں۔نوجوان نسل روز بروز لامذہبیت کا شکار ہورہے ہیں۔ان کے دلوں سے قرآن کی حقانیت کا تصور نکلتا جارہا ہے۔

مسلمان اب اس حد تک گراوٹ کا شکار ہو چکے ہیں کہ وہ اب خود بھی تبلیغ نہیں کرتے اور جو کسی نہ کسی درجے میں کرتے ہیں' ان کو طعنے دیئے جاتے ہیں اور جو لوگ دعوت رجوع الی القرآن کا کام کرتے ہیں' وہ بھی رفتہ رفتہ ذہنی' روحانی' جسمانی اور مادی بردحملوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اس عظیم کام سے رجوع کررہے ہیں۔

انا پرستی:

انسان جب اسیر ذات ہوجاتا ہے اور خود ثنائی کا مریض ہوجاتا ہے تو اپنی ہی ذات کو اکمل سمجھنے لگتا ہے اور دوسرے انسان اسے حشرات الارض نظر آنے لگتے ہیں۔جب یہ خیال خود ثنائی اس میں راسخ ہوجاتا ہے تو لامحالہ وہ اپنے سے کمتر معاشی' سیاسی حیثیت رکھنے والے لوگوں سے بات کرنا اپنی تذلیل سمجھتا ہے۔نفسیاتی طور پر وہ محسوس کرتا ہے کہ اب لوگوں کے پاس مجھے نہیں جانا چاہئے اور یہی سوچ آگے چل کر فہم قران کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہے۔کیونکہ پیغمبرانہ طریقہ تو یہی ہے کہ مخلوق خدا کے پاس چل کر تبلیغ کرتے ہیں اور یہاں صورت حال یہ ہے کہ پیغمبرانہ طریقہ پر چلنے سے انا اور تکبر مانع ہوجاتا ہے۔اس وقت امت کی مجموعی حالت یہی ہے کہ وہ تکبر کے مرض میں مبتلا ہو چکی ہے' جس کی وجہ سے انہیں قرآن کی تبلیغ کا کام کرنا دشوار لگتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہر فرد دوسرے کے پاس چل کر جانا سبکی محسوس کرتا ہے اور یوں تبلیغ کا دائرہ سکڑتا چلا جاتا ہے۔

بدعملی:

''اگر کسی ایسے شہر کا تجزیہ کریں جہاں لوگ اپنی ذات کی تعمیر میں مگن ہوں اور فریضہ تبلیغ سے جی چرا رہے ہوں اور تبلیغ کی اہمیت جانتے ہوئے نہ کررہے ہوں تو اگر ان سے پوچھیں کہ آخر کونسی چیز آپ کو فریضہ تبلیغ سے منع کررہی ہے تو یقیناً سبھی مشترکہ جواب دیں گے کہ اجی صاحب! ہم کس بات کا فہم دیں' ہمارے پاس جو فہم ہے' ہم خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ہم تو خود بدعمل' گناہگار ہیں۔دوسروں کو کس منہ سے فہم دیں۔حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ قرآن کا فہم حاصل کرنا ایک نیکی ہے اور اس کا فہم دوسروں کو عطا کرنا ایک الگ نیکی ہے۔اگر اس مفروضے کو مان لیا جائے کہ میں خود نامکمل ہوں اور جب خود مکمل ہوجاؤں گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو دوسروں کو مکمل بنانے کی کوشش کروں گا تو آخر دنیا میں انبیاء کے علاوہ کون لوگ ہیں کو اکمل ہیں؟"

عصر حاضر میں قرآن کی تبلیغ اور اس کے فہم کی راہ میں غلط فہمی بہت بڑی رکاوٹ ہے اور اسی رکاوٹ سے کئی اور رکاوٹیں جنم لیتی ہیں۔

مغربی نظام تعلیم:

کسی ملک یا قوم کے وارث اس کے طلبہ ہوتے ہیں اور درسگاہیں شفیق ماں کی طرح ہوتی ہیں اور نظام تعلیم جسم میں خون کی حیثیت رکھتا ہے اور اگر نظام تعلیم عمدہ اور صالح ہو تو نوجوان طبقہ تباہ ہو جاتا ہے' اس لئے

بقول شیخ!

"کسی قوم کو تباہ کرنے کیلئے اس کے نظام تعلیم اور نظام معیشت پر قبضہ کر لینا کافی ہے' کیونکہ جسمانی بقاء کیلئے معاش کا وافر اور صحت مند ہونا ضروری ہے۔ بعینہٖ ذہنی سفر تعلیم سے طے ہوتا ہے"۔

اس وقت امت مسلمہ کا المیہ یہ ہے کہ کالجز تو بالخصوص مغربی تعلیم و تربیت کے اشتہار بن چکے ہیں۔ نصاب بھی مادی منفعت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ماحول ذہنوں کو اور زیادہ آلودہ کرتا ہے۔ کتابیں قرآنی تعلیمات سے خالی ہیں۔ گرائمر اور اس کے بنیادی قواعد سے خالی ہیں۔ کوئی ایسا تذکرہ نہیں ملتا جو فہم قرآن کیلئے مؤثر ثابت ہو۔

عصر حاضر کا نصاب تعلیم اسلامی تحقیقی ذہن پیدا نہیں کر سکتا' بلکہ وہ تشکیک زدہ ذہن پیدا کرتا ہے اور ایسا ذہن دعوت تبلیغ و تفہیم القرآن کے عظیم کام سے راہ فرار اختیار کرتا ہے' اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہمارا نظام تعلیم دراصل فہم قرآن کے کام میں رکاوٹ ہے۔

باہمی اختلافات:

فرقہ پرستی' مستقل اللہ کا عذاب ہے۔ اللہ رب العزت خود فرقہ پرستی کو عذاب قرار دیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاء ھم البینٰت ط واولٰئک لھم عذاب عظیم ۵

ترجمہ: اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے ہدایت آ جانے کے بعد۔ اور ان کیلئے بہت بڑا عذاب ہے۔

جب فرقہ پرستی کی وبا عام ہو جاتی ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی تمام تر فکری' علمی' عملی' قلمی' تعزیری صلاحیتیں' آپس میں ایک دوسرے کی مذمت' کردار کشی' عیب جوئی' سازشوں اور سب و شتم میں صرف ہوتی ہیں۔ ان سے جہاں صلاحیتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ضیاع ہوتا ہے' ساتھ ہی اغیار کو طعن و تشنیع کا موقعہ ہاتھ آتا ہے اور یوں وہ اسلام اور قرآن کے خلاف زہر اگلنے لگتے ہیں۔

ایسی فضا میں ہر گروہ کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ دوسرے فریق کو مجموعہ عیوب ثابت کروں اور اپنے گروہ کو معصوم۔ اور جب وہی تلواریں جو کفار کیلئے استعمال ہوئی تھیں' اپنوں کے تن سے سر جدا کرتی ہیں' وہی زبانیں جو عقائد باطلہ کی تردید کیلئے گویا ہوئی تھیں' اپنوں کی تکفیر پر مامور ہوتی ہیں حتیٰ کہ قلم کا زور' دماغ کی طاقت' اعضاء کی صلاحیتیں' زبان کی قوت' تمام کی تمام قوتیں ایک دوسرے کے خلاف استعمال ہونے لگتی ہیں۔ فرقہ واریت بڑھتے بڑھتے نفرت تک جا پہنچتی ہے۔ خیر سگالی' ہمدردی' محبت کا جذبہ اٹھ جاتا ہے۔ قطع کلامی کے بعد قطع تعلقی تک نوبت جا پہنچتی ہے اور جب معاملہ ایسے موڑ پر جا پہنچتا ہے تو کوئی فریق مخالف کو خیر کی تلقین کرے تو کیوں کر اور منکر سے منع کرے تو کس بناء پر۔

ہر کوئی یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ جو ان کا طریقہ فہم قرآن ہے' وہ دوسروں سے بہتر ہے اور دوسروں کا طریقہ بہتر نہیں ہے۔ جس طرح آیات کا فہم وہ دیتا ہے' دوسرے اس کو اس طرح ادا نہیں کر سکتے اور جو سلیبس فہم قرآن کے سلسلہ میں ان کا ترتیب کردہ ہے' وہی قرآن فہمی کیلئے بنیادی سلیبس ہے۔ بس یہی بات ہے جو فہم قرآن کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتی جاتی ہے۔ جبکہ فہم قرآن کیلئے اور قرآن کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے باہمی ہمدردی' دل سوزی' محبت اور اخوت کی بے حد ضروری ہے اور جہاں ان عناصر میں بیخ کنی ہو چکی ہو' وہاں تبلیغ کا کام کیسے ہوگا؟ لہٰذا اس بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ عصر حاضر میں فہم قرآن کی راہ میں حائل مشکلات میں سے ایک مشکل اور بہت بڑی رکاوٹ باہمی اختلافات کا پایا جانا ہے۔

دینی مدارس تعصبات اور فرقہ واریت کا شکار:

آج کل ہمارے مدارس دینی تعصبات اور فرقہ واریت کے اکھاڑے بن چکے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل کو لے کر بڑے بڑے جھگڑے کھڑے کر دیئے جاتے ہیں۔

بقول مولانا متین ہاشمی:

"دینی مدارس سے فارغ ہونے والے افراد کیلئے امام مسجد اور خطیب ہونا ہی کافی نہیں ...... موجودہ مدارس سے فارغ ہونے والے طلبہ میرے خیال میں خطیب بھی نہیں ہوتے' صرف روایات اور اختلافی مسائل کے حافظ ہوتے ہیں اور امت میں افراق و انتشار پیدا کرتے ہیں۔ اختلافی مسائل مثلاً آمین بالجہر' رفع یدین اور قرأت خلف الامام پر طویل بحثیں ہوتی ہیں..... اس سے طلبہ میں کج بحثی اور فرقہ واریت پیدا ہوتی ہے" 9

بقول محمد یاسین ظفر:

"مسلمانوں میں فرقہ ورانہ اختلاف ابتداءً مذہبی تعصب اور جہالت کی وجہ سے تھے' لیکن گزشتہ دو عشروں سے ان اختلافات نے سیاسی پارٹیوں کی شکل میں نمودار ہونا شروع کر دیا ہے اور انہی کی اساس پر اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدارس کے بورڈ اور وفاق وجود میں آئے ہیں اور ان لوگوں نے رابطہ المدارس کو تسلیم کرنے سے محض اس لئے انکار کیا کہ رابطہ المدارس کسی فرقے کی نمائندگی نہیں کرتی" [10]

سید مودودی فرماتے ہیں کہ آج عامۃ الناس کو دین سے دور کرنے میں دینی مدارس اہم کردار ادا کر رہے ہیں:

"اب جو لوگ اس نظام تعلیم کے تحت پڑھ رہے ہیں اور اس سے تربیت پا کر نکل رہے ہیں، ان کا کوئی مصرف اس کے سوا نہیں ہے کہ وہ ہماری مسجدوں کو سنبھال کر بیٹھ جائیں یا کچھ مدرسے کھول لیں اور اس طرح کے مذہبی جھگڑے چھیڑتے رہیں تاکہ ان جھگڑوں کی وجہ سے قوم کو ان کی ضرورت محسوس ہو...... وہ نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی کر سکیں اور نہ موجودہ زندگی کے مسائل پر اسلام کے اصولوں کو منطبق کر سکتے ہیں۔ دین کی جیسی نمائندگی آج ان کے ذریعہ سے ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں میں دین روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور دین کے وقار میں کمی آ رہی ہے۔ پھر ان کی بدولت ہمارے ہاں مذہبی جھگڑوں کا ایک سلسلہ ہے جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہیں آتا" [11]

فرسودہ طریقہ تعلیم:

آج کل جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ٹیکنالوجی اہم کردار ادا کر رہی ہے، مگر پریشان کن بات یہ ہے کہ ہمارے شعبہ تعلیمی مدارس میں آج بھی وہی طریقہ تعلیم رائج ہے جو زمانۂ قدیم سے چلا آ رہا ہے۔

پروفیسر سعید احمد فرماتے ہیں:

"ہمارے نظام تعلیم کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ایک آزاد قوم سیاسی غلامی کا طوق اپنی گردن سے اتار پھینکنے کے باوجود اپنے دور غلامی کے نظام تعلیم کی لاش کاندھوں پر اٹھائے ہوئے ہے...... حیات انسانی کے جدید ترین تقاضوں کی پکار سے غافل ہو کر کم از کم ایک صدی فرسودہ نظام تعلیم کو اپنی درس گاہوں میں نافذ کئے ہوئے ہے" [12]

آج کل اس نظام تعلیم کو جدید نظام تعلیم کے ساتھ دینیات کو جوڑ دیا گیا ہے تاکہ آئندہ نسل بالکل کافر ہی نہ بن جائے، بلکہ مذہب اور قرآن سے ان کا رابطہ قائم رہ سکے۔

مشکلات کا حل:

اگرچہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں انسان کو بہت سی مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر اس کا یہ مطلب ہرگز کہ انسان ان مشکلات کے سامنے ہمت ہار کر بیٹھ جائے اور اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر گھٹنے ٹیک لے بلکہ ایک مؤمن کے دل میں اتنا ذوق و شوق ہو کہ وہ عہد کرے کہ وہ ہر برائی کو ختم کر کے دم لے گا اور تمام دنیا میں بھلائی کا بول بالا کر دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں دنیا میں بہت سے مسائل درپیش ہیں' وہاں ایک مسئلہ قرآن کی تبلیغ اور اس کے فہم کی راہ میں بھی ہے جس میں کچھ منافقین نے اپنی طرف سے بہت سی رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں کی ہیں اور غلط قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر کے کلام باری تعالیٰ کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے۔ مگر وہ شاید نادان اس بات سے انجان ہیں کہ قرآن کریم وہ عظیم برحق کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے لیا ہے' بھلا کیسے مشکلات میں گھر سکتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون٥ ۱۴

ترجمہ: بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہم نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

جیسے کہ ہم پہلے ان رکاوٹوں کا جو قرآن فہمی میں مشکلات کا باعث بنتی ہیں' ان کا تذکرہ مختصراً کر چکے ہیں' اب ان کے حل کیلئے تجاویز حسب ذیل ہیں:

1- انفرادی طریقہ

2- اجتماعی طریقہ

1- انفرادی طریقہ

قرآن مجید روزانہ پڑھنا:

قرآن مجید ایک یا دو رکوع روزانہ ترجمے کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔ اس کام میں دس سے پندرہ منٹ صرف ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کو پہلے پارے سے شروع کیا جا سکتا ہے یا پھر سب سے پہلے تیسواں پارہ با ترجمہ پڑھ لیا جائے' کیونکہ وہ نماز میں عام طور پر پڑھا جاتا ہے اور بعد ازاں پہلے پارے سے آغاز کر دیا جائے۔

بہت سے تراجم ایسے موجود ہیں جن میں قرآن کے ہر حرف کا علیحدہ علیحدہ ترجمہ کیا گیا ہے اور اس کے بعد نچلی لائن میں پورے جملے کا آسان ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ اس سے قرآن کو سمجھنے میں بے حد آسانی ہو جاتی ہے اور جب ایک لفظ دوبارہ آتا ہے تو اس کے معنی خود بخود ہی سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض تراجم درج ذیل ہیں:

I ترجمہ قرآن - جناب شبیر خاں

شائع کردہ: قرآن آسان تحریک' 13-A ایجوکیشن ٹاؤن' ڈاکخانہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

II ترجمہ قرآن - صابر قرنی مرحوم

شائع کردہ: ادارہ الحسنات' 19-C منصورہ کالونی' ملتان روڈ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سپاروں کی شکل میں شائع شدہ اس ترجمے میں بھی پہلے ہر حرف اور پھر پورے جملے کا ترجمہ دیا گیا ہے۔حاشیے میں مختصر تشریح کی گئی ہے۔شروع میں اور آخر میں عربی کے مختصر قواعد بھی بیان کئے گئے ہیں۔اس کے بیس پارے اب تک شائع ہوئے ہیں (19-1اور30) بقیہ پاروں کا ترجمہ حبیب قرنی لکھ رہے ہیں۔

III ترجمہ قرآن - حافظ نذر احمد

شائع کردہ: مسلم اکادمی، محمد نگر لاہور

یہ ترجمہ قرآن کالج لاہور کے سابق پرنسپل حافظ نذر احمد نے کیا ہے۔آسان ترجمہ ہے۔انفرادی اور اجتماعی مطالعے کیلئے مفید ہے۔اردو بازار لاہور سے بھی دستیاب ہے۔

IV ترجمہ قرآن

شائع کردہ: چلڈرن قرآن سوسائٹی، 14-وحدت روڈ لاہور

یہ اردو ترجمہ آسان زبان میں کیا گیا ہے۔انگریزی ترجمہ قرآن بھی یہاں سے مل سکتا ہے۔اس کے علاوہ قرآنی موضوعات پر بچوں کی چالیس (40) خوبصورت اور معلوماتی کتب بھی شائع کی گئی ہیں جو دوسو (200) روپے لائف ممبر شپ ادا کرنے پر مفت دی جاتی ہیں۔

خرم مراد کے مطابق:

"آپ قرآن پاک کا کوئی آسان ترجمہ لے لیں اور یہ ارادہ کرلیں کہ چوبیس گھنٹے کا دن جسے آپ کاروبار، روزگار اور بیوی بچوں میں لگاتے ہیں، اس میں سے پانچ منٹ روزانہ اس بات پر لگائیں کہ قرآن مجید کی صرف تین آیات ترجمے کے ساتھ پڑھ لیں۔اگر پڑھنا نہ جانتے ہوں تو کسی سے سن لیں۔اس طرح پانچ سال میں پورا قرآن مجید ختم ہو جائے گا۔یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔اگر آج یہ بہت مشکل کام لگتا ہے کہ پورا قرآن پڑھا جائے، لیکن ارادے اور تہیہ کر کے روزانہ پانچ منٹ میں صرف تین قرآنی آیات اس طرح سے پڑھی جائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے بات کر رہا ہے تو چند ہی روز میں اس کی لذت اور کیف آپ کو خود بخود ابھارے گا کہ آپ اس کو ڈوب کر پڑھیں" [۱۴]

قرآن فہمی کو عام کرنے کیلئے تجاویز:

حافظ ادریس صاحب (منصورہ کالونی) کے مطابق فہم قرآن کو عام کرنے اور اس میں حائل ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کیلئے بہت سے طریقے ہیں:

o گھروں کے اندر افراد خانہ کے روزانہ مختصر درس، صبح یا رات کو اپنی سہولت کے مطابق رکھ دیئے جائیں۔بچوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواتین کو بھی قرآن فہمی کے اس پروگرام میں شامل کیا جائے۔

- درس قرآن کی عام فہم کتب مرتب کی جائیں۔ مساجد میں صبح یا شام چند صفحات پڑھے جائیں اور جہاں ضروری ہو وہاں تشریح کی جائے۔
- ماہ رمضان میں نماز تراویح میں پڑھی جانے والی منزل کا خلاصہ پیش کیا جائے۔
- دارارقم کی طرز پر شہر شہر قریہ قریہ قرآن کورسز کا اہتمام کیا جائے۔ تفاسیر کا تعارف عربی زبان سے واقفیت اور قرآن کی منزل کا خلاصہ پیش کیا جائے۔
- عام تعلیمی اداروں اور سرکاری تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور طلبہ کیلئے عام فہم دینی کورسز ان اداروں کی انتظامیہ کے مشورے اور تعاون سے منظم کیے جائیں۔
- قرآن مجید کو صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے کیلئے بچوں' بالغوں' خواتین' عام شہریوں اور تعلیم یافتہ لوگوں کو متوجہ کیا جائے اور ان کیلئے خصوصی کورسز کا اہتمام کیا جائے۔[15]

قرآن فہمی کیلئے مختلف شہروں میں اداروں کا قیام:

اللہ تعالیٰ کی مملکت خداداد پاکستان کے باشندوں پر یہ خاص احسان ہے کہ جا بجا ایسے ادارے قائم ہو رہے ہیں جن کا نصب العین صرف قرآن فہمی ہے۔ مثلاً:

قرآن انسٹیٹیوٹ' دارلفرقان' دارارقم' الفجر ٹرسٹ' تحریک آؤ قرآن کی طرف' قرآن اکیڈمی' قرآن کالج' قرآن آسان تحریک اور فہم قرآن انسٹیٹیوٹ وغیرہ ایسے ادارے سرفہرست ہیں جو محض رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر لوگوں کو دین کے علم کی طرف بلا رہے ہیں۔ نیز پاکستان کی عوام بڑی تعداد میں تقاضا کر رہی ہے کہ ایسے ادارے جا بجا قائم ہوں۔

پروفیسر عرفان احمد قرآن فہمی کے حوالے سے جائزہ لینے کے بعد لکھتے ہیں:

"قرآن وسنت کی طرف رجوع کے جتنے عملی طریقے اس وقت مسلم معاشروں اور خاص طور پر پاکستان میں جاری ہیں' سارے ہی قابل قدر اور لائق تحسین ہیں۔ لیکن ہم یہاں رجوع الی القرآن کی خاطر ایک ایسی تجویز اور خاکہ پیش کر رہے ہیں جس پر انشاء اللہ عمل بھی ہوگا' جس کے ذریعے اللہ کے فضل وکرم سے امت مسلمہ اور سارے انسانوں میں اسلام کی تعلیم' ابلاغ اور اقامت کا عظیم الشان اور بے مثال تاریخی کارنامہ سرانجام پائے گا"[16]

آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کے ذریعے:

ترجمہ قرآن مجید کے آڈیو کیسٹس مختلف کمپنیوں نے تیار کئے ہیں۔ اگر آپ روزانہ کچھ وقت نکال کر گھر کے افراد کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ پندرہ منٹ یا آدھ گھنٹہ سن لیں تو اس سے فہم قرآن حاصل ہو سکتا ہے۔

جن حضرات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے گاڑی دے رکھی ہے' وہ سفر کے دوران گانے سننے کے بجائے یہ ترجمہ قرآن سن لیں تو بھی وہ فہم قرآن حاصل کر سکتے ہیں۔

اردو کے علاوہ مقامی زبانوں میں بھی تراجم قرآن موجود ہیں۔ آسان عربی گرامر کے کورس' ویڈیو کیسٹس بھی تیار ہو چکے ہیں جو قرآن انسٹیٹیوٹ' 9۔ شارع فاطمہ جناح سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ انفرادی مطالعہ کے علاوہ کلاس لینے کیلئے بھی مفید ہیں۔

کمپیوٹر کے ذریعے:

الفجر ٹرسٹ (9۔ السید پلازہ' آبدہ چوک' جمرود روڈ' پشاور) نے قرآن فہمی کیلئے کمپیوٹر پروگرام تیار کئے ہیں۔ انہوں نے اس کے اردو' علاقائی زبانوں میں تراجم کی ویڈیو کیسٹس تیار کی ہیں۔ یہ ادارہ مکمل طور پر قرآن فہمی کیلئے کام کر رہا ہے۔ اس کے انچارج جماعت اسلامی کے رہنما پروفیسر نوروز جان ہیں۔

لاہور میں تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' کا ادارہ ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب کے علاوہ دیگر عالموں کی قرآنی تفسیریں آڈیو' ویڈیو' سی ڈیز پر تیار کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ انجمن خدام القرآن جو کہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ادارہ ہے' اس ادارے نے ڈاکٹر صاحب کے لیکچرز پر کیسٹس اور سی ڈیز تیار کی ہیں جو کہ قرآن فہمی کیلئے آسان راستہ ہے۔

جو حضرات بیرون ملک سفر کرتے ہیں' وہ امریکہ' کینیڈا' برطانیہ' آسٹریلیا' سنگاپور' ملائشیا اور جنوبی افریقہ کی اسلامی تنظیموں سے ایسے کمپیوٹر پروگرام کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اجتماعی پروگرامز کے ذریعے

محلے اور حلقے کی سطح پر پروگرامز:

سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ محلے یا حلقے کی سطح پر قرآن فہمی کی کلاس شروع کریں۔ ہو سکتا ہے کہ ابتداء میں آپ کو تھوڑی بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے' لیکن جلد ہی آپ کو اس کام کیلئے ساتھی ملنا شروع ہو جائیں گے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ آغاز میں ساتھیوں کی تعداد سے زیادہ ان کی مستقل شرکت کو زیادہ اہمیت کی حامل ہو۔ اگر پانچ ساتھی بھی باقاعدگی سے ایسی کلاسوں میں شامل ہوں تو یہ بڑی کامیابی سے چل سکتی ہے۔ بعد ازاں خود ہی ان میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

ترجمہ قرآن کی ہفتہ وار کلاس:

مختلف تراجم میں سے کسی ایک کو منتخب کر لیا جائے۔ ہر ایک ساتھی ایک ایک آیت کا ترجمہ سنائے اور اس آیت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو جو کچھ سمجھ میں آ رہا ہے' وہ بیان کرے۔ اس کلاس میں ہر فرد حصہ لیتا ہے اور اس کی دلچسپی رفتہ رفتہ بڑھتی رہتی ہے۔

یہ درس قرآن سے بالکل مختلف صورت ہے۔ اس میں ہر فرد خود حصہ لیتا ہے اور اس میں مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ درس قرآن کیلئے مدرس تو تیاری کرتا ہے' لیکن باقی لوگ سن کر واپس چلے جاتے ہیں' اس طرح سے ان کا قرآن سے براہ راست تعلق قائم نہیں ہوتا۔

ترجمہ' تفسیر کی ہفتہ وار کلاس:

اس کلاس میں ایک یا دو رکوع کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جس رکوع کا مطالعہ اگلے ہفتہ کرنا ہو' وہ پہلے سے ساتھیوں کو معلوم ہوتا ہے اور ہر ساتھی کسی ایک تفسیر سے پڑھ کر آتا ہے۔ اس مقصد کیلئے ساتھیوں کیلئے تفسیریں پہلے ہی سے منتخب کر دی جاتی ہیں (تفہیم القرآن' معارف القرآن' تفسیر ابن کثیر' تدبر قرآن' فی ظلال القرآن) جب کلام کے دوران ایک آیت پڑھی جاتی ہے تو ہر ساتھی اپنی تفسیر کے لحاظ سے اس کا مطلب و معنی بیان کرتا ہے۔ اس طریقے سے خود بخود ہر ساتھی کی درس قرآن کیلئے تیاری بھی ہو جاتی ہے۔

رمضان المبارک میں ترجمہ + تفسیر کی روزانہ کلاس:

رمضان کا مہینہ ایسا ہوتا ہے کہ ہر شخص کا قرآن سے لگاؤ بڑھ جاتا ہے۔ اس دوران میں روزانہ کسی نماز کے بعد ترجمہ اور تفسیر کی کلاس اوپر بیان کردہ طریقے سے شروع کی جائے۔ یہ کلام مسجد میں بھی ہو سکتی ہے۔ رمضان کے مہینے کا بہترین استعمال یہ ہے کہ اپنے اردگرد کے لوگوں کو قرآن سمجھنے کیلئے آمادہ کیا جائے۔ رمضان کے بعد یہی کلام ہفتہ وار بنیاد پر چلائی جا سکتی ہے۔

دوران اعتکاف میں اجتماعی مطالعہ قرآن:

چند ساتھی اعتکاف کیلئے ایک مسجد میں بیٹھ جائیں۔ اس دوران میں قرآن پاک ترجمے سے پڑھنا بے حد آسان ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد ایک گھنٹہ مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعے کا آغاز پہلے پارے یا تیسویں پارے سے کیا جا سکتا ہے۔ اعتکاف میں باآسانی ایک پارہ ترجمے کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔ بعد ازاں روزانہ مطالعہ کی عادت ڈال لی جائے۔

کالجوں' یونیورسٹیوں اور ہاسٹلوں میں پروگرام:

کالجز اور یونیورسٹی میں کسی لیکچر سے پہلے پروفیسروں سے اجازت لے کر قرآن فہمی کے حوالے سے مختصر پروگرام کیے جا سکتے ہیں' جن میں نوجوان کا تعلق کتاب اللہ سے جوڑنے کی کوشش کی جائے۔ لاہور میں علامہ اقبال میڈیکل کالج کے ساتھیوں نے ایسے کئی مؤثر پروگرام اجازت لے کر کیے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاسٹل میں طلبہ کو قرآن فہمی کی طرف متوجہ کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس مقصد کیلئے ترجمہ قرآن کلاس + تفسیر کلاس' ویڈیو کی مدد سے کلاس اور رمضان المبارک میں روزانہ کلاس منعقد کی جاسکتی ہے۔

کام کی جگہ روزانہ مختصر پروگرام:

جس طرح جمعیت کے ایک سابق رفیق اور اب پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن کے ساتھی نے سرکاری ہسپتال میں تمام ڈاکٹروں کے سامنے روزانہ چند آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح سنانے کا اہتمام کیا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ اب تک پانچ' چھ پارے ختم کر چکے ہیں۔ اگر تمام لوگ اسی طرح ہمت کریں تو پاکستان کے طول وعرض میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے پروگرام منظم ومنعقد ہوسکتے ہیں۔ صبح کام شروع ہونے سے پہلے یا نماز ظہر کے بعد دس پندرہ منٹ کیلئے لوگوں کو جمع کیا جاسکتا ہے۔

چالیس روزہ دورہ تفسیر:

جامع مسجد منصورہ میں 20 شعبان سے لے کر آخر رمضان تک چالیس روزہ دورہ تفسیر القرآن ہر سال منعقد ہوتا ہے' جس میں نامور علمائے کرام قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ قیام وطعام کا بہترین انتظام مسجد کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہاں قیام سارا دن مسجد میں ہوتا ہے' اس لئے انسان فارغ اوقات میں ترجمے کے ساتھ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔

شارٹ کورسز کا اہتمام:

اگرچہ رمضان میں قرآن فہمی کیلئے بہت سی تحریکیں خصوصی اہتمام کرتیہیں اور انہیں قرآن کی تفسیر + ترجمہ بتایا جاتا ہے' اسی طرح کی کلاسز نہ صرف رمضان بلکہ رمضان کے علاوہ بھی ہونی چاہئیں تاکہ لوگوں کا قرآن کے ساتھ سلسلہ جڑا رہے۔ ان اداروں میں معاشرے کے تمام افراد (مردوخواتین) کو دین کی بنیادی سمجھ دینے کیلئے مختصر مدت' چند دن' چند ہفتے' چند ماہ کے انتہائی مختصر کورسز جاری رہنے چاہئیں۔

سیاسی' مذہبی اور گروہی وابستگیوں سے بالاتر:

اگرچہ بہت سے لوگ سیاسی' مذہبی اور گروہی اور فرقہ وارانہ دشمنیاں لے کر دین اسلام کے میدان میں اُمڈ آتے ہیں اور دین کا سہارا لے کر اپنے ناپاک مقاصد کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل رہتے ہیں' اس لئے ان عوامی اداروں میں دین کی تعلیم دینے والوں' تعلیم حاصل کرنے والوں اور تعلیمی نصاب مرتب کرنے والوں کی امت میں موجود ہر قسم کی سیاسی' مذہبی' گروہی اور اداروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا یہ تشخص انشاء اللہ امت کو بہت جلد قرآن اور سنت کے گرد جمع کر کے کفر کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دے گا۔

سماعی علم وفہم کا انتظام:

پاکستان کی تقریباً 26 فیصد آبادی پڑھی لکھی ہے ان کے علاوہ باقی لوگ ان پڑھ ہیں۔ ظاہر ہے جتنے خواندہ لوگ کسی چیز کو جلدی سمجھ سکتے ہیں ان کے مقابلے میں ناخواندہ لوگوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لیکن دین کا فہم حاصل کرنا تمام پڑھے لکھے اور ان پڑھ لوگوں کیلئے ضروری ہے اس لئے ان اداروں میں ان پڑھ اور ناخواندہ مرد وخواتین کیلئے سماعی علم وفہم کا بہت مؤثر اور کامیاب سسٹم ہونا چاہئے تاکہ لوگ اپنی سماعت کے ذریعے دین کا فہم حاصل کر کے جہنم کی آگ سے بچنے کی فکر کریں۔

قرآنی تعلیمات کو درسی نظام میں شامل کیا جائے:

قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ضروری ہے کہ جس طرح ایک طالب علم کیلئے اس کی درسی پڑھائی لازمی ہے اسی طرح قرآن کی تعلیم کو بھی اس کے کورس کے اندر لازمی قرار دے دیا جائے۔

مفسر قرآن مولانا امین احسن اصلاحی کی تمام زندگی قرآن کے پیغام کو پھیلانے میں گزری۔ قرآن فہمی کو عام کرنے کیلئے وہ رقم طراز ہیں۔

بقول امین احسن اصلاحی:

''ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے کچھ ذہین اور مفید طلبہ کو لے کر ان پر محنت کی جائے اور ان کو باقاعدہ دین کی تعلیم دی جائے۔ باقاعدہ سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ ان کو صرف بطور تبرک قرآن کا کچھ حصہ نہ پڑھایا جائے بلکہ جس طرح وہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جدید علوم وفنون باقاعدہ ایک خاص ترتیب اور مخصوص نظام کے تحت دلیل اور حجت کے ساتھ سیکھتے ہیں اسی طرح ان کو دین کے اصل ماخذوں یعنی قرآن اور حدیث سے عالمانہ اور محققانہ طور پر آگاہ کیا جائے اور وہ اصل حقائق تک براہ راست رسائی حاصل کر سکیں'' [۱۷]

ایک متحدہ پلیٹ فارم / ایک مرکزی وفاق / ایک دفاعی بورڈ کا قیام:

اس وقت کفر متحد ہے اور ملت اسلامیہ ریزہ ریزہ ہے۔ ساری اسلام دشمن قوتیں دینی مدارس کے خلاف متحد ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صبح وشام توحید اور قرآن کی تعلیم دینے والے ادارے اپنے جزوی اختلاف کی وجہ سے بالکل منتشر ہیں اور الگ الگ دفاع میں لگے ہوئے ہیں۔ اتحاد کی قوت سے اچھی طرح واقف ہونے کے باوجود اتحاد کی لذت سے ناآشنا ہیں۔ اس وقت سب سے پہلی اور سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ملکی سطح پر ایک مضبوط وفاق تشکیل دیا جائے جو دینی مدارس سے متعلق تمام امور کی نگرانی ورہنمائی کرے۔ یہ دفاعی نظام آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی طرز پر ہو جس میں ملت اسلامیہ کے ہر طبقہ، ہر جماعت، ہر مسلک اور ہر فکر وفن کے لوگوں کی مناسب نمائندگی ہو اور سب لوگ مل بیٹھ کر ایک قلیل المیعاد اور ایک طویل المیعاد منصوبہ بندی کریں اور فہم وفراست کے ساتھ آنے والے طوفان کا مقابلہ کریں۔

میڈیا واچ سیل:

قرآن اور دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے اور عوام کے ذہنوں کو مسموم کرنے میں سب سے اہم کردار ذرائع ابلاغ کا ہے۔ ذرائع ابلاغ میں مثبت مواد مشکل سے ہی پایا جاتا ہے، جبکہ منفی مواد کی ان کے پاس بھرمار ہے۔

وقت کی اہم ضرورت یہ بھی ہے کہ ذرائع ابلاغ پر نظر رکھی جائے اور اخبارات، رسائل، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ وغیرہ پر جو مواد آرہا ہے، اس کا ہر وقت تجزیہ کیا جائے اور اگر مواد تعمیری اور مثبت ہو تو اس کی تشہیر کی جائے اور اگر منفی ہو تو فوراً اس کا نوٹس لیا جائے اور دلائل کے ذریعہ اس کی تردید کی جائے۔

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ذرائع ابلاغ زمانہ کی سب سے مؤثر قوت ہے۔ آج کل ساری جنگیں اسی محاذ پر لڑی جارہی ہیں۔ جن کے پاس یہ قدرت ہے، وہ اپنی غلط بات بھی منوانے میں کامیاب ہورہے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ مسلمانوں کے پاس اپنا کوئی مؤثر ذریعہ ابلاغ نہیں ہے، اس وجہ سے بھی بسا اوقات ہمارے مسائل دب کر رہ جاتے ہیں اور ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کو بہت جلد مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ مگر سانحۂ گجرات کے بعد ساری دنیا کے ذرائع ابلاغ نے مظلوموں کی فریاد جس مؤثر انداز میں عوام تک پہنچائی ہے اور عراق کے خلاف امریکہ کے جارحانہ عزائم کو جتنا اچھا کوریج مل رہا ہے اور اگر ہمارے پاس اپنا ذریعہ ابلاغ بھی ہوتا تو شاید اتنا مؤثر ابلاغ نہ کرپاتے۔ اس ذرائع ابلاغ سے وابستہ تمام افراد کو اپنا دشمن سمجھنے کے بجائے ان سے رابطہ مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، لہٰذا ان کے ساتھ تعاون کی ضرورت ہے۔

دینی مدارس کے خلاف جو واویلا مچایا جارہا ہے، یہ آزادی اظہار خیال کا بے جا استعمال ہے۔ اس کا نوٹس لینے کی سخت ضرورت ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ ماہرین قانون سے اس سلسلے میں مشاورت کی جائے کہ جو لوگ دینی مدارس کی تاریخ اور عظیم الشان کارناموں کو مسخ کررہے ہیں اور ملک وملت کے تئیں ہماری جو تعمیری خدمات ہیں، ان کو مشکوک بنا رہے ہیں، ان کے خلاف عدالت عالیہ میں رٹ پیش کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ویب سائٹ کا قیام:

موجودہ زمانے میں سب سے سستا اور مؤثر ذریعہ ابلاغ انٹرنیٹ ہے۔ سیکنڈوں میں دنیا بھر کے کسی گوشے سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں اور بھیجی بھی جاسکتی ہیں۔ امت مسلمہ کے وسائل کی کمیابی کو دیکھتے ہوئے اس ذریعہ کا سہارا لینا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اگر دینی مدارس کے متعلق ایک مرکزی ویب سائٹ قائم کر دی جائے جس میں قرآن کا ترجمہ، تفسیر، تفہیم، قرآن کا تعارف وغیرہ کا اہتمام کیا جائے تو ایک بڑی ضرورت کی تکمیل ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔

۲۔ الانعام = 6 / آیت32

۳۔ آل عمران = 3 / آیت32

۴۔ النحل = 16 / آیت125

۵۔ مولانا متین ہاشمی = "تعلیم اسلامی تناظر میں"

۶۔ النحل = 16 / آیت125

۷۔ پروفیسر سعید اختر = "ہمارا نظام تعلیم"

۸۔ آل عمران = 3 / آیت105

۹۔ مولانا متین ہاشمی = "تعلیم اسلامی تناظر میں" (5/194 -- 200)

۱۰۔ محمد یاسین ظفر = "مدارس میں دینی تعلیم" (ص88، 89)

۱۱۔ تعلیمات (ص127، 128)

۱۲۔ پروفیسر سعید اختر = "ہمارا نظام تعلیم" (ص116)

۱۳۔ الحجر = 15 / آیت9

۱۴۔ خرم مراد = "قرآن کا راستہ"

۱۵۔ حافظ محمد ادریس - چیئرمین شہدائے اسلام فاؤنڈیشن

۱۶۔ پروفیسر عرفان احمد - ڈائریکٹر آف دار ارقم

۱۷۔ مولانا امین احسن اصلاحی = "تدبر قرآن"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

حاصل بحث

مراجع و مصادر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان اشرف المخلوقات ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ شرف بخشا ہے کہ فرشتے بھی انسان کو سجدہ کرتے ہیں۔اس کے باوجود انسان اپنی ذات میں مکمل نہیں۔اس کے اندر کہیں نہ کہیں غلطی کا عنصر شامل ہوتا ہے۔واحد اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے جو کہ مکمل ہے۔اس کے بنائے ہوئے تمام نظام مکمل اور بے مثال ہیں' ان میں کوئی بھی کمی موجود نہیں ہوتی۔اس کے برعکس انسان کا بنایا ہوا نظام تمام کوششوں کے باوجود کبھی بھی مکمل طور پر بہتر نہیں ہوسکتا۔اس میں زیادہ نہیں تو کچھ نہ کچھ کمی ضرور رہ جاتی ہے۔

چونکہ ہمارے مقالہ کا عنوان ''موجودہ تحریک فہم قرآن کا جائزہ'' ہے' اس لئے ہم تحریکوں کے نظام پر مختصر بحث کریں گے۔اللہ عزوجل تعالیٰ کا ذکر ہے کہ آج کل ہمارے ملک میں قرآن فہمی کے لئے مختلف تحریکات کام کر رہی ہیں جن کا مقصد قرآن فہمی کو آسان انداز میں عام وخاص' غرض ہر طبقے تک پہنچانا ہے۔لاہور میں بہت سی تحریکیں ہیں جو فہم قرآن کے سلسلے میں کام کر رہی ہیں۔اگرچہ ان کا مقصد نہایت نیک اور بے لوث ہے' مگر پھر بھی میرے نزدیک چند ایسی خامیاں ہیں جو کہ تحریکوں کی تحقیقات کے سلسلے میں میرے سامنے آئیں' یہ درج ذیل ہیں:

سب سے پہلی بات جو ہے' وہ لیڈر شپ کی کمی ہے۔قیادت سے محرومی کے باعث تحریکوں کو بہت سی مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔مثلاً جماعت اسلامی جس کے بانی مولانا مودودیؒ اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے' اس تحریک کے بانی تھے۔انہوں نے بہت سی قرآنی خدمات سرانجام دیں۔ان کے زیرنگیں جماعت اپنے کام بخوبی انجام دیتی رہی۔مگر ان کی وفات کے بعد یہ جماعت ایک سیاسی جماعت بن کر رہ گئی ہے۔اب اس میں اسلام کے بجائے سیاست کو زیادہ فروغ دیا جارہا ہے' جو کہ میرے نزدیک پریشان کن بات ہے۔

اسی طرح ''قرآن اکیڈمی'' جو کہ ڈاکٹر اسرار احمد کی جماعت ہے۔اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی عمر دراز کرے' مگر یہ حقیقت ہے جو اس دنیا میں آیا ہے' اسے واپس بھی جانا ہے۔خدانخواستہ اگر ڈاکٹر صاحب کو کل کچھ ہوجاتا ہے تو ان کی جماعت کی قیادت کون کرے گا؟ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اس پائے کا ہو کہ ان کی جگہ لے سکے؟ وہ تو پھر محض اپنے زور بازو سے ہی لیڈر بن سکتا ہے۔ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے' بلکہ ان لیڈر حضرات کو چاہئے کہ وہ خود ایسے لوگ تیار کریں' ان کو اتنا علم سکھادیں کہ وہ کل کو تحریک کی بھاگ دوڑ سنبھال سکیں۔لیکن ایسا نہیں ہورہا۔میرے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ جتنا علم ان کے پاس ہے' وہ کسی اور کے پاس ہو۔وہ اس بات سے باخبر ہونے کے باوجود بے نیاز رہنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کل کو اگر ہم نہ ہوں گے تو اس تحریک کا کیا بنے گا۔نتیجۃً یہ تحریکات یا تو ختم ہوجائیں گی یا پھر ان کی قیادت ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص کے پاس چلی جائے گی جو کہ اس کا بالکل حقدار نہیں ہوگا۔

مثلاً ''منہاج القرآن'' جو ڈاکٹر طاہر القادری کی تحریک ہے' اس میں بھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا گیا کہ ڈاکٹر صاحب کے بعد کوئی اس تحریک کو چلا سکے۔ حالانکہ یہ تحریک ایشیاء کی سب سے بڑی تحریک ہے۔

تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' اس کے لیڈر ڈاکٹر ملک غلام مرتضٰی صاحب تھے' جو کہ رحلت فرما چکے ہیں۔ انہوں نے بھی کوئی ایسا لیڈر تیار نہیں کیا جو کہ ان کے بعد قیادت سنبھال سکتا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد اللہ کا شکر ہے کہ ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب (چیئرمین شعبہ مساجد) ان کے بعد اس درجے کے لگے کہ وہ اس تحریک کو بہتر طور پر چلا سکتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے تحریک کو برقرار رکھا۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو اگر خدانخواستہ ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب بروقت اس تحریک کی قیادت نہ کرتے تو پھر اس تحریک کا کیا بنتا؟

اس لئے چاہیے کہ تمام عالم و فاضل انسان جب کسی تحریک کے لیڈر ہوتے ہیں تو انہیں ایسے لوگ تیار کرنے چاہئیں جو کہ ان کے بعد ان تحریکات کی قیادت کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

میری نظر میں دوسری بڑی خامی میڈیا ہے۔ ذرائع ابلاغ ملکی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں ذرائع ابلاغ صرف بدمعاشی کے مآخذ ہیں۔ بجائے اس کے کہ ان میں دینی و قرآنی پروگرام نشر کئے جائیں' انتہائی اخلاق سوز' ایمان سوز' حیا سوز پروگرام کاسٹ کئے جاتے ہیں جو کہ اسلامی پروگرام کے بالکل منافی ہوتے ہیں۔ دراصل یہ ابلیس کی روحانی اولاد اور مغرب کے زرخرید غلام بن گئے ہیں۔ وہ دولت اور شہرت کے حصول کے لئے اس قدر نشے میں بہہ گئے ہیں کہ انہیں نہ خدا کا خوف ہے نہ خوف رسول۔ شاذ و نادر ہی قرآنی پروگرام چلائے جاتے ہیں' وہ بھی محض چند منٹوں کے دورانیئے پر مشتمل ہوتے ہیں اور یہ پروگرام ان اوقات میں نشر کئے جاتے ہیں جبکہ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوں۔ اس طرح نہ ان کے پاس ٹائم فارغ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ ان پروگرامز کو دیکھ پاتے ہیں۔ تو جب لوگ دیکھیں گے نہیں تو وہ کیونکر ان سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہی پروگرام ڈرامے کے اوقات جو کہ آٹھ سے نو بجے تک نشر ہوتا ہے' اس وقت چلا جائے تو لوگ اسے ضرور دیکھیں گے' کیونکہ اس وقت تک بہت سے لوگ اپنے کاموں سے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں۔

اسی طرح اخبارات ہیں۔ ان میں تمام خبریں بڑی بڑی سرخیوں میں شائع کی جاتی ہیں۔ آج کے اخبارات تو صرف سیاست' تجارت اور اشتہارات سے بھرے ہوتے ہیں۔ درس قرآن بہت کم چھپتا ہے۔ صرف اسلامی اخبار شو کروانے کے لئے محض ایک دو آیات کا ترجمہ پیش کر دیا جاتا ہے۔

پھر کیبل بھی فحاشی پھیلانے کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔ ہر وقت انڈین سی ڈیز اور انڈین پروگرامز نشر کئے جاتے ہیں۔ صرف ایک دو چینل ایسے ہیں جن میں فہم قرآن کے سلسلے میں دروس دیئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے جب تک لوگ انڈین چینلز جو کہ بکثرت ہیں' دیکھیں گے تو ان کا رجحان اسی طرف ہوگا۔ کیونکہ یہ بات تو حقیقت ہے کہ انسان جس چیز کو دیکھتا ہے' سوچتا ہے' وہی چیز اس کی ذہنیت کا حصہ بن جاتی ہے۔ نتیجۃً انسانی ذہن فحاشی اور بدمعاشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اور بھی بہت سے ذرائع ہیں جو فحاشی کی آماجگاہ ہیں۔ ہمارے حالات انتہائی خطرناک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ ان تشویش ناک حالات سے چھٹکارا پانے کے لئے چاہئے کہ ہم اپنے ذرائع ابلاغ کا مؤثر استعمال کریں اور فحش پروگرامز کے بجائے اچھے دینی پروگرامز نشر کریں اور کیبل وغیرہ پر ایسی سی ڈیز نشر کی جائیں جو کہ علماء کرام کے خطبات پر مبنی ہوں۔

ان تحریکوں کی ترقی میں کمی کی وجہ حکومت بھی ہے۔ حکومت ذمہ دار ہے کہ اپنے شہروں کو اچھی تعلیم' اچھا شعور اور بنیادی ضروریات فراہم کرے' کیونکہ اچھی تعلیم ہی اچھے انسان کو پروان چڑھا سکتی ہے۔ لیکن حکومت اس سلسلے میں کوئی اقدامات نہیں کرتی۔

میری نظر میں اگر حکومت چاہے تو قرآن فہمی ہر گھر میں پہنچائی جا سکتی ہے' کیونکہ حکومت جس چیز کو چاہے In کر سکتی ہے اور جس چیز کو چاہے Out کر سکتی ہے۔ مثلاً Pepsi جو کہ آج ہمارے ملک میں فیشن بن گئی ہے' شہر تو در کنار گاؤں کے ایک کونے میں پہنچائی جاتی ہے۔ اگر حکومت چاہے تو بند کروا سکتی ہے' مگر حکومت ایسا نہیں کرتی۔ اگر حکومت یہودی Product اتنی دور تک پہنچا سکتی ہے تو وہ قرآن برحق ملک کے گوشے گوشے میں کیوں نہیں پہنچا سکتی۔ لیکن حکومت اس طرف توجہ نہیں دیتی' لہٰذا جب حکومت توجہ نہیں دے گی تو عوام خاک توجہ دیں گے۔

تحریکوں کا ایک نقص یہ بھی ہے کہ ان کے لیڈروں میں باہمی اختلاف بہت پائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے ان اختلافات کو دینی رنگ دے کر ابھارتے ہیں اور لوگوں کے سامنے یہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہماری تحریک' ہمارا طریقہ تدریس اور ہمارا سلیبس تمام تحریکوں سے بہتر ہے اور فلاں تحریک درست نہیں۔ ایک دوسرے کو اہل شیعہ' اہل حدیث وغیرہ ظاہر کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اختلافات کی وجہ سے لوگ ان سے بیزار ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ ان تحریکوں سے بدظن ہو کر کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔

پھر ہمارے ملک میں مغربی تعلیم جو کہ مسلم قوم ادھار لے چکی ہے' کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ کمپیوٹر اور انفارمیشن آف ٹیکنالوجی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ آج کے جدید دور میں اس قسم کی تعلیمات بہت اہمیت کی حامل ہیں' لیکن ہم اپنا اصل سبق یعنی قرآن مجید کو ہی بھول جائیں جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کے بغیر کوئی بھی علم مکمل نہیں تو پھر اس قسم کی تعلیمات سے ہم کیسے استفادہ کر سکتے ہیں۔ انگریزی' غیر ملکی زبان کی اہمیت اب عربی زبان سے زیادہ ہے۔ B.A تک انگریزی لازمی مضمون کی حیثیت سے نصاب میں شامل ہے' جبکہ عربی لازمی نہیں ہے۔ لہٰذا جب ایک طالب علم عربی زبان کو پڑھے گا نہیں تو وہ اس سے واقفیت کیسے حاصل کرے گا۔ اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو جدید طریقے سے لوگوں کے سامنے پیش کرے' تاکہ لوگوں کا ذہن دنیوی تعلیمات کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف بھی مائل ہو۔

تحریکوں کی ایک خامی یہ ہے کہ ان میں مخصوص نصاب منتخب کر کے لوگوں کو اس کی تعلیم دی جاتی ہے جو کہ قطعاً درست نہیں ہے۔ A سے شروع کرتے ہیں اور B,C جانے بغیر Z تک پہنچ جاتے ہیں۔ ہر شخص مساوی علم نہیں رکھتا' کسی کو کم عبور حاصل ہوتا ہے اور کسی کو زیادہ اور کسی کو بالکل نہیں ہوتا۔ اب جب یہ نصاب لوگوں کو پڑھایا جاتا ہے تو وہ شخص جو کہ پہلے سے تھوڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت جانتا ہے' اس کے لئے تو قرآن فہمی آسان ہوگی جبکہ اس کے برعکس جو بالکل نہیں جانتا' وہ A جانے بغیر Z تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نصاب میں بنیادی تعلیم' گرامر کے قواعد اور ساتھ ساتھ قرآنی آیات کی تفسیر اور تجوید سکھائی جائے' کیونکہ کسی بھی چیز کی اصل جانے بغیر اس کے آخیر تک صحیح نقطہ نظر پر پہنچنے کے لئے بہت سی رکاوٹیں آئیں گی اور اس طرح قرآن فہمی مشکل ہی نہیں جاتی' بلکہ لوگوں کا رجحان اس طرف کم ہوتا جاتا ہے۔ اسے عوام کے سامنے اس طرح پیش کیا جائے کہ لوگ خود بخود اس میں دلچسپی محسوس کریں' نہ کہ جبری دلچسپی۔ کیونکہ جبراً علم کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

پھر تحریکوں کا دورانیہ بھی میرے نزدیک معترض ہے۔ چالیس روزہ کلاس پڑھا کر تدریسی تعلیم حاصل کرنے والوں کو استاد بنا دیا جاتا ہے۔ جو تعلیم اسے دی جاتی ہے' وہ ناکافی ہوتی ہے۔ اس کے باوجود چالیس دنوں کی کلاس لے کر وہ مختلف مقامات پر درس دینا شروع کر دیتا ہے اور جو کچھ اس کے ذہن میں ہوتا ہے' وہ اپنے انداز میں قرآنی آیات کی غلط تفسیر شروع کر دیتا ہے جو کہ بہت بڑا گناہ ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ خود صحیح تفسیر جاننے کی کوشش کرے' وہ لوگوں کو بھی غلط تفسیر بتانا شروع کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ لوگوں نے قرآن کو محض روزی کمانے کا ذریعہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ قرآنی تعلیم دیتے وقت بجائے اجر وثواب اور نیک نامی کے' وہ اسے اپنا روزگار بنا لیتا ہے اور جب لوگ اس نیت سے کام کریں گے تو وہ قرآن فہمی جیسے نیک کام میں کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ان لوگوں کو چاہئے کہ ہر قسم کے لالچ' حرص' خوف وطمع سے بے نیاز ہو کر قرآن کی خدمت کا نیک فریضہ سرانجام دیں اور عوام کو چاہئے کہ ان لوگوں سے بھرپور تعاون کریں کیونکہ قرآن ہی ان کی آخرت میں کامیابی وفلاح کا ضامن ہے اور یہ بات بھی زیر غور رہنی چاہئے کہ قرآن سے ہم پوری طرح اسی وقت مستفیض ہو سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کا فہم حاصل کر لیں' کیونکہ کوئی بھی چیز بغیر سمجھے بیکار ہے۔

عوام کے ساتھ ساتھ حکومت کو چاہئے کہ وہ قرآن فہمی کے سلسلے میں علماء سے مل کر مختلف اقدامات سرانجام دیں اور Pepsi کے فروغ کے بجائے ملک کے گوشہ گوشہ میں فہم قرآن کو فروغ دینے کی کوشش کرے۔ انشاءاللہ جب عوام وخواص کے ساتھ ساتھ حکومت بھی اس کام میں کمربستہ ہو جائے گی تو تمام لوگ قرآن کا فہم نہایت شوق اور دلچسپی سے حاصل کریں گے۔ اس کے علاوہ حکومت کو چاہئے کہ مختلف سرگرمیوں اور سیاست کے ساتھ ساتھ مختلف ذرائع ابلاغ کو اس بات کا پابند بنا دے کہ بکثرت اسلامی پروگرامز نشر کرے اور اخبارات ورسائل وغیرہ میں وقتاً فوقتاً قرآنی دروس شائع کئے جائیں۔ انشاءاللہ ان تمام اداروں میں جلد ہی قرآن کو فروغ حاصل ہوگا۔

پھر تحریکوں کے پاس قوم سے ربط پیدا کرنے کے وسائل ناکافی ہیں۔ تحریکوں نے اس سلسلے میں صرف اخبارات اور اجتماعات پر اکتفاء کیا ہے۔ ربط پیدا کرنے کے مؤثر وسائل یہ ہو سکتے ہیں: اخبارات' پمفلٹ' نشریات' ریڈیو' کانفرنسیں' ڈرامہ' کیبل اور مختلف طریقوں کے ذریعے اعلان ضروری ہے اور تحریکات کو چاہئے کہ وہ اس پہلو پر کافی توجہ دیں۔

کوئی شک نہیں کہ تحریکات میں امت کے تمام طبقات' اس کے مختلف علمی وحرفتی رنگوں کی پوری نمائندگی موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر پھر بھی ان تمام ترقسموں کی موجودہ صلاحیتیں اور وہ جنہوں نے اسلامی ماحول میں تربیت پائی ہے' ایک ایسی زبردست تحریک کے گراں بار کو اٹھانے سے قاصر ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ بعض معروف علماء کرام کی شخصیات سے فائدہ اٹھایا جائے۔

بہت سی تحریکیں انتہا پسندی کا شکار ہیں۔ اگرچہ یہ تحریکات مذہب اسلام کی شیدائی کی حیثیت سے میدان میں اتری ہیں' لیکن ان کے انتہا پسندانہ طرز عمل کی وجہ سے تمام عرب اور اس کے علاوہ بڑے بڑے علماء اور بزرگان دین ان کے خلاف ہیں۔ ان تحریکات کو چاہیے کہ انتہا پسندی اور تعصبات کو اپنے ذہن سے نکال کر فراخدلی سے دعوت الی القرآن دیں۔

تحریکوں کی ناکامیابی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ تحریکات جب کام کرتی ہیں تو وہ فوراً اپنے کام کا رزلٹ چاہتی ہیں اور جب وہ اس بات کو محسوس کرتی ہیں کہ رزلٹ کچھ نہیں ہے تو وہ اپنی کاوشیں بند کر دیتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے کئی سال دعوت وتبلیغ کی' لیکن باوجود اس کے مکی زندگی میں صرف 186 لوگ مسلمان ہوئے۔ یہ وہ ذات ہے جو اکمل ہے' تو پھر عام انسان جب کسی تحریک پر کام کرتا ہے تو وہ کیوں سوچتا ہے کہ اس کی کوششوں کا نتیجہ جلدی سامنے آ جائے' اس لئے چاہیے کہ وہ صبر سے کام لیں۔ انشاء اللہ اگر آج چار لوگ ان سے فہم قرآن حاصل کر رہے ہیں تو پھر رفتہ رفتہ ان کی تعداد آٹھ اور پھر کئی گنا ہوتی جائے گی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ آج کل ہمارے جو حالات ہیں' وہ صرف قرآن سے دوری کی وجہ سے ہیں' لہٰذا عامۃ الناس' تحریکوں اور حکومت کو چاہیے کہ دین اور قرآن کی خدمت میں یکجا ہو جائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد ہی مسلم امت ایک اسلامی سانچے میں ڈھل جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراجع و مصادر

القرآن الحکیم

مصنف	تصنیف	مقام اشاعت
	کتب احادیث	
بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل	صحیح بخاری، کتاب الکفالۃ	مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور-1998ء
ولی الدین محمد بن عبداللہ	مشکوۃ شریف	مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور-1997ء
علامہ وحید الزماں (مترجم)	صحیح مسلم، کتاب الزہد	نعمانی کتب خانہ، اردو بازار لاہور-1981ء
ترمذی، محمد بن عیسیٰ	جامع ترمذی (جلد-2)	سعید ایچ-ایم کمپنی-1980ء
	کتب تفاسیر	
طبری، علامہ ابن جعفر محمد بن جریر	تاریخ طبری (جلد-13)	نفیس اکیڈمی، کراچی-سنہ.ن
مولانا مفتی محمد شفیع	معارف القرآن (جلد-1)	ادارہ المعارف، کراچی، پاکستان-1993ء
ابن خلدون، علامہ	مقدمہ ابن خلدون (مترجم-سعد حسن خان)	کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی
	اردو کتب	
مولانا امین احسن اصلاحی	اصول فہم قرآن	ادارہ تدبر قرآن وحدیث، لاہور-1999
//	تدبر قرآن	مکتبہ جدید پریس، لاہور-2001ء
نفیس الدین صدیقی	ابلاغ عامہ اور جدید دور	ڈیسنٹ پریس، کراچی
کنور محمد ارشاد	ابلاغ عامہ	
ڈاکٹر عبدالسلام خورشید	فن صحافت	مرکزی اردو بازار، لاہور
مہدی حسن	ابلاغ عامہ	مکتبہ کارواں، لاہور
ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	اسلام کا قانون صحافت	سراج الدین پرنٹرز، لاہور-1995ء
مودودی، ابوالاعلیٰ سید	عصر حاضر میں امت مسلمہ کے مسائل اور ان کا حل	ادارہ معارف اسلامی، منصورہ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم سجاد، سلیم منصور	تعلیم اسلامی تناظر میں	انسٹیٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد-1987ء
پروفیسر سعید اختر	ہمارا نظام تعلیم	شرکت پریس، لاہور-1976ء
محمد یاسین ظفر	مدارس میں دینی تعلیم	مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی
خرم مراد	قرآن کا راستہ	منشورات، منصورہ، ملتان روڈ لاہور
شبلی نعمانی	الفاروق (جلد-1)	مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور
سراج الدین احمد	سیرت الفاروق	اسلامک پبلیکیشنز-1991ء
پروفیسر سید محمد سلیم	آغاز اسلام میں مسلمانوں کا نظام تعلیم	ادارہ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذہ-1983ء
محمد تقی عثمانی	ہمارا نظام تعلیم	مکتبہ دار العلوم، کراچی-1998ء
ندوی، معین الدین شاہ	سیرت خلفائے راشدین	دار الاشاعت، کراچی-1961ء
ابن سعد، (عبداللہ عمادی-مترجم)	طبقات ابن سعد	نفیس اکیڈمی، کراچی-1994ء
محمد یاسین ظفر	مدارس میں دینی تعلیم	
منشی عبدالرحمٰن خاں	اسلام کا نظام تعلیم	طیب اکیڈمی، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان-1983ء

عربی کتب

غلام احمد حریری	تاریخ تفسیر ومفسرون	ملک سنز پبلشرز، کارخانہ فیصل آباد
ابن حزم اندلسی	الملل والنحل	طبع بالمطبة الادبية بسوق الحضار القديم-1320ھ
حاکم، ابوعبداللہ محمد نیشاپوری	مستدرك حاكم	مكتبه ومطابع النصر الحديث-الرياض
بلازری (مترجم-سید ابوالخیر مودودی)	فتوح البلدان	نفیس اکیڈمی، کراچی-1962
الذہبی، ابوعبداللہ محسن الدین	تذكرة الحفاظ	اسلامک پبلشنگ، اردو بازار لاہور
حافظ ابی زکریا	تهذيب الاسماء	دار الکتب العلمیۃ، بیروت-لبنان
حافظ ابن حجر عسقلانی	تهذيب التهذيب	دار صادر، بیروت-1968ء

لغات

منیر البعلبکی-ڈاکٹر روحی البعلبکی	المورد	دار العلم للملایین، بیروت-لبنان-1999ء
فیروز الدین	فیروز اللغات	فیروز سنز، لاہور
مولانا مفتی محمد شفیع	المنجد فی اللغۃ	دار الاشاعت، کراچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگریزی کتب

Clark David G.	You and Media	Caneieled Press San-Franciso
Fedler Fred	An Introduction to the Mass Media	Printed in the USA
Encyclopedia of Britinnica	Vol-20	Printed in Chicago, London - 1968
Encyclopedia of America	Vol-20	Printed in America Inc.

رسائل وجرائد

سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر جلد 2-3)		89-ریواز گارڈن، لاہور
میثاق (جلد-2)	عاکف سعید	مکتبہ انجمن خدام القرآن، ماڈل ٹاؤن لاہور
کوثر		دی چلڈرن قرآن سوسائٹی، 14-وحدت روڈ لاہور
خواتین میگزین	مولانا نارضا اللہ ذوق	
تدبر قرآن	فتح اللہ خان	ابرار بزنس سینٹر، وحدت روڈ لاہور۔
تکبیر (شمارہ جولائی 1998ء)	صلاح الدین مرحوم	کراچی
الشیاء (شمارہ نومبر 2002ء)		42-چیمبرلین روڈ، چوک نسبت روڈ، لاہور
محدث	حافظ عبدالرحمٰن مدنی	مجلس تحقیق اسلامی لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "